

اردو ترجمہ

الاستفتاء

ضمیمہ حقیقۃ الوحی

تصنیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

الاستفتاء مع اردو ترجمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

پیش لفظ

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنی مشہور کتاب حقیقۃ الوحی کے ضمیمہ کے طور پر الاستفتاء عربی زبان میں تحریر فرمایا تھا۔

عربک بورڈ ربوہ نے الاستفتاء کے عربی متن کو ایڈیشن اول کے مطابق کرنے اور سہو کتابت کے مقامات کی وضاحت اور اردو ترجمہ کی صحت کے سلسلہ میں گراں قدر کام کیا ہے۔

افادۂ عام کے لئے اسے اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ اردو ترجمہ مرحوم جناب محمد سعید صاحب انصاری نے کیا تھا اور خاکسار نے اس ترجمہ پر نظر ثانی کی ہے اور کوشش کی ہے کہ اردو ترجمہ عربی متن کے عین مطابق ہو۔ اردو دان طبقہ کی سہولت کے لئے الاستفتاء کے عربی متن کے سطر بہ سطر اردو ترجمہ دیا جا رہا ہے۔

الاستفتاء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے جواہرات بطور نمونہ درج فرمائے ہیں ان کا اردو ترجمہ حضور کے ہی الفاظ میں حضور کی دوسری کتب سے لے کر شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
دن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
ہم بزرگ و برتر اللہ کی ستائش کرتے اور اس کے
رسول پر درود بھیجتے ہیں۔

اے ہمارے رب! ہم تیرے حضور مظلوم بن کر آئے
ہیں سو تو ہمارے اور ظالم قوم کے درمیان فرق فرما۔

----- ❁ آمین ❁ -----

بعد ازیں، اللہ تم پر رحم فرمائے، جان لو کہ میں نے
اس رسالے کو دو حصوں اور دو بابوں میں تقسیم کیا ہے۔
اور اس سے غرض معاندین پر اتمام حجت کرنا ہے۔
اور میں نے اسے آنسوؤں کے پانی اور دل کی
حرارت سے تحریر کیا ہے اور بندوں کے رب پر
توکل کرتے ہوئے اسے ایک خاتمہ پر ختم کیا ہے۔☆

استفتاء کا پہلا باب

اے اسلام کے علماء اور مخلوق میں سے بہترین وجود
(محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی ملت کے فقہاء! مجھے ایک
ایسے شخص کے بارہ میں فتویٰ دو جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ
وہ خدائے کریم کی طرف سے ہے اور وہ اللہ کی کتاب
اور اُس کے شفیق اور مہربان رسول پر ایمان لاتا ہے۔

☆ ہم نے اس رسالہ کو اپنی کتاب ھیچہ الوحی کے ساتھ شامل کیا ہے اور اسے اس
کتاب کا ضمیمہ بنایا ہے اور ہم نے اس کے کچھ نئے الگ بھی شائع کئے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُ اللّٰهَ الْعَلِیَّ الْعَظِیْمِ
وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ.
رَبَّنَا اِنَّا جِئْنَاكَ مَظْلُوْمِیْنَ فَافْرُقْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

----- ❁ آمین ❁ -----

أَمَا بَعْدُ.. فاعلموا- رحمکم
اللّٰه - أنى قَسَمْتُ هذه الرِّسَالَةَ
عَلَى قِسْمَيْنِ، وبوّبتها على
بَابَيْنِ؛ والغرض منه إتمام الحجّة
على أهل العناد، وكتبتها بماء
الدموع ونار الفؤاد، واختتمتها
على خاتمة متوكّلا على ربّ
العباد.☆

الْبَابُ الأوَّلُ فى الاستفتاء

يا علماء الإسلام، وفقهاء ملّة
خير الأنام، أفتونى فى رجلٍ ادّعى
أنّه من اللّٰه الكریم، وهو يؤمن
بكتاب اللّٰه ورسوله الرؤوف الرحيم.

☆ قد الحقنا هذه الرسالة بكتابنا حقیقۃ الوحی
وجعلناها له ضمیمۃً واشعنا بعضها علیحدۃً۔

وأرى الله له أمورًا خارقةً للعادة،
وأظهر الآياتِ المُنيرةَ وعجائبِ
النصرة.

وظهر في زمنٍ هو من الدِّينِ
كالعُريانِ، وعلى صدر الإسلام
كالسنانِ، وعلماؤُ الوقتِ كرجلِ
رُجلاه تتخاذلان، وخرج
القساوسة فيه كبطل له سُهْمَانِ:
سهم يذلقونه ليجرَّحوا به ملَّةَ
الإسلام بالأكاذيبِ وأنواعِ
البهتانِ، وآخر يفوقونه ليدخلوا
به الناس في أهل الصُّلبانِ.
وتجدونهم كذئبِ عاثٍ، أو لصٍّ
ينهب الأثاثِ. وليس عندهم إلاَّ
النقول، وما لا تقبله العقول.
وليس عماد دينهم إلاَّ خشبِ
الكفَّارة، وقد فُتِحَ به كلُّ بابٍ
للنفس الأمارة. فهل أوحش
وأفحش من هذه العقيدة، وأبعد
من قبول الطبائع السعيدة؟

اور اللہ نے اس کے لئے خارق عادت امور
دکھائے اور روشن کرنے والے نشانات اور نصرت
کے عجائب ظاہر کئے۔

اور وہ ایسے زمانے میں ظاہر ہوا جو دین کے لحاظ سے
ایک عریاں کی طرح ہے۔ اور اسلام کے سینے پر ایک
برجی کی طرح (پیوست) ہے۔ اور علماء وقت ایک
ایسے شخص کی مانند ہیں جس کی دونوں ٹانگیں اس کا
ساتھ نہیں دے رہیں۔ اور جس میں پادری لوگ ایک
ایسے بہادر مرد کی طرح باہر نکل آئے ہیں جس کے
پاس دو تیر ہیں۔ ایک تیر وہ جسے وہ اپنی فریب کاریوں
اور مختلف النوع بہتانوں کے ساتھ ملت اسلام کو مجروح
کرنے کیلئے تیز کرتے ہیں۔ اور دوسرا تیر وہ ہے جسے
وہ لوگوں کو عیسائیت میں داخل کرنے کیلئے اپنی کمان پر
چڑھاتے ہیں۔ تم ان (پادریوں) کو ایک تہس نہس
کرنے والے بتا ہی پھیلانے والے بھیڑیے کی طرح یا
اثاث لوٹنے والے چور کی طرح پاؤ گے۔ اور ان کے پاس
صرف روایات ہیں اور وہ کچھ ہے جسے عقل قبول نہیں
کرتی۔ اُن کے دین کا ستون صرف کفارے کی لکڑی
ہے، اور اس سے نفس امارہ کیلئے ہر دروازہ کھول دیا گیا
ہے۔ پھر کیا اس سے بڑھ کر کوئی وحشتناک، فحش اور
سعید طباہ کیلئے انتہائی ناقابل قبول عقیدہ ہو سکتا ہے؟

ثم يسبون دين الله وخير الأنام، وهذا أشد المصائب على الإسلام. والدين الذي قائم على خشبٍ لا حاجة إلى تحقيقه، ولا يهدى العقل إلى تصديقه، بل تعافه فطرة طيبة، وتفرد من هذا الحديث، وتطلق بطلاق ثلاث مذهب الشليث. وأما صعود عيسى ونزوله فهو أمر يكذبه العقل وكتاب الله القرآن، وما هو إلا كتعلّة تُنام بها الصبيان، أو كالتماثيل التي تلعب بها الجوارى والغلمان. ما قام عليه دليل وما شهد عليه برهان. فخلاصة الكلام أن هذا المدعى ظهر في هذه الأيام، عند كثرة الفتن وكثرة البدعات وضعف الإسلام.

وما وجد في أحواله قبل هذا الدعوى شيء من عادة الكذب والافتراء، لا في زمن الشيب ولا في زمن الفتاء.

مزید برآں وہ (پادری) اللہ کے دین اور خیر الانام (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) کو گالیاں دیتے ہیں، اور یہ اسلام پر ایک نہایت شدید مصیبت ہے۔ اور ایسا دین جو محض ایک لکڑی پر قائم ہو اس کی تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں، اور نہ عقل اس کی تصدیق کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ بلکہ پاک فطرت اس سے نفرت کرتی اور ایسی باتوں سے بھاگتی ہے اور تثلیث کے مذہب کو تین طلاقیں دیتی ہے اور رہا (حضرت) عیسیٰؑ کے صعود اور نزول کا مسئلہ تو اسے عقل اور اللہ کی کتاب قرآن جھٹلاتی ہے۔ اور وہ محض ایک لوری کی طرح ہے جس سے بچوں کو سلایا جاتا ہے یا گڑیاں ہیں جن سے لڑکیاں اور لڑکے کھیلتے ہیں۔ جس پر نہ تو کوئی دلیل قائم ہوئی ہے اور نہ کسی برہان نے اس کی گواہی دی۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ یہ مدعی اس زمانے میں ظاہر ہوا جس میں فتنوں اور بدعات کی کثرت تھی اور اسلام پر ضعف طاری تھا۔

نیز اس دعویٰ سے پہلے اس کے احوال میں جھوٹ اور افتراء کی کسی عادت کا شائبہ تک نہیں پایا گیا۔ نہ بڑھاپے کے زمانے میں اور نہ جوانی کے عالم میں۔

وما وُجد في عمله شيءٌ يخالف
سنة خيرا الأنبياء ، بل يؤمن بكل
ما جاء به الرسول الكريم من
الأحكام والآباء ، وبكل ما ثبت
من نبينا سيد الأتقياء . وإنه من
أساة الهوى ، وقد أسا جرح
الذنوب وداوى ، وجاء ليؤسى
بين الورى ، ويوصل بالامة
الآخرة أمما أولى . ولو بغيت له
الأسى ، لوجدت فيه أسوة
المصطفى ، يقتدى به في كل
سنة الهدى . وسعى العدا كل
السعى وسقطوا عليه كالبلاء ،
وتقصوا أمره بكل الاستقصاء ،
ليجدوا فيه نقصا أو يعثرُوا على
قول منه فيه مخالفة الملة الغراء ،
وخاصوا في سوانحه من مقتضى
البغض والشحناء . فما وجدوا مع
شدة عداوتهم سبيلا إلى القدح
والزرى والازدراء ، ولا طريق عمل
يحمل على الأغراض والأهواء .

اور اس کے عمل میں بھی کوئی ایسی چیز نہیں پائی گئی جو
خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مخالف ہو۔
بلکہ وہ ان تمام احکام اور پیش گوئیوں پر ایمان رکھتا
ہے جو رسول کریمؐ لے کر آئے تھے۔ اور ہر اس بات پر
ایمان رکھتا ہے جو تمام متقیوں کے سردار ہمارے نبی
(ﷺ) سے ثابت ہے۔ اور وہ ایمان رکھتا ہے کہ
آپ نفسانی خواہشات کے معالج ہیں۔ آپ نے
تمام گناہوں کے زخموں کا علاج اور مداوا کیا اور آپ
اس لئے تشریف لائے تاکہ آپ تمام جہان کی
اصلاح فرمائیں۔ اور آخری امت کا رشتہ پہلی
امتوں سے جوڑیں۔ اور اگر تو اس کے اعمال کے
نمونہ کا متلاشی ہے تو ضرور اس میں مصطفیٰؐ کا اسوہ
پائے گا۔ ہدایت کی تمام راہوں میں وہ آپ کی پیروی
کرتا ہے۔ دشمنوں نے پوری کوشش کی اور بلا کی طرح
اس پر ٹوٹ پڑے۔ اور اس کے معاملہ کی پوری چھان
بین کی تاکہ اس کے کسی ایسے قول پر اطلاع پاویں
جس میں ملت بیضاء کی مخالفت ہو۔ اور بمقتضائے
بغض و عناد وہ اس کے سوانح کے مطالعہ میں جت گئے
لیکن اپنی شدت عداوت کے باوجود وہ جرح و قدح
اور نکتہ چینی اور تحقیر کے لئے کوئی راہ نہ پاسکے۔
اور نہ ہی انہوں نے کوئی ایسا طریق کار پایا جسے
خود غرضی اور خواہشات پر محمول کیا جا سکے۔

وكان في أول زمنه مستورا في
زاوية الخمول، لا يُعرف ولا
يُذكر، ولا يُرجى منه ولا يحذر،
ويُنكر عليه ولا يُوقر، ولا يُعدّ في
أشياءٍ يُحدّث بها بين العوام
والكُبراء، بل يُظنّ أنه ليس
بشيءٍ، ويُعرض عن ذكره في
مجالس العقلاء. وبشّره ربّه في
ذالك الزمن بأنّه معه وأنه
اختاره، وأنه أدخله في الأحياء.
وأنّه سيرفع ذكره ويُعلى شأنه
ويعظّم سلطانه فيُعرف بين
النّاس، ويُذكر في مشارق
الأرض ومغاربها بالذّكر الجميل
والثناء وتُشاع عظمته في الأرض
بأمر ربّ السماء، ويُعان من حضرة
الكبرياء. وتأتيه من كلّ فج عميق
أفواجٌ بعد أفواجٍ، كبحرٍ مواجٍ،
حتى يكاد أن يسأم من كثرتهم،

اور وہ (مدعی) اپنے ابتدائی زمانہ میں گوشہ گمنامی میں مستور
تھا۔ نہ وہ پہچانا جاتا تھا اور نہ اس کا ذکر ہی کیا جاتا تھا۔ اور
نہ تو اس سے کوئی امید کی جاتی تھی اور نہ ہی اس سے خوف
کھایا جاتا تھا۔ اور اس پر عیب لگایا جاتا اور تعظیم نہ کی جاتی۔
اور اسے ان اشیاء میں شمار نہ کیا جاتا تھا جن کا چرچا عوام
اور خواص میں ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے متعلق یہ خیال کیا
جاتا تھا کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں اور عقل مندوں کی
مجالس میں اُس کے ذکر سے اعراض کیا جاتا تھا۔ اور
اس زمانہ میں اس کے رب نے اُسے بشارت دی کہ وہ
اُس کے ساتھ ہے اور یہ کہ اُس نے اُسے چن لیا ہے
اور اُسے (اپنے) پیاروں میں شامل کیا ہے۔ اور یہ کہ
وہ ضرور اُس کے ذکر کو بلند کریگا اور اُس کی شان بہت
بڑھائے گا اور اُس کو عظیم غلبہ دے گا۔ پس لوگوں میں
اُسے شہرت دی جائیگی اور زمین کے مشرق و مغرب
میں وہ ذکر جمیل اور ستائش کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔
اور آسمان کے رب کے حکم سے اُس کی عظمت تمام
روئے زمین پر پھیلا دی جائیگی۔ اور حضرت کبریا کی
جناب سے اس کی مدد کی جائیگی۔ اور فوج در فوج
ٹھٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح کثرت سے
لوگ اس کے پاس ہر گہرے راستہ سے آئیں گے۔
قریب ہے کہ ان کی اس کثرت سے وہ اکتا جائے

اور انہیں دیکھنے سے اس کا سینہ تنگ ہو اور (قریب ہے) کہ اُسے وہ چیز خوفزدہ کرے جو ایک نادار عیال دار کو کثرت اولاد اور ذمہ داریوں کی ادائیگی اور مالی قلت کے وقت ڈراتی ہے۔

اور لوگ اپنے ہم وطنوں کو چھوڑ دیں گے اور اس کی بستی کو بوجہ اُس کشش کے جو اللہ نے اُن کے دلوں میں اس کیلئے رکھ دی ہے، اپنا وطن بنائیں گے۔ اور وہ اس کی ملاقات کی خاطر اپنے دوستوں کی ملاقات کو ترک کر دیں گے۔ اور اس کی صحبت کیلئے جگر جل رہے ہوں گے، اور اس کے دیدار سے دلوں میں رقت پیدا ہوگی۔ اور اللہ کے بندے کمال سچائی اور اخلاص و صفا کے ساتھ اس کے پیچھے تیزی سے دوڑیں گے۔ اور اُس کی خاطر طرح طرح کے مصائب کو ترجیح دیں گے۔ اور اُن میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں اصحاب الصُّفّہ کہا جائے گا۔ جو اس کے بعض حجروں میں فقراء کی طرح زندگی بسر کریں گے۔ اُن کی خواہشات کچھل جائیں گی اور اُن کے دل پانی کی طرح بہنے لگیں گے۔ اور اُن کے حق کو پہچاننے اور آسمانی انوار دیکھنے کے باعث تُو اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے بہتی ہوئی دیکھے گا۔ وہ کہیں گے، اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا۔

و یضیق صدرہ من رؤیتهم،
ویروعه ما یروع العایل المعیل
عند کثرة العیال وحمل الاعباء
وقلة المال.

ویفارق الناس اوطانهم،
ویوطنون قریته بما جذب الله
إلیه جنانهم، فیترون للقائه
ملاقاة الرفقاء، وتتقد لصحبته
الأکباد، ویرق برؤیتہ الفؤاد،
وتحفد فی أثره العباد، بکمال
الصدق والإخلاص والصفاء،
ویؤثرون له أنواع البلاء. ومنهم
یکون قومٌ یقال لهم أصحاب
الصفّة، یسکنون فی بعض
حجراته کالفقراء. تذوب
أهواؤهم، وتجری قلوبهم
کالماء. تری أعینهم تفیض من
الدمع بما یعرفون الحق وبما
یرون أنوار السماء. یقولون ربنا
إننا سمعنا منادیاً ینادی للإیمان،

وَيَكُونُ لَذَاذَةً وَوَجْدًا شَدِيدًا
كَالْعُرْفَاءِ . وَبِمَا أَوْجَدَهُمُ اللَّهُ
مَطْلُوبَهُمْ يَشْكُرُونَ وَتَخَرَّرَ
أَرْوَاحُهُمْ عَلَى حَضْرَةِ الْكَبْرِيَاءِ .
وَكَذَلِكَ تَأْتِي لِهَذَا الْعَبْدِ مِنْ
كُلِّ طَرَفٍ تَحَائِفٌ وَهَدَايَا
وَأَمْوَالٌ وَأَنْوَاعُ الْأَشْيَاءِ . وَيُعْطِيهِ
رَبُّهُ بَرَكَهً عَظِيمَةً ، وَنَفْسًا قَاهِرَةً ،
وَجَذْبًا شَدِيدًا ، كَمَا قُدِّرَ لَهُ مِنْ
الْإِبْتِدَاءِ . فَتَحْفَدُ النَّاسَ إِلَى بَابِهِ
وَالْمَمْلُوكَ يَتَبَرَّكُونَ بِثِيَابِهِ
وَيَرْجِعُ إِلَى حَضْرَتِهِ طَوَائِفُ
الْمَمْلُوكِ وَالْأَمْرَاءِ . وَتَقُومُ أَنْاسُ
مِنْ كُلِّ قَوْمٍ لِعِدَاوَتِهِ ، وَيَجَاهِدُونَ
مِنْ كُلِّ الْجِهَةِ لِإِجَاحَتِهِ ،
وَيَمْكُرُونَ كُلَّ الْمَكْرِ لِيُطْفِنُوا
نُورَهُ ، وَلِيَكْتُمُوا ظَهْرَهُ ،
وَلِيَحْقِرُوا شَأْنَهُ ، وَلِيَزَيِّقُوا بَرَهَانَهُ ،
أَوْ يَقْتُلُوهُ ، أَوْ يَصَلِّبُوهُ ، أَوْ يَنْفُوهُ
مِنَ الْأَرْضِ ، أَوْ يَجْعَلُوهُ كِنِي الْغَبْرَاءِ ،

اور وہ عارفوں کی طرح کمال و جد اور سرور میں
روئیں گے۔ اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں
ان کے مطلوب سے ملا دیا وہ شکر کریں گے۔ اور
ان کی روحیں آستانہ الہی پر سجدہ ریز ہوں گی، اور
اس طرح اُس بندہ خدا کے لئے ہر طرف سے تحفے
تحائف، اموال اور طرح طرح کی اشیاء آئیں
گی۔ اور اُس کا رب اُسے عظیم برکت، اور غالب آنے
والی روح اور شدید کشش عطا فرمائے گا جیسا کہ ابتدا
ہی سے اُس کے لئے مقدر تھا۔ لوگ اُس کے
دروازے کی طرف دوڑے چلے آئیں گے اور
بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔
اور بادشاہوں اور اُمراء کے گروہ اُس کے دربار
میں بار بار حاضر ہوں گے۔ اور ہر قوم میں سے
لوگ اُس سے دشمنی کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے
ہوں گے۔ اور ہر جہت سے اُس کی بیخ کنی کے
لئے کوشش کریں گے۔ اور اُس کے نور کو بجھانے
کے لئے وہ ہر قسم کی منصوبہ بندی کریں گے تاکہ
اُس کے نور کو بجھا دیں تاکہ اُس کے غلبہ پر پردہ
ڈالیں اور اُس کی شان گھٹائیں اور اُس کی دلیل کو
کھوٹا قرار دیں۔ یا اُسے قتل کر دیں یا سولی پر لٹکا دیں
یا اُسے جلا وطن کر دیں یا خاک آلود فقیر بنا دیں

﴿۳﴾

أَوْ يَجْرَوهُ إِلَى الْحَكَّامِ بَوْشَى
 الْكَلَامِ وَبَتْلُوَيْنَهُ وَتَزِينَهُ بِبَعْضِ
 التَّهْمِ وَالْإِفْتِرَاءِ ، أَوْ يُوْذُوهُ بِإِيْدَاءٍ
 هُوَ فَوْقَ كُلِّ نَوْعِ الْإِيْدَاءِ .
 فَيَعِصِمُهُ اللَّهُ مِنْ مَكَائِدِهِمْ بِفَضْلِ
 مِنَ السَّمَاءِ ، وَيُقَلِّبُ مَكْرَهُمْ
 عَلَيْهِمْ وَيُخْزِيهِمْ ، فَيَرْجِعُونَ
 خَائِبِينَ خَاسِرِينَ ، كَأَنَّهُمْ لَيَسُوا
 مِنَ الْأَحْيَاءِ . وَيُتَمِّ اللَّهُ عَلَيْهِ مَا
 وَعَدَ مِنَ النِّعَمِ وَالْآلَاءِ . وَلَنْ
 يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ لِعَبْدِهِ وَلَا
 وَعِيدَهُ لِلْأَعْدَاءِ .

ذَالِكُ مِنْ أَنْبَاءِ اللَّهِ الَّتِي أُوحِيَ
 إِلَيَّ هَذَا الْعَبْدُ قَبْلَ وَقُوعِهَا ، وَهِيَ
 كُتِبَتْ وَطُبِعَتْ وَأَشِيعَتْ فِي
 الْبِلَادِ وَفِي الْأَدَانِي وَالْأَمْرَاءِ ،
 وَأُرْسِلْتُ إِلَى أَقْوَامٍ وَدِيَارٍ ، وَجُعِلَ
 كُلُّ قَوْمٍ عَلَيْهَا كَالشَّهْدَاءِ . وَإِنِّهَا
 أَشِيعَتْ فِي زَمَنِ مَضَى عَلَيْهِ سِتُّ
 وَعِشْرُونَ سَنَةً إِلَى زَمَنِنَا هَذَا ،

یا وہ چغل خوری کرتے ہوئے اُسے حکام کے پاس
 گھسیٹ کر لے جائیں، چغل خوری اور بات کو بعض
 تہمتوں اور افتراء کے ساتھ بنا سنوار کر پیش کرتے
 ہوئے یا اسے اذیت دیں ایسی اذیت جو ایذا کی
 ہر قسم میں سے اذیت ناک ہو لیکن اس کے باوجود
 اللہ اپنے آسمانی فضل کے ذریعہ اسے ان کی ناپاک
 تدبیروں سے محفوظ رکھے گا اور ان کی تدبیروں کو
 انہیں پرالٹا دے گا۔ اور انہیں رسوا کرے گا۔ جس پر
 وہ ناکام و نامراد لوٹیں گے ایسے طور پر کہ گویا وہ
 زندوں میں نہیں۔ اور جن نعمتوں اور انعاموں کا
 اس سے وعدہ کیا ہے اللہ اسے پورا کرے گا اور
 اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے اپنے وعدہ اور دشمنوں
 کے لئے اپنی وعید کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی ان پیش خبریوں میں سے ہے
 جو اس بندہ کو ان کے وقوع سے پہلے ہی وحی کی
 گئیں۔ جنہیں ملکوں میں اور عوام اور امراء
 طبقہ کے لوگوں میں لکھ کر اور طبع کر کے شائع
 کر دیا گیا تھا اور انہیں مختلف اقوام اور ملکوں کو
 بھیج دیا گیا تھا۔ اور اس طرح ہر قوم کو اس کا گویا
 گواہ بنا دیا گیا۔ اور یہ پیش خبریاں ہمارے اس
 زمانہ سے چھبیس سال قبل شائع کر دی گئی تھیں۔

ولم یکن فی ذالک الوقت اثر من نساءجها وما عشر علی وقوعها أحد من أهل الآراء، بل كان کلّ رجل یستبعد وقوعها، ویضحک علیها، ویحسبها افتراءً، أو من قبیل حدیث النفس بمقتضى الأهواء، أو من وساوس الشیطان لا من حضرة الکبرياء. وإن هذه الأبناء مرقومة فی البراهین الاحمدیة، ومندرجة فی مواضعها المتفرقة، التی هی من تصانیف هذا العبد فی اللسان الهندیة، ومن شک فیها فلیرجع إلی ذالک الكتاب، ولیقرأها بصحة النیة، ولیتق الله، ولیفکر فی عظمة هذه الأخبار، وجمالة شأنها وعلو برهانها، وبعدها عن هذا الزمان، وبریقها ولمعانها. وهل لأحد قوّة أن ینبئ کمثلها من دون إعلام عالم الأشياء؟ وإنها أبناء کثیرة، منها ذکرنا ومنها لم نذكر، وكفی هذا القدر للأتقیاء، الذین یخافون الله، و إذا وجدوا حقًا وجلت قلوبهم

اس وقت ان خبروں کے نتائج کا نام و نشان تو درکنار کوئی اہل الرائے ان کے وقوع پذیر ہونے کو ناممکن سمجھتا تھا، بلکہ ہر شخص ان پر ہنسی اڑاتا اور انہیں افتراء اور من گھڑت خیال کرتا اور بتقاضائے خواہشات نفسانی انہیں حدیث النفس کی قبیل سے تصور کرتا یا انہیں حضرت الکبرياء کی طرف سے نہیں بلکہ شیطانی وساوس سے خیال کرتا تھا۔ جب کہ یہ سب خبریں براہین احمدیہ کے متفرق مقامات میں درج شدہ ہیں۔ جو اس عاجز کی اردو تصانیف میں سے ہے اور جس شخص کو ان خبروں کے متعلق کوئی شک و شبہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس کتاب (براہین احمدیہ) کی طرف رجوع کرے اور اسے صحت نیت کے ساتھ پڑھے اور خوف خدا کرے اور ان خبروں کی عظمت اور ان کی جلالت شان اور ان کے دلائل کی رفعت پر غور کرے اور اس زمانہ پر بھی کہ کتنی دیر پہلے (یہ شائع کی گئیں اور) ان کی تابانی اور چمک دمک پر غور کرے۔ کیا کسی شخص کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ تمام اشیاء کے جاننے والے خدا سے علم حاصل کئے بغیر ایسی خبریں دے سکے۔ یہ بہت سی خبریں ہیں جن میں سے بعض کا ہم نے ذکر کیا ہے اور بعض کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس قدر پیش گوئیاں ان تقویٰ شعار لوگوں کے لئے کافی ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور جب وہ حق کو پا جائیں تو ان کے دل لرز جاتے ہیں

اور وہ بد بختوں کی طرح اس سے نہیں گزر جاتے اور وہ یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں اپنے مومن بندوں اور گواہوں میں لکھ لے۔

اور پھر تم جان لو اللہ تم پر رحم فرمائے ان خبروں کا زمانہ وہ ہے جس میں ان کے ظہور کا کوئی نشان نہ تھا نہ ان کا نور جلوہ آراء تھا اور نہ ہی ان کے مخفی امور تک کوئی دروازہ تھا۔ بلکہ یہ معاملہ لوگوں کی آنکھوں اور خیالات سے مخفی تھا اور یہ بندہ گوشہء گمنامی میں مستور تھا۔ اسے صرف وہ تھوڑے سے لوگ جانتے تھے جو ابتدا سے اس کے والد سے آشنا تھے اگر تم چاہو تو اس بستی کے رہنے والوں سے جس کا نام قادیان ہے اور اس کے ارد گرد مسلمانوں، مشرکوں اور دشمنوں کی بستیوں کے رہنے والوں سے بھی پوچھ لو۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ اس سے مخاطب ہوا اور فرمایا تو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ وہ مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے، گہرے ہو جائیں۔

ولا يمرّون عليه كالأشقياء ،
ويقولون ربنا آمنّا فاكْتبنا في
عبادك المؤمنين وفي الشهداء .

ثم اعلّموا، رحمكم الله، أن
زمن هذه الأنباء كان زمنًا لم يكن
فيه أثر من ظهورها، ولا جلوة من
نورها، ولا باب إلى مستورها،
بل كان الأمر أمرًا مخفيًا من
الآعين والآراء، وكان هذا العبد
مستورًا في زاوية الاختفاء، لا
يعرفه أحد إلا قليل من الذين
كانوا يعرفون أباه في الابتداء .

﴿٥﴾
وإن شئتم فاسألوا أهل هذه القرية
التي تُسمّى قاديان، واسألوا من
حولها من قرى المسلمين والمشرّكين
والأعداء. وفي ذلك الوقت
خاطبه الله تعالى وقال: أنت منّي
بمنزلة توحیدی وتفریدی.
فحان أن تُعان وتُعرف بين
النّاس. يأتون من كلّ فج عمیق.
يأتیک من كلّ فج عمیق.

ينصرک رجال نوحی إلیهم من السماء. إذا جاء نصر الله وانتھى أمر الزمان إینا. أليس هذا بالحقّ. ولا تصعّر لخلق الله، ولا تسأم من الناس. ووسّع مکانک للواردين من الأحباء. هذه أنباء من الله مضى علیها ستّ وعشرون سنة إلى هذا الوقت من وقت الإیحاء. وإن فی ذالک لآية للعقلاء.

ثم بعد ذالک أید الله هذا العبد كما كان وعده بأنواع الآلاء وألوان النعماء. فرجع إلیه فوج بعد فوج من الطلبة، بأموال وتحایف وما یسر من الأشياء، حتی ضاق علیهم المكان وكاد أن یسأم من كثرة اللقاء. هناک تمّ ما قال الله صدقا وحقا، ومن أوفى بوعدہ من حضرة الكبرياء؟

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم الہام کریں گے۔ جب خدا کی مدد آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا۔ تب کہا جائے گا۔ کہ کیا یہ شخص جو بھیجا گیا حق پر نہ تھا اور چاہیے کہ تو مخلوق الہی کے ملنے کے وقت چیں بہ جین نہ ہو اور چاہیے کہ تو لوگوں کی کثرت ملاقات سے تھک نہ جائے اور تجھے لازم ہے کہ اپنے مکانوں کو وسیع کرے تا تجھ سے محبت کرنے والے آئیں گے ان کو اترنے کے لئے گنجائش ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ پیش خبریاں ہیں جن پر وحی الہی سے اس وقت تک چھبیس سال کا زمانہ گذر گیا ہے۔ اور اس میں عقل مندوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

پھر اس کے بعد اللہ نے اپنے اس بندے کی تائید فرمائی جیسا کہ مختلف قسم کے انعامات اور طرح طرح کی نعمتوں کا اس کا وعدہ تھا جس کے نتیجے میں متلاشیان حق فوج در فوج اس کے پاس اموال، تحفے اور ہر وہ چیز جو انہیں میسر تھی لے کر آئے یہاں تک کہ اب ان کے لئے جگہ تنگ ہو گئی اور قریب تھا کہ ملاقات کی کثرت کے باعث وہ اکتا جائے تا کہ جو اللہ نے فرمایا تھا وہ سچا اور حق ثابت ہو۔ اور حضرت کبریاء سے بڑھ کر اور کون وعدہ پورا کر سکتا ہے

اور کسی دشمن کو یہ طاقت نہ ہوئی کہ جو اللہ نے نصرت اور انعامات کے نازل کرنے کا ارادہ فرمایا ہے اسے روک سکے یہاں تک کہ وہ تقدیر نازل ہوئی جسے انہوں نے روکنا چاہا تھا اور وہ وعدہ پورا ہو گیا جسے انہوں نے جھٹلایا تھا اور اس بندے کو آسمان سے خلافت کا خطاب دیا گیا۔ اس میں ہر اس شخص کے لئے جو حق کو تلاش کرتا ہے اور بغض و کینہ چھوڑ کر آیا ہے بہت بڑا نشان ہے۔ پس اے تقویٰ شعارو! بیان کرو تمہیں اجر دیا جائے گا۔ کیا یہ اللہ کا فعل ہے یا کسی ایسے انسان کا من گھڑت کلام جس نے افترا کے گناہ پر جرأت کی ہے تا وہ رسولوں میں شمار کیا جائے۔ کیا ایسے مجرموں کے لئے اللہ کے عذاب سے اس دنیا میں کوئی امان ہے یا کہ ان کو عذاب دیا جاتا ہے۔

پھر اے فقیہو! میں تم سے دوسری مرتبہ فتویٰ طلب کرتا ہوں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ایسے مردوں کی طرح مجھے فتویٰ دو جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے۔ اے جوانو! ایک شخص جس نے دعویٰ کیا ہے کہ میں اللہ کی طرف سے ہوں۔ پھر اس کے منکرین نے اُس سے مباہلہ کیا تا شاید وہ غالب ہو جائیں لیکن اللہ نے انہیں ہلاک اور رسوا کیا اور ان کی تدابیر کو باطل کر دیا

وما استطاع عدوُّ أن يمنع ما أراد
اللّٰهُ مِنَ النِّصْرَةِ وَإِنزَالِ الْآلَاءِ،
حَتَّى حَلَّ الْقَدْرَ الَّذِي مَنَعُوهُ،
وَأَجْزَلَ الْوَعْدِ الَّذِي كَذَّبُوهُ، وَأَعْطَى
ذَلِكَ الْعَبْدَ خُطَابَ الْخِلاَفَةِ مِنَ
السَّمَاءِ. إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِمَنْ
طَلَبَ الْحَقَّ وَجَاءَ بِتُرُكِ الْبِغْضِ
وَالشَّحْنَاءِ. فَبَيَّنَّا تَوْجِرَ وَأَيُّهَا
الْمُتَّقُونَ: أَهَذَا فِعْلُ اللَّهِ أَوْ تَقْوُلُ
الْإِنْسَانِ الَّذِي اجْتَرَأَ عَلَى جَنَایَةِ
الْاِفْتِرَاءِ لِيُحْسَبَ مِنَ الَّذِينَ
يُرْسَلُونَ؟ وَهَلْ لِلْمُتَجَنِّينَ أَمَانٌ
مَنْ تَعَذِّبُ اللَّهُ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا أَوْ
هَمْ يَعَذَّبُونَ؟

ثم أستفتيكم مرةً ثانية أيها
المتفقهون، فاتقوا الله وأفتوني
كرجالٍ يخافون الله ولا
يظلمون. يا فتیان.. رجل قال
إني من الله، ثم باهله المنكرون،
لعلهم يغلبون. فأهلكهم الله
وأخزى وأبطل ما كانوا يصنعون.

﴿۶﴾

اور اگر تم چاہو تو اس کتاب میں ان کے واقعات اور جو اللہ نے ان سے سلوک روا رکھا ہے اسے پڑھو (اور سوچو کہ) کہ کیا یہ منکروں پر اتمام حجت نہیں؟ ☆

وإن شئتم فأقرؤوا في هذا الكتاب قصصهم، وما صنع الله بهم، أليس ذلك حجة على قوم ينكرون؟ ☆

☆ جن لوگوں نے مباہلہ کیا اور مباہلے کے بعد وہ ہلاک ہو گئے انہیں میں سے ایک شخص مسی غلام دنگیر قصوری ہے۔ اسی طرح ان میں سے مولوی چراغ دین جمونی اور ایک اور شخص مولوی عبدالرحمان محی الدین لکھو کے ہے اور ایک اور شخص مولوی اسماعیل علی گڑھی اور مولوی فقیر مرزا دوالمیالی اور لیکھرام پشاوری ہے۔ اس طرح بہت سے اور لوگ ہیں۔ جن میں اکثر تو مر گئے اور ان میں سے بعض رسوائی اور بعض نسل کے انقطاع اور عسرت کی زندگی کی طرف لوٹا دیئے گئے ہم نے ان کا تفصیلی ذکر اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں کر دیا ہے اور یہ خلاصہ ذکر ہے ان لوگوں کے لئے جو طالب حق ہیں۔ اور ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جو اس ماہ یعنی ذوالقعدہ میں مرا اور اس کا نام سعد اللہ تھا لیکن اس کا سعادت سے کوئی واسطہ نہیں تھا اور مجھے خبر دی گئی تھی کہ وہ میری وفات سے قبل رسوائی اور محرومی سے مرے گا اور اللہ اس کی نسل منقطع کر دے گا۔ چنانچہ وہ اسی طرح ناکام و نامراد مرا۔ یہ جزاء ہے ان لوگوں کی جو اللہ سے جنگ کرتے اور ظلم اور زیادتی سے اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں۔ منہ

☆ الذين باهلوا و ماتوا بعد المباحلة منهم الرجل المسّمى بالمولوى غلام دستكير القصورى، ومنهم الرجل المسّمى بالمولوى چراغ الدين الجمونى، ومنهم الرجل المسّمى بالمولوى عبد الرحمن محى الدين اللكوكى، ومنهم الرجل المسّمى بالمولوى إسماعيل العلى گڑهى، ومنهم الرجل المسّمى بفقير مرزا الدوالمىالى، ومنهم الرجل المسّمى بليكرام الفشاورى، وكذلك رجال آخرون. أكثرهم ماتوا، وبعضهم رُذوا إلى حياة الخزى وقطع النسل ومعيشة صنك، وقد فصلنا ذكرهم فى كتابنا "حقيقة الوحى"، وهذا خلاصة الذكر لقوم يطلبون. ومنهم رجل مات فى هذا الشهر.. أعنى ذا القعدة، وكان اسمه سعد الله، ولكن كان بعيداً من السعادة. وكنث أخيرت بأنه يموت قبل موتى بالخزى والحرماني، ويقطع الله نسله، فكذلك مات بالخيبة والخسران. هذا جزاء الذين يحاربون الله ويكفرون برسله بالظلم والعدوان. منہ

واللّٰه نصره فى كلّ موطن،
 وجعله غالبًا على أعدائه، وأنبا به
 قبل وقوعه، أليس ذلك آية
 على صدقه أيها العاقلون؟ أتجوّز
 عقولكم أن القدّوس الذى لا
 يرضى إلاّ بالصالحات، ولا
 يقرب أحدًا إلاّ بالحسنات، هو
 يحب رجلاً فاسقًا مفتريًا،
 ويمهّله إلى عمرٍ أزيد من عمر
 نبينا عليه السلام، ويعادى من
 عاداه ويوالى من والاه، وينزل
 له آياتٍ، ويكرمه بتأييداتٍ،
 وينصره بمعجزاتٍ، ويخصّه
 ببركاتٍ، ويظفره فى كل موطن
 على أعدائه، ويعصمه من مواضع
 المضرّات، ومواقع المعرّات،
 ويهلك ويخزي من باهله
 بسخطٍ من عنده، ويتجاد له،
 فيقتل عدوّه بسيف من
 السماوات، مع أنه يعلم أنه يفترى
 على اللّٰه، ثم مع الافتراء يعرض
 على الناس تلك المفتريات،

اللہ نے ہر معرکہ میں اس کی مدد فرمائی اور اسے
 اس کے دشمنوں پر غالب کیا اور قبل از وقوع اس کی
 خبر دی تو پھر اے عقلمندو! کیا یہ اس کی صداقت کا
 نشان نہیں؟ کیا تمہاری عقلیں جائز قرار دیتی ہیں
 کہ وہ خدائے قدوس جو صرف اور صرف نیکوں کو
 پسند فرماتا اور محض نیکوں کی وجہ سے کسی کو اپنا مقرب
 بناتا ہے وہ کسی فاسق اور مفتری شخص سے پیار کرے
 اور ہمارے نبی علیہ السلام کی عمر سے بھی زیادہ اسے
 عمر دے۔ اور اس سے دشمنی کرنے والوں سے دشمنی
 اور اس سے دوستی رکھنے والوں سے دوستی کرے اور
 اس کے لئے نشانات نازل کرے۔ اور اسے
 تائیدات سے سرفراز کرے اور معجزات کے ساتھ
 اس کی مدد فرمائے۔ اور اپنی برکات سے اسے
 مخصوص کرے اور ہر میدان میں اس کے دشمنوں کے
 خلاف اسے فتح یاب کرے اور نقصان پہنچانے والی
 جگہوں اور تکالیف کے موقعوں سے اسے محفوظ رکھے
 اور جو شخص اس سے مبالغہ کرے وہ اسے اپنی ناراضگی
 سے ہلاک یا رسوا کرے اور اس کی خاطر شمشیر زن
 ہو کر آسمانی تلوار سے اس کے دشمن کو قتل کرے،
 باوجود اس کے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ اللہ پر افتراء کر
 رہا ہے اور پھر اس افتراء کے ساتھ ساتھ وہ ان
 من گھڑت باتوں کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے

ليضلّ الذين لا يعلمون. فما رأيكم في هذا الرجل.. أنصره الله مع افتراءه، أو هو من عند الله ومن الذين يصدقون؟ وهل ينجو المتحلّمون الذين يقولون أوحى إلينا وما أوحى إليهم شيء، وإن هم إلا يكذبون؟

ثم أستفتيكم مرّةً ثالثةً أيها العالمون.. إنّ هذا الرجل الذي سمعتم ذكره وذكر ما منّ الله عليه.. قد أعطاه الله آيات أخرى دون ذلك لعلّ الناس يعرفون. منها أن الشهب الثواقب انقضّت له مرّتان، وشهد على صدقه القمران، إذا انخسفا في رمضان، وقد أخبر به القرآن، إذ ذكرهما في علامات آخر الزمان، ثم الحديث فصل ما كان مجملاً في الفرقان، وقد أنبأ الله بهما هذا العبد كما هي مسطورة في "البراهين" قبل ظهورها

تا کہ وہ علم نہ رکھنے والوں کو گمراہ کرے۔ تمہاری اس شخص کے متعلق کیا رائے ہے۔ کیا اللہ نے اس کے افتراء کے باوجود اس کی مدد کی ہے۔ یا کہ وہ واقعی اللہ کی طرف سے ہے اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جو صادق ہیں اور کیا جھوٹے خواب بین نجات پائیں گے جو کہتے ہیں کہ ہماری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ ان کو کچھ بھی وحی نہیں کی گئی اور وہ تو سراسر جھوٹ بولتے ہیں۔

پھر اے عالمو! میں تم سے تیسری دفعہ فتویٰ مانگتا ہوں کہ یہ شخص جس کا تم نے ذکر سنا اور ان احسانوں کا بھی ذکر سنا جو اللہ نے اس پر کئے۔ اسے اللہ نے ان کے علاوہ اور بھی کئی نشان عطا کئے تاکہ لوگ اسے پہچان سکیں۔ ان نشانوں میں سے ایک نشان شہب ثاقب ہیں جو اس کی تائید میں دو دفعہ ٹوٹ کر گرے۔ اور اس کی صداقت پر چاند اور سورج نے گواہی دی۔ جب انہیں رمضان میں گرہن لگا اور اس کی قرآن نے بھی خبر دی تھی جب اس نے آخری زمانے کی علامات میں ان دونوں کا ذکر کیا۔ پھر حدیث میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا جو قرآن میں مجمل طور پر تھا۔ یقیناً اللہ نے ان دونوں نشانات کی اطلاع اس بندہ کو بھی دی جیسا کہ براہین احمدیہ میں بھی ان کے ظہور سے پہلے لکھا ہوا ہے۔

اے عزیزو! یقیناً اس میں ہر اس شخص کے لئے نشان ہے جس کی دو آنکھیں ہیں۔ پس صاف صاف بیان کرو تا تم اجر پاؤ۔ کیا یہ اللہ کا فعل ہے یا کسی انسان کی بناوٹی باتیں؟

اور مجملہ ان نشانات کے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ نے اس کو دور دراز علاقوں اور اس ملک میں عظیم زلزلوں کی ان کے ظہور اور آثار سے بھی پہلے خبر دی۔ سو تم سن چکے ہو جو (زلزل) اس ملک اور دنیا کے دوسرے حصوں میں وقوع پذیر ہوئے اور تم جانتے ہو کہ بنی نوع انسان پر ان حوادث کی شدید تاریکیاں اس طرح نازل ہوئیں کہ سورج طلوع تو آبادیوں پر ہوا لیکن غروب اس حالت میں ہوا کہ وہ آبادیاں اپنی چھتوں کے بل گر چکی تھیں۔ اور چھتیں اپنے مکینوں پر گری ہوئی تھیں اور گھر مردوں اور غموں سے بھرے پڑے تھے اور مجالس محلات سے قبروں میں منتقل ہو گئیں۔ اور محفلیں زیر زمین چلی گئیں اور یہ بات ظاہر ہو گئی کہ یہ زندگی محض ایک فریب کی طرح ہے یا پھر سمندروں کے بلبلوں کی طرح۔ اور جو ان میں سے بچ گئے تو ان کے دلوں کو بے چینی نے داغ دیا اور صدمہ نے ان کے گریبان چاک کر دیئے

یا فتیان، انّ فی ذالک لآیة لمن کانت له عینان. فبینوا توجروا.. أهدا فعل الله أو تقول الإنسان؟

ومنها أن الله أخبره بزلزل عظمی فی الآفاق وفي هذه الدیار، قبل ظهورها وقبل الآثار. فسمعتم ما وقع فی هذا الملک وفي الأقطار، وتعلمون کیف نزلت غیاب هذه الحوادث علی نوع الإنسان، حتی إن الشمس طلعت علی العمران، وغربت وهي خاویة علی عروشها، وسقطت السقوف علی السکّان، ومثلت البیوت من الموتی والأشجان. وانتقل المجالس من القصور إلى القبور، ومن المحافل إلى الطبّق السافل، وظهر أنّ هذه الحیاة لیست إلاّ كالزور، أو كحباب البحور. والذین بقوا منهم کوی الجزع قلوبهم، وشقت الفجیعة جیوبهم،



وانهدمت مقاصرهم التي كانوا
يتنافسون في نزولها، ويتغايرون
في حلولها. وما انقطع سلسلة
الزلازل وما ختمت، بل التي
يُنْتَظَرُ وقوعها هي أشدّ ممّا
وقعت. إنّ في ذلك لتبصرة
لقومٍ يتّقون. فبَيَّنَّا توجروا أيّها
المقسطون.. أهذه آيات الله أو
من أمور تنحتها المفتعلون؟ إنما
المؤمنون رجالٌ إذا نطقوا
صدقوا، وإذا حُكِّموا عدلوا ولا
يظلمون. والذين يخافون الخلق
كخوف الله ويخفون الحقّ كأنّ
الحقّ تجدع أنافهم، أو هم
يُسجنون.. أولئك إناث في
حلل الرجال، وكفرة في حلل
الذين هم يؤمنون.

ومنها أن الله أخبر هذا العبد
بظهور الطاعون في هذه
الديار، بل في جميع الأعطاف
والأقطار، وقال: الأمراض تشاع
والنفوس تضاع، فرأيتم افتراس
الطاعون كما تفترس السباع،

اور ان کے وہ محلات منہدم ہو گئے جن میں اترنے
کیلئے ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے اور ان میں
ٹھہرنے پر غیرت کا اظہار کرتے تھے۔ اور زلزلوں کا
یہ سلسلہ نہ منقطع ہوا، نہ ختم ہوا بلکہ جس زلزلہ کے
وقوع پذیر ہونے کا انتظار کیا جا رہا ہے وہ گزشتہ
زلزلوں سے شدید ہوگا، اس میں متقی قوم کے لئے ایک
راہنمائی ہے۔ پس اے منصفو! صاف صاف بیان
کرو تا تم اچھڑتے جاؤ۔ کیا یہ اللہ کے نشانات ہیں
یا ایسے امور میں سے ہیں جنہیں جعل ساز گھڑتے
ہیں۔ مؤمن وہ مرد ہوتے ہیں کہ جب وہ بولتے ہیں
تو سچ کہتے ہیں اور جب انہیں حاکم بنایا جاتا ہے تو
عدل کرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے لیکن وہ لوگ جو
مخلوق سے ایسا ڈرتے ہیں جیسے اللہ سے ڈرنا چاہیے
اور حق کو چھپاتے ہیں گویا حق ان کی ناک کاٹ رہا
ہے یا انہیں قید کیا جا رہا ہے۔ یہ مردوں کے لباس میں
عورتیں اور مومنوں کے لبادہ میں کافر ہیں۔

اور ان نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ
اللہ نے اس بندہ کو نہ صرف اس ملک میں بلکہ تمام
اطراف و جوانب میں طاعون ظاہر ہونے کی خبر دی اور
فرمایا: ”بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی۔“
پس تم نے دیکھ لیا کہ طاعون نے اس طرح چیر پھاڑ کر
رکھ دیا ہے جس طرح درندے چیر پھاڑ کرتے ہیں۔

وعاينتكم كيف صال الطاعون
على هذه البلاد، وشاهدتم كيف
كثر المنايا في العباد، وإلى هذا
الوقت يصول كما يصول
الوحوش، ويجول كل يوم
وينوش، وفي كل سنة يرى
صورته أو حش من سنة أولى، ثم
وقعت على آثاره الزلازل
العظمى. وتلك الأنباء كلها
أشيعت قبل ظهورها إلى البلاد
القصوى. إن في ذلك لآية لمن
يرى. وأخبره الله بزلزلة أخرى
وهي كالقيامة الكبرى، فلا نعلم
ما يظهر الله بعدها، إن في
ذلك لمقام خوف لأولى
النهي. فبينوا توجروا يا فتیان.
أهذا فعل الله أو تقول الإنسان؟

﴿ ۸ ﴾

وإن الله قدر المنايا والعطايا
لهذا الزمان. فالذين آمنوا ولم
يلبسوا إيمانهم بظلم أولئك
سيعطون من عطايا الرحمن،

اور تم نے دیکھ لیا کہ طاعون نے اس ملک پر کیا
حملہ کیا اور تم نے مشاہدہ کیا کہ لوگوں میں کس کثرت
سے اموات ہوئیں۔ اور اس وقت تک طاعون
وحشی جانوروں کی طرح حملہ کر رہی ہے۔ اور ہر روز
چکر لگا کر (لوگوں کو) گرفت میں لیتی ہے، اور
ہر سال گزشتہ سال کی نسبت طاعون اپنی صورت
زیادہ وحشتناک دکھائی دیتی ہے۔ پھر اس کے پیچھے
بڑے بڑے زلزلے وقوع پذیر ہوئے اور یہ تمام
پیشگوئیاں اپنے ظہور سے پہلے دور دراز علاقوں
میں شائع کر دی گئی تھیں۔ اس میں یقیناً ہر دیکھنے
والے کے لئے بڑا نشان ہے۔ اور اللہ نے اسے
ایک اور زلزلے کی خبر دی ہے جو قیامت کبریٰ کا
نمونہ ہوگا۔ اور ہم نہیں جانتے کہ اس کے بعد اللہ
کیا ظاہر فرمائے گا۔ یقیناً اس میں عقلمندوں کے
لئے مقام خوف ہے۔ پس اے جوانو! صاف
صاف بیان کرو تمہیں اجر دیا جائے گا۔ کیا یہ اللہ کا
فعل ہے یا کسی انسان کا خود ساختہ کلام؟

اور یقیناً اللہ نے اس زمانے کے لئے موتیں
اور انعامات مقدر کر رکھے ہیں۔ پس جو لوگ
ایمان لائے اور ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں
ملایا انہیں رحمان خدا کی عنایات دی جائیں گی

اور جن لوگوں نے نہ تو توبہ کی اور نہ استغفار کیا اور نہ ہی ان کے دلوں کا تقویٰ اور علاقوں پر نازل ہونے والے مصائب کا خوف انہیں اس بندہ تک لے آیا اور انہوں نے بہت بڑی سرکشی کی اور نشہ بازوں کی طرح دنیا پر جھکے رہے یہی لوگ کثیر موتوں کا مزا چکھیں گے کیونکہ وہ عصیان میں حد سے گزر گئے۔ آسمان ان کے سروں پر گرے گا۔ اور زمین ان کے قدموں کے نیچے سے پھٹ جائے گی۔ اور ہر شخص اپنی جزا لے گا۔ اس وقت جزا سزا کے مالک اللہ کا وعدہ پورا ہوگا۔

اور اس کے لئے ایک نشان یہ بھی ہے کہ اللہ نے اسے یہ بشارت دی ہے کہ طاعون اس کے گھر میں داخل نہ ہوگی اور زلزلے اسے اور اس کے انصار کو ہلاک نہیں کریں گے۔ اور اللہ اس کے گھر سے ان دونوں کے شر کو دور رکھے گا۔ اور وہ ان دونوں کے تیر ترکش سے نہیں نکالے گا۔ اور نہ چلائے گا۔ اور نہ ہی ان کو پر لگائے گا اور نہ ہی تراشے گا۔ پھر اللہ رب العالمین کے فضل سے ایسا ہی وقوع پذیر ہوا اور یہ بندہ اور اس کے ساتھی اس کی رحمت کے طفیل امن سے زندگی گزار رہے ہیں۔ اور ان زلزلوں اور طاعون کی آہٹ تک نہیں سنتے۔ اور وہ گھبراہٹ اور چیخ و پکار سے محفوظ رکھے گئے ہیں۔

والذین ما تابوا وما استغفروا وما آذاهم إلى هذا العبد تقوی القلوب وخيفة ما نزل علی البلدان، وعلوا علوا کبیرا، وتمایلو علی دنیاہم کالسکران، أولئک یدوقون المنایا الکثیرة بما کانوا یعتدون فی العصیان. تسقط السماء علی رؤوسہم، وتنشق الأرض تحت أقدامہم، وترى کل نفس جزاءها، هناک یتیم ما وعد اللہ الدیان.

وآیة له أن اللہ بشره بأن الطاعون لا یدخل داره، وأن الزلازل لا تہلکہ وأنصاره، ویدفع اللہ عن بیتہ شرهما، ولا یخرج سہمہما عن الکنانة ولا یرمی، ولا یریش ولا یری، وکذالک وقع بفضل اللہ رب العالمین. وإن هذا العبد ومن معه یعیشون برحمته آمین، لا یسمعون حسیسہ وحفظوا من فزع وأنین.

وترون الطاعون کیف یعیث فی
دیارنا هذه والأقطار والآفاق،
ویطوف فی السّکک
والأسواق، وكذلك الزلازل
لا تستأذن أهل دار، ولا تستفتی
عند إهلاك وإضرار، وصبّت
مصائبها علی دیار. وقد هلكت
نفوس كثيرة بالطاعون فی قرية
هذا العبد من یمین الدار
ویسارها، وصار طعمته كثير من
الناس من قریها وجوارها، وما
ماتت فی داره فأرة فضلاً عن
الإنسان. إن فی ذالک لآية لمن
كانت له عینان. ووالله إن تعدّوا
آیات نزلت لهذا العبد لن
تستطیعوا أن تحصّوها، وقد
صُفّ له ألوان نعم ما رآها الخلق
وما ذاقوها. إن فی ذالک
لسلطان واضح لقوم یتفکرون،
الذین لا یسارعون للتکذیب
ویتدبرون.

جبکہ تم دیکھ رہے ہو کہ طاعون کس طرح ہمارے
اس علاقے اور (دیگر) اطراف و اکناف میں پتہ پای
پھیلا رہی ہے اور گلی کوچوں اور بازاروں میں چکر
لگا رہی ہے۔ اور اسی طرح زلزلے ہیں کہ آتے
وقت گھر والوں سے اجازت نہیں لیتے۔ اور نہ
ہلاک کرنے اور نقصان پہنچانے کے وقت فتویٰ
پوچھتے ہیں۔ اور ملک پر ان زلزلوں کی مصیبتیں پڑی
ہوئی ہیں۔ اس بندہ کی بستی میں اس کے گھر کے
دائیں بائیں اور اس گھر کے قرب و جوار میں
بہت سے لوگ طاعون سے ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ
اس کے گھر میں انسان تو درکنار ایک چوہیا تک
نہیں مری۔ یقیناً اس میں ہر اس شخص کے لئے
جس کی دو آنکھیں ہوں ایک بڑا نشان ہے۔ اور
بخدا اگر تم ان نشانوں کا شمار کرو جو اس بندہ کی
تائید کے لئے آسمان سے نازل ہوئے ہیں تو
ہرگز شمار نہ کر سکو گے۔ اور اس بندہ کے لئے ایسی
رنگارنگ کی نعمتیں آراستہ کی گئیں ہیں۔ جنہیں
نہ تو خلق خدا نے دیکھا اور نہ انہیں چکھا۔ یقیناً
اس میں ایک واضح دلیل ہے ان لوگوں کے
لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں اور تکذیب میں
جلدی نہیں کرتے اور تدبیر کرتے ہیں۔

وآية له أن الله يسمع دعاءه
ولا يضيع بُكاءه، وقد كتبنا في
كتابنا حقیقۃ الوحی کثیراً من
نموذج استجابة الدعوات، وما
فَضَّلَ اللهُ عليه عند إقباله على
ربِّه بالتضرُّعات، فلا حاجة أن
نعيدها، فليرجع إليها من كان
أسيراً في الشبهات.

وآية له أن الله أفصح كلماته
من لدنه في العربية، مع التزام
الحقِّ والحكمة، وأنه ليس من
العرب، وما كان عارفاً بلسانهم
كما هو حق المعرفة، وما تصفح
دواوين الكتب الأدبية، وليس
من الذين أَرْضَعُوا ثُدَى الفصاحة،
ومع ذلك ما أمكن لبشر أن يبارزه
في هذه المَلْحَمَةِ، بل ما قربوه
من خوف الدلة. وهذه شربة ما
تحسَّها أحدٌ من الناس، بل سقاها
ربُّه فشرب من أيدي ربِّ الأناس.

اورایک اور نشان اس کے لئے یہ ہے کہ اللہ اس کی
دعا سنتا ہے اور اس کی گریہ وزاری ضائع نہیں کرتا۔
اور ہم نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں دعاؤں کی
قبولیت کے بہت سے نمونے تحریر کر دئے ہیں۔ نیز
اپنے رب کے حضور تضرعات سے توجہ کرنے کے
وقت اس بندہ پر جو اللہ نے فضل فرمایا اسے بھی (لکھا
ہے)۔ لہذا ہمیں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں پس
جو کوئی اسیر شہات ہو، اسے چاہئے کہ اس (کتاب
حقیقۃ الوحی) کی طرف رجوع کرے۔

اور ایک نشان اس کے لئے یہ بھی ہے کہ اللہ نے
اپنی جناب سے اس کے کلمات کو عربی زبان میں حق
وحکمت کے التزام کے ساتھ فصاحت بخشی ہے۔ ہر
چند کہ وہ عرب نہیں اور نہ ہی اسے ان کی زبان سے
کما حقہ شناسائی تھی۔ اور نہ ہی اس نے ادبی کتب
کے مجموعوں کی ورق گردانی کی تھی۔ اور نہ ہی وہ ان
لوگوں میں سے تھا کہ جنہیں فصاحت کی چھاتیوں
سے دودھ پلایا گیا ہو۔ لیکن پھر بھی کسی انسان کے
لئے ممکن نہ ہوا کہ وہ اس میدان کارزار میں اس کا
مقابلہ کر سکے۔ بلکہ وہ ذلت کے خوف سے اس کے
قریب تک نہیں پھٹکے اور یہ فصاحت خدا داد و شربت
ہے جس کا لوگوں میں سے کسی نے گھونٹ تک
نہیں پیا تھا۔ بلکہ وہ اس کے رب نے اسے پلایا
تو اس نے انسانوں کے رب کے ہاتھوں سے پیا۔

فأين تذهبون ولا تفكرون ولا
تتقون؟ أتقولون شاعرٌ؟ وإن
الشعراء لا ينطقون إلا بـلغوٍ، وهم
في كلِّ وادٍ يهيمون. أرايتم شاعرًا
لا يترك الحقَّ والحقايق، ولا
يقول إلا المعارف والدقايق، ولا
ينطق إلا بحكمة، ولا يتكلم إلا
بنكاتٍ مملوّةٍ من معرفة؟ بل
الشعراء يتفوّهون كالذين يهدرون،
أو كالمجانين الذين يهجرون.
وتجدون هذا الكلام مملوًا من
النكات الروحانية، والمعارف الربّانية،
مع أنه أطف صنعا، وأرق نسجا،
وأشرف لفظًا، ولا تجدون فيه
شيئًا هو خارج من المقصد. ما لكم
لا تفكرون؟ والله إنه ظلُّ فصاحة
القرآن، ليكون آيةً لقوم يتدبرون.
أتقولون سارق؟ فأتوا بصفحات
مسروقة كمثلها في التزام الحقِّ
والحكمة إن كنتم تصدقون.

پھر تم کدھر جا رہے ہو؟ نہ سوچ بچار کرتے ہو اور نہ
تقویٰ سے کام لیتے ہو، کیا تم یہ کہتے ہو کہ یہ شاعر
ہے حالانکہ شاعر لوگ تو صرف لغو باتیں کرتے ہیں
اور وہ ہر وادی میں بہکتے پھرتے ہیں۔ کیا تم نے
کبھی کوئی ایسا شاعر دیکھا ہے جو صداقت اور حقائق
(کا دامن) نہیں چھوڑتا اور صرف معارف و دقائق
کی بات کرتا ہے اور کلیہ حکمت کی گفتگو کرتا ہے
اور صرف اور صرف ایسا کلام کرتا ہے جو معرفت
کے نکات سے پر ہو۔ بلکہ شعراء تو واہیات باتیں
کرنے والوں کی طرح باتیں کرتے ہیں۔ یا
مجنونوں کی طرح ہیں جو بے مقصد باتیں کرتے
ہیں۔ جبکہ تم میرے اس کلام کو روحانی نکات اور
ربّانی معارف سے لبریز پاؤ گے۔ مزید برآں (یہ
کلام) اپنی ساخت کے اعتبار سے بہت لطیف،
بناوٹ کے لحاظ سے بڑا عمدہ اور الفاظ کے لحاظ
سے بہت معیاری ہے اس میں تم کوئی بے مقصد
چیز نہیں پاؤ گے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ غور و فکر
نہیں کرتے؟ اور اللہ کی قسم! یہ کلام فصاحت
قرآنی کا پر تو ہے۔ تاکہ وہ تدبر کرنے والوں
کے لئے ایک نشان ہو۔ کیا تم کہتے ہو کہ یہ چور ہے
تو اگر تم سچے ہو تو ان جیسے مسروقہ صفحات (ہی)
پیش کرو جن میں حق و حکمت کا ایسا التزام ہو۔

وهل من أديبٍ فيكم يأتي بمثل
ما أتاهما؟ وإن لم تفعلوا ولن
تفعلوا فاعلموا أنها آية كمثل
آيات أُخرى لقوم ينظرون.

فخلاصة الكلام أن الله أنزل
لهذا العبد كل آية، ونصره بكل
نصرة، وجمع فيه كل ما هو من
علامات الصادقين، وأمارات
المرسلين. وأدبه فأحسن تأديبه
بمكارم الأخلاق وتوفيق
الصالحات، ووضع تحت سنته
التي جرت لجميع الأنبياء، فمن
صال عليه فقد صال على
جميعهم وعلى كل من جاء من
حضرة الكبرياء. ثم مع ذلك
وهب له الله وثوقاً بعصمته لدى
الأهوال، واستقامةً وثبتاً في
جميع الأحوال، ونصره عند
مكر الماكرين، ودفع عنه شر
أهل الشر، وضر أهل الضر،
وكر أهل الكر، ورزقه الفرج
بعد الشدة، والظل بعد الحر.

کیا تم میں کوئی ایسا ادیب ہے جو ایسا کلام پیش کر سکے
جیسا اس نے پیش کیا ہے۔ اگر تم ایسا نہ کر سکو اور تم
ہرگز ایسا نہیں کر سکو گے تو پھر جان لو کہ یہ کلام اہل نظر
کے لئے دوسرے نشانوں کی طرح ایک نشان ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اللہ نے اپنے اس بندے
کے لئے ہر نشان نازل فرمایا اور اس کی ہر طرح
کی نصرت فرمائی اور اس میں صادقوں کی تمام
علامات اور مسلوں کی تمام نشانیاں جمع کر
دیں۔ اور کریمانہ اخلاق سکھا کر اور نیک اعمال
کی توفیق دے کر اس کی بہترین تربیت فرمائی
اور اسے اپنی اس سنت کے نیچے رکھا جو تمام
انبیاء کے لئے جاری ہے۔ لہذا جس نے اس پر
حملہ کیا، اس نے ان سب انبیاء پر اور ہر اس
شخص پر حملہ کیا جو حضرت کبریاء کی طرف سے
آیا۔ پھر مزید برآں یہ کہ اللہ نے اسے خطرات
کے وقت پر اس کی حفاظت کا یقین دلایا اور
تمام حالتوں میں استقامت اور ثبات قدمی بخشی
اور اس کے خلاف سازش کر نیوالوں کی سازش
کے وقت اس کی مدد فرمائی اور شریروں کے
شر، اور ضرر پہنچانے والوں کے ضرر اور حملہ آوروں
کے حملہ سے اس کا دفاع کیا اور اسے تنگی کے
بعد فراخی اور گرمی کے بعد سایہ عطا فرمایا،

پس اے متقیوں کی جماعت! غور کرو کیا کوئی عقل سلیم یہ جائز قرار دیتی ہے کہ رب قدوس کسی ایسے شخص کو جسے وہ مفتری جانتا ہو ایسے انعامات سے اسے سرفراز اور ایسی تائیدات سے اسے مؤید فرمائے؟ اور کیا اس بارہ میں کوئی ایسی نص یا رب العالمین کا کوئی قول موجود ہے اور کیا تم اس کائنات میں اس کی کوئی نظیر پاتے ہو؟

اور کیا عقل یہ قطعی فیصلہ کر سکتی ہے کہ یہ تمام باتیں ایک کذاب میں جمع ہوں جو صبح و شام اللہ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتا ہے۔ اور بے حیا ہو کر اپنے اس افتراء سے توبہ نہیں کرتا۔ لیکن پھر بھی اللہ اسے چھبیس سال تک مہلت دیتا ہے اور اسے اپنے غیب پر غالب کرتا ہے۔ اور ہر جہت سے اور دشمنوں کے مقابل پر مہالہ میں اس کی مدد کرتا ہے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ یہ تو ایسا کلمہ ہے کہ اسے کہنے والا حکم الحاکمین خدا پر ایمان نہیں رکھتا۔ خوب سن رکھو کہ اللہ کی لعنت ایسے لوگوں پر ہے جو اللہ پر افتراء کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر ہے جو اللہ کے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے ان کے صدق کے نشان دیکھے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی جانتے بوجھتے ہوئے انہوں نے اپنے اُن دیکھے ہوئے نشانوں کا انکار کیا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ کاذب کی صادق کی طرح نصرت نہیں کی جاتی۔

ففگروا یا معشر المتّقین.. هل یجوز العقل أن ینعم الرب القدوس بهذه الإنعامات، ویؤید بهذه التّأییدات رجلاً یعلم أنه من المفترّین؟ وهل یوجد فیہ نصّ أو قول ربّ العالمین؟ وهل تجدون نظیرہ فی العالمین؟

وهل یجزم العقل باجتماع هذه الأمور کلّھا فی کذاب یتقول علی اللّٰہ فی الصّباح والمساء، ولا یتوب من افتراءه بترک الحیاء؟ ثم یمہلہ اللّٰہ ستاً وعشرین سنة، ویظہرہ علی غیبه، وینصرہ من کلّ جهة، وفی کلّ مباہلہ علی الأعداء؟ کلاً..

بل ہی کلمة لا یؤمن قائلھا بأحکم الحاکمین. ألا إنّ لعنة اللّٰہ علی قوم یفترون علی اللّٰہ، وعلی الذین یکذبون رسل اللّٰہ، وقد رأوا آیات صدقہم، ثم کفروا بما رأوا وهم یعلمون. ألا یرون أنّ الکاذب لا ینصر کالصادق،

ولو نُصِرَ لاشتبه الأمر واختلط
الحقُّ بالباطل، ولا يبقى الفرق
بين الذين يوحى إليهم من الله
وبين الذين هم يفترون. أَلَا لعنة
الله على من افتري على الله أو
كذب الصادقين. وكل من
كذب الصادق أو افتري جمعهم
الله في نارٍ أعدت لهم
وليسوا منها بخارجين.
قُلْ كَمْ لَبِئْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ
قَالُوا لَبِئْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسَلِّ
الْعَادِينَ. قُلْ إِنْ لَبِئْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَنْ
أَنْكُمُ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۗ وَقَالَ
المكذَّبون مَا لَنَا لَا نَرَى رِجَالًا
كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْأَشْرَارِ ۗ
ونعدّهم من المفترين. فيومئذ
يخبرهم الله بأنهم في الجنة
وأنكم في السعير خالدين. هناك
يصدّقون رُسلَ الله تحت أنياب
جهنّم، فيا حسرةً على المكذّبين!

اگر اس کی نصرت کی جاتی تو معاملہ مشتبه ہو جاتا اور
حق باطل کے ساتھ خلط ملط ہو جاتا۔ اور ان لوگوں
کے درمیان جنہیں اللہ کی طرف سے وحی کی جاتی ہے
اور ان میں جو افتراء کرتے ہیں کوئی فرق باقی نہ
رہتا۔ سنو اللہ کی لعنت ہے اس شخص پر جس نے اللہ
پر افتراء کیا یا صادقوں کی تکذیب کی اور ہر وہ شخص
جس نے صادق کی تکذیب کی یا افتراء کیا اللہ
انہیں اس آگ میں اکٹھا کرے گا۔ جو ان کے لئے
تیار کی گئی ہے اور جس سے وہ باہر نہیں نکل سکیں
گے۔ اللہ ان سے پوچھے گا تم زمین میں گنتی کے
کتنے سال رہے۔؟ تو وہ کہیں گے ہم ایک دن یا
دن کا کچھ حصہ رہے۔ پس شمار کرنے والوں سے
پوچھ۔ وہ کہے گا تم نہیں رہے مگر بہت تھوڑا (بہتر
ہوتا) اگر تم علم رکھتے۔ اور تکذیب کرنے والے
کہیں گے ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم ان لوگوں کو
نہیں دیکھ رہے جنہیں ہم شریروں میں شمار کیا
کرتے تھے اور جنہیں ہم مفتریوں میں شمار
کرتے تھے۔ پس اس دن اللہ انہیں یہ بتائے گا
کہ وہ تو جنت میں ہیں اور تم بھڑکتی ہوئی جہنم
میں ایک عرصہ دراز تک رہو گے۔ وہاں وہ جہنم
کی کچلیوں کے نیچے اللہ کے رسولوں کی تصدیق
کریں گے۔ پس افسوس ہے جھٹلانے والوں پر۔

وإذا قيل لهم تعالوا إلى كتاب
اللّٰه يفتح بيننا وبينكم، قالوا بل
نتبع كبراءنا الأوّلين. وتركو
صحف اللّٰه وراء ظهورهم،
وتراهم على غيرها عاكفين.
يفرّون من الذی أرسل إليهم،
وهو الحکم من اللّٰه، واللّٰه يشهد
على صدقه وهو خير الشاهدين.
وقد جاء على رأس المائة،
وأنزل اللّٰه له آياتٍ تشفى
العليل، وتقصر القال والقيل.
ولا تنفع الآيات قومًا معتدين.

وإنه جاء في وقت الضرورة،
وعند مصيبةٍ صبّت على الإسلام
من أيدي الكفرة، وعند الكسوفين
الموعودين في رمضان، يا أهل
الفتنة. ودعا إلى الحق على وجه
البصيرة، وأيد بكل ما يؤيد به
أهل الاجتباء والخلة. واقتضى
الزمان أن يجيء، ويكف
الكفار، ويهدم ما عمروه،

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی کتاب کی طرف آؤ
کہ وہ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے تو وہ
کہتے ہیں۔ نہیں بلکہ ہم تو اپنے گزشتہ بزرگوں کی
پیروی کریں گے۔ دراصل انہوں نے اللہ کے صحیفوں
کو اپنے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اور تو انہیں دیکھتا
ہے کہ وہ دوسرے (صحیفوں) پر جمے ہوئے ہیں۔ وہ
اس سے دور بھاگتے ہیں جو ان کی طرف بھیجا گیا
ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے حکم ہے۔ اور اللہ
اس کے صدق کی گواہی دیتا ہے اور وہ بہترین گواہ
ہے۔ اور وہ صدی کے سر پر آیا اور اللہ نے اس کے
لئے ایسے نشانات نازل فرمائے جو بیمار کو شفا دیتے ہیں
اور قیل و قال کو محدود کرتے ہیں۔ اور حد سے تجاوز
کرنے والی قوم کو نشانات کچھ بھی فائدہ نہیں دیتے۔

اور اہل دانش وہ عین ضرورت کے وقت اور
کفار کے ہاتھوں اسلام پر مصیبت آن پڑنے اور
رمضان میں موعودہ سورج اور چاند گرہن کے موقع
پر آیا ہے۔ اور اس نے علیؑ وجہ البصیرت حق کی
طرف دعوت دی ہے اور ہر اس نشان سے اس کی
تائید کی گئی جس سے منتخب اور محبوب بندوں کی
تائید کی جاتی ہے۔ اور پھر زمانے نے بھی یہ تقاضا
کیا کہ وہ آئے اور کافروں کا دلائل سے منہ بند
کرے اور انکی خود ساختہ عمارت کو منہدم کر دے۔

فهو يدعو الزمان والزمان
يدعوه. ثم الذين اعتدوا يَمُرُّون
منكرين، ويشحذون إلى تحقير
الحرص، وينظرون إليه مستهزئين.
هو المسيح الموعود، وهو كاسر
الصليب بيّناتٍ من الهدى، كما
كان الصليب كاسرَ مسيحٍ خلا.
فالآن وقت الظهيرة لأشعة الإسلام،
وأنى المسيح الموعود مُهَجَّرًا بأمر
الله العلام، ليظهر الله ضياءه التام
على الأنام بعد الظلام. وقد ظهر
صدقه كالبحر إذا ماج، والسييل إذا
هاج. وكانت هذه الخطة مقدرًا
له في آخر الزمان من الله الرحمن،
فظهر كما قدر ذو الامتنان. وإنه نظر
إلى البلاد الهندية فوجدها مستحقةً
لمقرّ هذه الخلافة، لأنها كانت
مَهَبَطَ الآدمِ الأوَّلِ في بدء الخليفة

وہ زمانے کو اور زمانہ سے پکار رہا ہے۔ پھر وہ لوگ جو
حد سے بڑھ گئے اور اس کی تحقیر کے لئے اپنی حرص کو
تیز کرتے ہیں اور اس کی طرف استہزاء کرتے ہوئے
دیکھتے ہیں۔ اور وہ مسیح موعود ہے اور ہدایت کے
واضح دلائل سے صلیب کو توڑنے والا ہے جیسے گزشتہ
مسیح ناصری کو صلیب نے توڑ ڈالا تھا۔ اب اسلام کی
شعاعوں کے لئے نصف النہار کا وقت ہے۔ اور وہ
مسیح موعود سب سے زیادہ علم رکھنے والے اللہ کے حکم
سے عین نصف النہار کے وقت آیا تا اللہ تبارکی کے
بعد مخلوق پر اس کی پوری روشنی ظاہر فرمائے چنانچہ
اس کا صدق سمندر کی طرح موجزن ہے اور سیلاب
کی طرح تند و تیز ہے۔ اور یہ منصوبے رحمان خدا کی
طرف سے اس آخری زمانے میں اس کے لئے مقدر
تھے۔ پس جیسا کہ محسن خدا نے مقدر کیا تھا وہ ظہور میں
آگئے اور اللہ نے ملک ہند پر اپنی نظر ڈالی اور اسے
اس خلافت کی قرار گاہ کا مستحق پایا کیونکہ یہ (ملک)
ابتدائے آفرینش میں آدمِ اوّل کے اترنے کی جگہ تھی۔

☆ إنا عرفنا آدمَ ههنا باللام، فإنه استعمل
كالنكرة في هذا المقام، وهو ليس عندى من
الألفاظ العبرية. نعم يُمكن توارُذ اللغتين وهو
كثير في تلك اللسان والعربية، وقد بيّننا في
كتابنا من الرحمن أن العربية أمُّ الألسنة، وكلُّ
لسانٍ حَرَجٌ عند مرور الزمان. منه

☆ ہم نے یہاں لفظ آدم کو "ال" کے ساتھ معرفہ کیا ہے لیکن
در اصل وہ اس جگہ نکرہ کی طرح ہی استعمال کیا گیا ہے اور لفظ آدم
میرے نزدیک عبرانی الفاظ میں سے نہیں۔ ہاں دونوں زبانوں میں
توار ممکن ہے جو اس (عبرانی) اور عربی میں کثرت سے موجود ہے
اور ہم نے من الرحمن میں کھول کر بیان کیا ہے کہ عربی أمُّ الألسنة
ہے اور ہر زبان مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس سے نکلی ہے۔ منہ

فبعث الله آدمَ آخرَ الزمانِ في تلك
الأرضِ إظهاراً للمناسبة، ليوصل
الآخرَ بالأوّلِ ويتمّ دائرة الدعوة كما
هو كان مقتضى الحقِّ والحكمة.
فالآن استدار الزمان على هيئته
كما أشار إليه خير البرية، ووصلتْ
نقطته الأخرى بنقطته الأولى في
هذه الأرض المباركة، وطلعت
الشمس من المشرق وكذلك كان
مكتوباً في صحف الله المقدّسة،
ليطمئنّ بها قوم كانوا لا يرقأ دمُعهم
عند رؤية الظلمة. فظهرت المسرّة
في وجناتهم وهم بها يفرحون. وأما
الله شوّك الشبهات من طريقهم فهم
بالسكينة يسلكون. ونقلوا من القلاة
إلى الجنّات، وخرجوا من الغار
المظلم إلى أنوار ربّ الكائنات،
فإذا هم يبصرون. وجاءوا من
الموامي إلى حصن الربّ الحامي،
وأشعلتْ في قلوبهم مصابيح
الإيمان، ودخلوا في حمى
أمن لا تقربه ذراري الشيطان.

اس لئے اللہ نے آدم آخر الزمان کو اس سرزمین
(ہند) میں مبعوث فرمایا مناسبت کو ظاہر کرنے کے
لئے۔ تا آخر کو اول سے ملا دے اور دعوت کے
دائرہ کو مکمل کیا جائے جیسا کہ حق و حکمت کا تقاضا
تھا۔ سواب زمانہ گھوم کر اپنی شکل پر آ گیا جس کی
طرف خیر البریہ ﷺ نے اشارہ فرمایا تھا۔ اور یوں
اس مبارک سرزمین (ہند) میں آخری نقطہ پہلے
نقطے سے مل گیا۔ اور آفتاب مشرق سے طلوع ہو گیا
اور اللہ کے پاک نوشتوں میں ایسا ہی لکھا تھا تا کہ
اس سے وہ لوگ تسلی پائیں جن کے آنسو ظلمت کو
دیکھ کر تھمتے نہیں تھے۔ پس ان کے رخساروں سے
مسرت ظاہر ہوتی ہے اور وہ اس سے خوش ہو جاتے
ہیں۔ اور اللہ نے ان کے راستے سے شبہات کے
کانٹے دور کر دیئے ہیں پس وہ سکینت کے ساتھ
چل رہے ہیں اور انہیں بیابان سے باغات کی
طرف منتقل کر دیا گیا ہے اور وہ اندھیری غار سے
ربّ کائنات کے انوار کی طرف نکل پڑے ہیں۔ پس
وہ دیکھنے لگے ہیں۔ اور وہ بیابانوں سے نکل کر
حفاظت کرنے والے ربّ کے قلعہ میں آگئے اور ان
کے دلوں میں ایمان کے چراغ روشن کر دیئے گئے۔
اور وہ امن کی اس پناہ گاہ میں داخل ہو گئے کہ شیطان
کی ذریتیں جس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتیں۔

اور وہ لوگ جو دنیا کی زندگی سے پیار کرتے ہیں ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی پس وہ نہیں سمجھتے۔ اور رات نے اپنے دامن ان پر پھیلا دیئے اور تاریکی نے اپنی طنابوں کو پھیلا دیا پس وہ ان کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔

اے جوانو! میں تم سے ایک بار پھر پوچھتا ہوں تاکہ اس شخص پر اتمام حجت ہو جائے جس نے حق کا انکار کیا یا وہ شخص ثواب پائے جس نے حق گمائی سے کام لیا اور تقویٰ اور ایمان کی حفاظت کی اور شیطانی راہوں کی پیروی نہیں کی۔ تم مجھے ایسے شخص کے متعلق فتویٰ دو جو یہ کہتا ہے کہ میں اللہ کا فرستادہ ہوں اور اللہ کی طرف سے ہر روز اس کی اعانت کی جاتی ہے۔ اور اس کی عزت کی جاتی ہے اور تو ہین نہیں کی جاتی اور اللہ ہر راہ عمل میں اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ اس کی حاجات جلد پوری فرماتا ہے۔ اور اس کے رزق، اس کی عمر، اس کی جماعت اور اس کے گروہ میں برکت رکھ دیتا ہے اور مخلوق میں اس کی نصرت اور قبولیت اس قدر بڑھاتا ہے کہ ابتدا میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا اور اس کا ذکر بلند کرتا ہے اور اسے چار دانگ عالم میں پھیلاتا اور زمین کے تمام اطراف اور کناروں تک پہنچاتا ہے اور وہ اس کی شان بلند کرتا اور اس کے دلائل کو عظمت بخشتا ہے

وَأَمَّا الَّذِينَ يَحْبُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ، وَأَرْدَفَ اللَّيْلُ لَهُمْ أذُنَابَهُ، وَمَدَّ الظُّلَامُ أَطْنَابَهُ، فَهُمْ فِي دَجَاهِمٍ يَعْمَهُونَ .

ثم أسألكم مرة أخرى، أيها المفتيان.. لتستم الحجة على من أنكر الحق، أو ينال ثوابه من نطق بالحق، وحفظ التقوى والإيمان، وما تبع سبل الشيطان.. أفتؤنى في رجل قال إني مرسل من الله، وهو كل يوم من الله يعان، ويكرم ولا يُهان. ويكون معه ربه في جميع مناهجه، ويعجل له قضاء حوائجه. ويجعل بركة في رزقه وعمره وجماعته وزميره، ويجعل له نصرة وقبولاً في الخلق بأضعاف ما يظن في بدء أمره. ويرفع ذكره وينشره إلى أطراف الدنيا وأكنافها، وأقطار الديار وأعطافها، ويُعلى شأنه ويعظم سلطانه،

اور اسے ہر میدان میں کھلی کھلی فتح عطا فرماتا ہے اور اس کے محمد کو (لوگوں کی) زبانوں پر جاری کرتا ہے۔ اور مصائب کے وقت اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور اس کے دشمنوں کو رسوا کرتا ہے اور اس پر تمام نعمت کرتا ہے یہاں تک کہ ان نعمتوں پر حسد کیا جاتا ہے۔ نیز جو اس سے مباہلہ کرے وہ اسے ہلاک کرتا ہے اور جو اس کی اہانت کرے اسے رسوا کرتا ہے اور (اپنے) اس بندے کے ذکر جمیل کو پھیلا دیتا ہے اور اسے ہر رسوائی سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کے متعلق جو ناگفتی باتیں کی جائیں وہ اسے ان سے بری قرار دیتا ہے اور عجیب طور پر اس کی ہر جگہ مدد کرتا اور بعض کمینے اس کی نسبت جو ناپاک باتیں کرتے ہیں وہ اسے ان سے پاک قرار دیتا ہے۔

اور وہ اس کی سچائی پر ایسے نشانات سے گواہی پیش کرتا ہے جو صرف صدیقیوں کو عطا کئے جاتے ہیں اور ایسی تائیدات سے جو صرف صادقوں کو مرحمت فرمائی جاتی ہیں اور وہ اس کی عمر اس کے انفاس اور اس کے کلمات اور اس کے دلائل اور اس کے نشانات میں برکت رکھ دیتا ہے۔ بہت سے نفوس اس کے ملفوظات و توجہات سے اس کی جانب کھنچے چلے آتے ہیں اور وہ اسے اپنے نیک بندوں کا محبوب بنا دیتا ہے اور مخلصوں کی فوجیں اس کے گرد جمع کر دیتا ہے۔

ویرزقہ فتحًا مبینًا فی کلّ موطن،
و یجری محامدہ علی اللّسن،
وعند الشدائد یتستجیب دعاءہ،
ویخزی أعداءہ، ویتّم علیہ
نعماءہ، حتّٰی یحسد علیہا،
ویہلک من باہلہ، ویہین من
أہانہ، وینشر ذکرہ الجمیل،
ویعیدہ من کلّ خزی، ویبرئہ من
کلّ ما قیل، وینصرہ نصرًا عجیبًا
فی کلّ مقام، ویطہرہ مما قال
فیہ بعض لئام.

ویشہد علی صدقہ بآیات لا
تُعطٰی إلاّ للصدّیقین، وتائیدات
لا توہب إلاّ للصادقین. ویجعل
برکة فی عمرہ وأنفاسہ وکلماتہ،
ودلائلہ وآیاتہ، فتھوی إلیہ نفوس
کثیرة بملفوظاتہ وتوجّہاتہ،
ویحبّہ إلی عبادہ الصالحین،
ویجمع علیہ أفواجًا من المخلصین.

﴿۱۳﴾

اور وہ اسے ایسی کھیتی کی طرح ظاہر فرماتا ہے جس نے اپنی کونیل نکالی ہو جب کہ اس کے ساتھ لوگوں میں سے ایک فرد بھی نہ تھا۔ پھر وہ اسے ایسا عظیم تناور درخت بنا دیتا ہے جس کے سایہ اور پھلوں کے نیچے بہت سے لوگ پناہ لیتے ہیں۔

اور وہ اس کے ذریعہ دلوں کی زمین کو زندہ کرتا ہے پس وہ ہری بھری ہو جاتی ہیں۔ اور وہ اس کی برہان کے ذریعہ چہروں کو تروتازگی بخشتا ہے۔ پس وہ سرخرو ہو جاتے ہیں اور وہ اس کے ذریعہ اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور غلافوں میں لپٹے ہوئے دلوں کو کھول دیتا ہے۔ اور اے عزیزو! تم نے یہی مشاہدہ کیا ہے اور تم نے میری جماعت کے بعض افراد کو دیکھا کہ کس طرح انہوں نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا یہاں تک کہ ان میں سے بعض اس سلسلہ کی خاطر قتل کر دیئے گئے اور بعض سنگسار۔ اور بعض نے مصفا شراب کی طرح جام شہادت نوش کیا اور مستانہ وار جان دے دی۔ یقیناً اس میں اس شخص کے لئے ایک بہت بڑا نشان ہے جس کی دو آنکھیں ہیں۔ اور اللہ کی قسم! اس بندہ خدا نے آغاز جوانی سے اب تک رحمان خدا کی گوناگوں عنایتوں کا مشاہدہ کیا ہے جب اس سے کوئی ایک نعمت نازل ہونے میں تاخیر ہوئی تو دوسری نعمت نازل ہوگئی۔

وَيُظْهِرُهُ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ
وَلَيْسَ مَعَهُ فَرْدٌ مِنَ النَّاسِ، ثُمَّ
يَجْعَلُهُ كَدَوْحَةٍ عَظِيمَةٍ تَأْوِي إِلَى
ظِلِّهَا وَثَمَرَاتِهَا كَثِيرٌ مِنَ الْإِنْسَانِ.

وَيُحْيِي بِهِ أَرْضَ الْقُلُوبِ
فَتُصْبِحُ مَخْضِرَةً، وَيُنْضِرُ الْوُجُوهُ
بِبرهانه فتكون مُحْمَرَّةً، وَيَفْتَحُ بِهِ
عَيْنُونَا عُمِيًّا، وَآذَانُنَا صُمًّا وَقُلُوبُنَا
غُلْفًا، وَكَذَلِكَ رَأَيْتُمْ يَا فِتْيَانِ.
وَرَأَيْتُمْ بَعْضَ أَفْرَادِ جَمَاعَتِي
كَيْفَ أَرَوْا ثَبْتًا فَوْقَ الْعَادَةِ حَتَّى
إِنَّ بَعْضَهُمْ قُتِلُوا وَرُجِمُوا لِهَذِهِ
السَّلْسَلَةِ، فَقَضُوا نَجْمَهُمُ بِالصَّدَقِ
وَالْإِيمَانِ، وَشَرَبُوا شَرْبَةَ الشَّهَادَةِ
كَصُهْبَاءٍ صَافِيَةٍ، وَمَاتُوا
كَالسَّكْرَانِ. إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً
لِمَنْ كَانَتْ لَهُ عَيْنَانِ. وَوَاللَّهِ إِنَّ
هَذَا الْعَبْدَ قَدْ رَأَى مِنْ عَنَفْوَانِ
شَبِيبَتِهِ إِلَى هَذَا الْآنِ أَنْوَاعَ
مَوَاهِبِ الرَّحْمَنِ، وَإِذَا تَأَخَّرَتْ
عَنْهُ نِعْمَةٌ نَزَلَتْ عَلَيْهِ أُخْرَى،

وإذا أصابه من عدوٍّ نوعٌ معرّوّة،
 فرجّها اللّٰه عنه كلّ مرّة. ونال
 فتحًا في كلّ بأس، حتّى انتهى
 إلى وقت أدركه عون اللّٰه
 وحصص الحقّ ورفع الالتباس،
 ورجع إليه أفواج من الناس.
 والذين قالوا من أين لك ذلك
 أراهم اللّٰه أنه من عنده، والذين
 أرادوا خزيه أراهم اللّٰه خزيًا
 وتبأبًا، ووضع عليهم الفأس،
 فضربوا من أيدي اللّٰه كلّما رفعوا
 الرأس. ذلك لتكون لهم قلوب
 يعقلون بها، وآذان يسمعون بها،
 ولعلّهم يستيقظون أو تحدّ
 الحواسّ، وكأين منهم باهلوا
 فضربت عليهم الذلّة، أو أهلكوا
 أو قطع نسلهم، ليوظهم اللّٰه
 من النعاس.

ودافع اللّٰه عن عبده كلّ ما
 مكروا، ولو كان مكرهم
 يزيل الجبال، وأنزل على كلّ
 مكارٍ شيئًا من النكال.

اور جب بھی اسے کسی دشمن کی طرف سے کوئی تکلیف
 آئی تو ہر بار اسے اللہ نے اس سے دور کر دیا اور
 اس نے ہر معرکہ میں فتح پائی حتیٰ کہ وہ وقت آ گیا
 کہ اسے اللہ کی مدد پہنچی اور حق واضح ہو گیا اور شک
 جاتا رہا اور لوگوں نے فوج در فوج اس کی طرف
 رجوع کیا اور جن لوگوں نے یہ پوچھا کہ یہ تجھے
 کہاں سے حاصل ہوا تو اللہ نے انہیں دکھا دیا کہ یہ
 سب کچھ اسی کی طرف سے ہے۔ اور جنہوں نے
 اس کی رسوائی چاہی اللہ نے انہیں رسوائی اور تباہی
 دکھا دی اور ان پر تمبر رکھ دیا۔ پھر جب بھی انہوں
 نے سر اٹھایا تو اللہ کے ہاتھوں ان پر وہ تمبر ماری گئی۔
 ایسا اس لئے ہوا تا انہیں ایسے دل میسر ہوں جن کے
 ذریعہ وہ سمجھ سکیں اور ایسے کان ہوں جن سے وہ سن
 سکیں۔ اور تا کہ وہ بیدار ہوں یا (ان کے) حواس
 تیز ہوں۔ ان میں سے کتنے ہی ہیں جنہوں نے مبالغہ
 کیا جس کے نتیجے میں ان پر ذلت کی مار ماری گئی۔
 یا وہ ہلاک کئے گئے۔ یا ان کی نسل منقطع کر دی گئی
 تا کہ اللہ انہیں غفلت کی نیند سے بیدار کرے۔

جب انہوں نے کوئی سازش کی تو اللہ نے اپنے
 بندہ کا دفاع کیا اگرچہ ان کی (وہ) تدبیر پہاڑوں
 کو (ان کی جگہ) سے ٹلا دینے والی تھی۔ اور
 اللہ نے ہر سازشی پر کوئی نہ کوئی عذاب نازل فرمایا

وَكُلُّ مَنْ دَعَا عَلَىٰ عَبْدِهِ رَدًّا عَلَيْهِ دَعَاءَهُ، وَمَا دُعَاؤُ الْكُفْرِيِّنَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۚ

وأهلك أكابرهم عند المباهلة متعطفًا على الضعفة، حميمًا بالذین لا یعلمون حقیقة الحال. وكذلك دفع الشرّ وقضى الأمر، فما بقى أحد من الذین كان لهم للمباهلة مجال. وأراهم الله آیاتٍ ما أرى آباءهم لتستبین سبل المجرمین، ویفرّق الله بین المهتدی والضالّ. وأبطل الله دعاوی علمهم وورعهم ونسکهم وعبادتهم وتقواهم، وأرى الخلق ما استروا من الأعمال، ونزع ثيابهم عنهم فظهر الهزال.

والذین خافوا الله ووجلّت قلوبهم آمنهم الله فعصموا من الوبال. وكم من معتدٍ جرّ هذا العبد إلى الحکام، لیسجن أو یصلب أو ینفی من الأرض،

اور جس نے اس کے بندے کے لئے بددعا کی تو اللہ نے اس کی بددعا اسی پر الٹا دی۔ اور کافروں کی دعا رائیگاں ہی جاتی ہے۔

اور مباہلہ کے وقت کمزوروں پر مہربانی کرتے ہوئے اور حقیقت حال سے ناواقف لوگوں پر شفقت کرتے ہوئے اُس (اللہ) نے ان کے سرداروں کو ہلاک کیا۔ اور اس طرح اس نے شر کو دور کیا اور معاملہ نپٹا دیا اور یوں ان میں سے کوئی ایسا شخص باقی نہ رہا جسے مباہلہ کرنے کی مجال ہو اور اللہ نے انہیں وہ نشان دکھائے جو ان کے آباء اجداد کو نہیں دکھائے گئے تھے۔ تا مجرموں کی راہیں کھل جائیں اور تا اللہ ہدایت پانے والے اور گمراہ کے درمیان فرق کر دے اور اللہ نے ان کے علم اور پرہیزگاری اور ان کی قربانی، عبادت اور تقویٰ کے دعاوی کو باطل کر دیا۔ اور اعمال میں سے جو وہ چھپاتے ہیں وہ اس نے لوگوں پر ظاہر کر دیا اور ان کا لباس اتار دیا اس طرح ان کا دبلا پن ظاہر ہو گیا۔

اور وہ لوگ جو اللہ سے ڈرے اور ان کے دل لرزے، اللہ نے انہیں امان دی پس وہ وبال سے بچائے گئے۔ اور بہت سے ایسے زیادتی کرنے والے ہیں جو اس بندہ کو حکام کے پاس گھسیٹ کر لے گئے تاکہ اسے قید میں ڈالا جائے یا اسے تختہ دار پر لٹکا یا جائے یا اسے جلاوطن کر دیا جائے۔

فتعلمون ما صنع الله في ذلك
البأس في آخر الأمر والمآل. وكلّ
ما ذكرنا من نعم الله وإحسانه على
هذا العبد عند الشدائد أشيع
كلّها قبل ظهور تلك النعم
بإعلام الله ذي الجلال. فهل
تعلمون تحت السماء نظيره في
المفترين.. فأتوا به واتركوا
القيل والقال. وإنّ الناس قد
ظلموه كلّ ظلم، وجاروا عليه،
وأحاطوه كالجبال، فاتاه ظفر
مبين من عند الله، فجعل العالی
سافلا وقلب عليهم ما رموا،
فأصاب القحف والقذال، وأرى
نصره على وجه الكمال. وجاء زَمْعُ
النّاس لينصر أعداءه بشدّ الرّحال،
فهزموا بأمر الله، وكانت كلمة الله
هي العليا، وضلّ عنهم ما كان عليه
الاتكال. ورزق عبده ظفراً ونصراً
وفتحاً في سائر الأشياء وسائر الجهات
وسائر الأحوال، ورزق بهائناً
وهيبة من ربّه الفعّال. ولو ترى
أفواجا مبایعین نشروا في الأرض،

پھر تم جانتے ہو۔ کہ اس معرکہ میں اور انجام کار اللہ
نے جو فیصلہ فرمایا مصائب کے وقت اللہ کے اپنے
اس بندہ پر جن انعامات اور احسانات کا ہم نے
ذکر کیا ہے۔ وہ سب انعام خدائے ذوالجلال کے
اطلاع دینے پر قبل از ظہور شائع کر دیے گئے تھے۔
پس کیا تم آسمان کے نیچے مفتریوں میں اس کی نظیر
جانتے ہو؟ (اگر علم ہے) تو اسے پیش کرو اور قیل و قال
کو چھوڑ دو اور بلاشبہ لوگوں نے اس پر ہر طرح کے
ظلم ڈھائے اور اس پر جو روحنا کیا اور انہوں نے اسے
پہاڑوں کی طرح گھیر لیا تب اس کے پاس اللہ کی
طرف سے فتح مبین آئی اور اونچوں کو نیچا کر دیا اور
جو تیر انہوں نے چلائے تھے انہیں نہیں پر لٹا دیا
گیا۔ پس وہ ان کی کھوپڑی اور گدی پر لگے اور اللہ
نے اپنی مدد کامل طور پر دکھائی۔ اور کمینے لوگ خوب
تیاری کے ساتھ اس کے دشمنوں کی مدد کے لئے
آئے۔ پس اللہ کے حکم سے انہیں ہزیمت اٹھانا
پڑی اور اللہ کا بول بالا رہا۔ اور جن پر ان کا تکیہ
تھا وہ سب اکارت گئے۔ اور اس نے (یعنی اللہ
نے) اپنے بندہ کی ہر معاملہ میں اور ہر جہت سے
اور ہر حالت میں کامیابی اور نصرت فرمائی اور فتح عطا
کی۔ اور اسے اس کے رب فعال کی طرف سے
شوکت و ہیبت عطا کی گئی۔ اگر تو مبایعین کی ان
فوجوں کو دیکھتا جو تمام روئے زمین پر پھیل گئی ہیں

وما جمع اللہ لعبده من أفواج
یریدون مرضاة اللہ، وما یأتیه من
التحائف والأموال من دیار قریبة
وبعیدة، لقلت ما هذا إلا فضل
من اللہ وتأيید ونصرة وإکرام
وإجلال.

ثم کفر به الناس مع رؤية هذه
التأييدات والآیات، ومکروا کُلَّ
مکرٍ لیصیبه بعض المکر وهات،
فتلقاه اللہ بسلام وعصمة من
کَلَّ شریر دجالٍ، ومن کَلَّ مَنْ بَارَزَ
للحرب والنضال. کَلَّمَا أَرَادُوا
تکثُرَ عیشِه بَدَل اللّهُ هُمومَه
بالمسرات، وطابت حیاته أزیَدَ من
الأوّل بحکم اللّهُ واهب العطیات.
وَأَرَادُوا أَنْ یُنشَر معایبه فَأُنشِيَ علیه
بالمحاسن والحسنات، وأَرَادُوا
له معیشة ضنْکًا فَأَتَاه من کَلَّ
طرف هدايا وتحائف والأموال
التي تساقط علیه کالثمرات.

اور ان افواج کو بھی دیکھتا جو اللہ نے اپنے بندہ کے
لئے جمع کی ہیں۔ جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں
اور ان تحائف اور اموال کو دیکھتا جو دور و نزدیک
کے ممالک سے اس کے پاس آتے ہیں۔ تو تو
ضرور یہ پکارا ٹھٹھا کہ یہ سب کچھ محض اللہ کا فضل اور
اس کی تائید و نصرت اور اس کی طرف سے عزت
افزائی اور اس کی بڑائی کے اظہار کے طور پر ہے۔

پھر ان تائیدات اور نشانات کو دیکھنے کے باوجود
لوگوں نے اس کا انکار کیا اور ہر طرح کی تدبیریں
کیں تاکہ اسے گزند پہنچے لیکن اللہ نے ہر شریر دجال
اور ہر اس شخص سے جو جنگ و جدال میں اس کے
مقابلہ میں آنے والا تھا، عصمت اور سلامتی دیتے
ہوئے اس کی پذیرائی کی۔ جب بھی انہوں نے اس
کی زندگی کو مکدر کرنا چاہا تو اللہ نے اس کے غموں کو
مسرتوں میں بدل دیا اور نعمتیں عطا کرنے والے اللہ
کے حکم سے اس کی زندگی پہلے سے کہیں زیادہ
خوشگوار ہو گئی اور انہوں نے چاہا کہ اس کے عیوب
نشر ہوں تو محاسن اور خوبیوں کے ساتھ اس کی
ستائش کی گئی۔ اور انہوں نے اس کے لئے تنگی
معیشت چاہی تو پھلوں کے گرنے کی طرح ہر طرف
سے اس کے پاس تحفے تحائف اور اموال آئے۔

وَتَمَنُّوا أَنْ يَرَوْا ذَلَّتَهُ وَخَزِيهٗ،
فَأَكْرَمَهُ اللَّهُ إِكْرَامًا عَجَبًا، وَزَادَ
الدرجات. والعجب كلُّ العجب
أَنَّهُمْ يَسْبُونَ وَيَشْتُمُونَ، وَهَمَّ مِنْ
الحقيقة غافلون. وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ
آمَنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ
كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ، أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ
السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ. لَا
يَفْكُرُونَ فِي فِعْلِ اللَّهِ وَفِي مَا عَامَلَ
بَعْدَهُ. أَهَذَا جِزَاءُ الَّذِينَ هُمُ
يَفْتَرُونَ؟ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ
لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَهُمْ لَا
يُنصَرُونَ. مَا لَهُمْ حِطٌّ مِنَ الدُّنْيَا
إِلَّا قَلِيلٌ، ثُمَّ يَمُوتُونَ بِرِجْزٍ مِنَ
اللَّهِ تَأْخِذُهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمَنْ
تَحْتَ أَرْجُلِهِمْ، وَمَنْ يَمِينُهُمْ
وَيْسَارُهُمْ، وَيُوقَى لَهُمْ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ. وَمَا أُرْسِلَ نَبِيٌّ صَادِقٌ
إِلَّا أَحْزَى بِهِ اللَّهُ قَوْمًا لَا يُؤْمِنُونَ.
يَتَرَبَّصُونَ بِهِ الْمُنُونَ، وَلَا يَهْلِكُ
إِلَّا الْهَالِكُونَ.

اور انہوں نے تمنا کی کہ وہ اس کی ذلت و رسوائی
دیکھیں لیکن اللہ نے اس کا غیر معمولی اکرام فرمایا اور
درجات بڑھائے۔ تعجب کی انتہا یہ ہے کہ وہ گالیاں
دیتے اور برا بھلا کہتے ہیں حالانکہ وہ حقیقت سے
غافل ہیں۔ اور جب انہیں کہا جائے کہ اسی طرح
ایمان لاؤ جس طرح دوسرے لوگ ایمان لائے ہیں
تو کہتے ہیں کہ کیا ہم اس طرح ایمان لائیں جس
طرح بے وقوف (لوگ) ایمان لائے ہیں۔ یاد رکھو
وہ خود ہی بے وقوف ہیں مگر وہ اس بات کا شعور نہیں
رکھتے۔ وہ اللہ کے فعل اور اس کے اپنے بندہ سے
سلوک پر غور نہیں کرتے۔ کیا افتراء کرنے والوں کی
یہی جزا ہوا کرتی ہے؟ یقیناً جو لوگ افتراء کرتے ہیں
دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کی گئی ہے اور ان کی مدد
نہیں کی جاتی۔ ان کے لئے دنیا میں سے کوئی حصہ
نہیں مگر معمولی، پھر وہ اللہ کے عذاب سے مر جاتے
ہیں جو انہیں اوپر سے اور ان کے قدموں کے نیچے سے
اور دائیں بائیں سے آلیتا ہے۔ اور جو اعمال وہ بجا
لاتے تھے انہیں ان کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور
کوئی سچا نبی مبعوث نہیں ہوگا مگر اللہ نے اس کی وجہ سے
ایمان نہ لانے والی قوم کو رسوا کیا۔ وہ اس کی موت کا
انتظار کرتے ہیں حالانکہ ہلاک ہونے والے ہی
ہلاک کئے جاتے ہیں۔

أيهلك الله بحيلهم
 ودعواتهم رجلاً يعلم أنه صادق؟
 بل هم قوم عمون. فما تقولون في
 هذا العبد وفي أعدائه أيها
 المنصفون؟ أرايتم مفترياً على
 الله إذا باهل مؤمناً نصره الله
 على المؤمن، ومزق من خالفه
 وباهله؟ بينوا توجروا أيها
 العاقلون. أرايتم عبداً افتري على
 الله، ثم كان الله له، وكلما أعد
 له بلاء فرج الله عنه، وكلما
 نسج له كيد مزق الله ذلك
 الكيد وفتح عليه أبواب الفضل
 وأبواب الرحمة وأبواب الرزق،
 وأنعم عليه كما ينعم المرسلون؟
 وفتح عليه أبواب كل خير
 وبركة، وحفظ عزته ونفسه
 من الأعداء، وبرأه بآياته
 وشهاداته مما يقولون. وحفظ
 من العدا، وسطا بكل من سطا،

کیا اللہ ان کے منصوبوں اور ان کی دعاؤں سے
 اس شخص کو ہلاک کریگا جسے وہ سچا جانتا ہے۔ اصل
 بات یہ ہے کہ وہ اندھی قوم ہیں۔ اے منصفو! تم اس
 بندہ اور اس کے دشمنوں کے بارہ میں کیا کہتے ہو؟ کیا
 تم نے اللہ پر کسی ایسے افتراء کرنے والے کو دیکھا ہے
 کہ جب اس نے کسی مومن سے مباہلہ کیا تو اللہ نے
 مومن کے مقابلے پر اس کی مدد فرمائی ہو؟ اور جس
 نے اس کی مخالفت کی اور اس سے مباہلہ کیا اسے
 ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہو؟ اے عقلمندو! صاف صاف
 بتاؤ تم اجردے جاؤ گے۔ کیا تم نے کسی ایسے بندے کو
 دیکھا ہے جس نے اللہ پر افتراء کیا پھر اللہ اس کا
 ہو گیا۔ اور جب بھی اس کے لئے کوئی مصیبت کھڑی
 کی گئی تو اللہ نے اُس کو اُس سے دور کر دیا۔ اور جب
 کبھی بھی اس کے لئے سازش تیار کی گئی تو اللہ نے
 اس کے لئے فضل، رحمت اور رزق کے دروازے
 کھول دیئے اور اس پر اس طرح سے انعام کئے
 جیسے رسولوں پر کئے جاتے ہیں۔ اور اس پر ہر خیر و
 برکت کے دروازے کھول دیئے۔ اور دشمنوں سے اس
 کی عزت اور جان کی حفاظت کی۔ اور اس نے اپنے
 نشانات اور فعلی شہادت سے اسے ان کے الزامات سے
 پاک ٹھہرایا۔ اور اس نے اسے دشمن (کے شر) سے
 محفوظ رکھا اور ہر حملہ کرنے والے پر اس نے حملہ کیا۔

ومن عاداه نزل لحربه ونصر
عبدہ کما ینصر المخلصون؟
أيها الفتیان.. أفتونی فی هذا
وأرونی مفترباً أنعم الله علیه
کمثل هذا العبد وتفضل علیه
کمثلہ، واتقوا الله الذی إلیه
ترجعون.

﴿۱۶﴾

ثم أستفتی منکم أيها العلماء
والفضلاء، فلا تقولوا إلا حقاً، واتقوا
الله الذی بیدہ الجزاء. وتعلمون
أن الصالحین لا یکذبون، ولا یکون
من عادتهم الإخفاء، ولا یخفی حقاً
إلا الذی حُتم علیه الشقاء.

أيها الفتیان وفقهاء الزمان
وعلماء الدهر وفضلاء
البلدان! أفتونی فی رجل قال إنه
من الله، وظهرت له حماية الله
کشمس الضحی، وتجلت أنوار
صدقه کبدر الدجی، وأرى
الله له آیات باهرات، وقام
لنصرته فی کل أمر قضی،

اور جس نے اس سے دشمنی کی اللہ اس سے جنگ کرنے
کے لئے میدان میں اتر آیا۔ اور اس نے اپنے بندے
کی ایسے مدد کی جیسے مخلصوں کی مدد کی جاتی ہے۔ اے
عزیزو! اس کے بارہ میں مجھے فتویٰ دو اور مجھے کوئی ایسا
مفتری دکھاؤ جس پر اللہ نے اس بندہ کی طرح انعام کیا
ہو۔ اور جس پر اس بندہ کی مانند احسان کیا ہو۔ اور اللہ کا
تقویٰ اختیار کرو جس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

پھر اے عالمو! اور فاضلو! میں تم سے پھر فتویٰ
طلب کرتا ہوں۔ پس تم سچ ہی کہو اور اللہ سے ڈرو
کہ جس کے ہاتھ میں جزا سزا ہے۔ اور تم جانتے ہو
نیک لوگ جھوٹ نہیں بولا کرتے اور حق پوشی
ان کی عادت نہیں ہوتی۔ حق بات کو وہی شخص
چھپاتا ہے جس کے لئے بد بختی مقدر ہو چکی ہو۔

اے عزیزو! اے زمانے کے فقیہو! اور اے علماء
وقت! اور اے دیار و امصار کے فضلاء! مجھے فتویٰ دو
ایسے شخص کے متعلق جس نے اللہ کی طرف سے آنے
کا دعویٰ کیا اور اس کے لئے اللہ کی حمایت دو پہر کے
سورج کی طرح ظاہر ہوئی۔ اور اس کی سچائی کے
انوار تاریکی کے چودھویں کے چاند کی طرح جلوہ گر
ہوئے ہیں۔ اور اللہ نے اس کی خاطر روشن نشان
دکھائے اور ہر اس معاملہ میں جس کا اس بندہ نے
فیصلہ کیا وہ (اللہ) اس کی نصرت کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

اور اللہ نے دوستوں اور دشمنوں کے بارہ میں اس کی دعائیں قبول فرمائیں۔ اور یہ بندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کے سوا کچھ نہیں کہتا۔ اور ہدایت کے راستے سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالتا اور وہ کہتا ہے کہ اللہ نے اپنی وحی میں میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی طرح اس سے پہلے ہمارے رسول (محمد) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان (مبارک) سے مجھے یہ نام عطا کیا گیا۔☆

واستجاب دعواتہ فی الأحاب
وفی العدا. ولا يقول هذا العبد
إلا ما قال النبي صلي الله عليه
وسلم، ولا يُخرج قدمًا من
الهُدى. ويقول إن الله سماني نبيًا
بوحيه، وكذلك سُميتُ من قبل
على لسان رسولنا المصطفى.☆

☆ اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ اس امت میں سے کوئی نبی کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اللہ نے نبوت پر مہر لگا دی ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ اللہ عز وجل نے اس شخص کا نام نبی صرف اور صرف اس لئے رکھا تاکہ وہ ہمارے سید و مولیٰ خیر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے کمال کو ثابت کرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کمال امت کے کمال کے ثبوت کے بغیر متحقق نہیں ہوتا۔ اس کے بغیر یہ محض دعویٰ ہے جس پر اہل عقل کے نزدیک کوئی دلیل نہیں۔ کسی فرد پر نبوت کے ختم ہونے کے اس کے سوا کوئی معنی نہیں کہ اس فرد پر نبوت کے کمالات اپنی انتہا کو پہنچیں اور نبی کا فیض رسائی کا کمال نبوت کے عظیم کمالات میں سے ہے۔ اور یہ کمال امت میں موجود ہونے کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے بار بار ذکر کیا ہے کہ میری نبوت سے اللہ کی مراد صرف کثرت مکالمہ و مخاطبہ ہے (اس کے سوا کچھ نہیں) اور یہ اہل سنت کے اکابرین کے ہاں مسلم ہے۔ پس یہ نزاع محض لفظی نزاع ہے۔ لہذا اے اہل عقل و دانش! جلد بازی سے کام نہ لو۔ اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جو ذرہ بھر اس کے خلاف دعویٰ کرے اور اس کے ساتھ تمام لوگوں اور فرشتوں کی لعنت بھی ہو۔ منہ

☆ الحاشية. وإن قال قائل: كيف يكون نبى من هذه الأمة وقد ختم الله على النبوة؟ فالجواب. إنه عز وجل ما سمى هذا الرجل نبياً إلا لإثبات كمال نبوة سيدنا خير البرية، فإن ثبوت كمال النبى لا يتحقق إلا بثبوت كمال الأمة، ومن دون ذلك ادعاء محض لا دليل عليه عند أهل الفطنة. ولا معنى لختم النبوة على فرد من غير أن تُختم کمالات النبوة على ذلك الفرد، ومن کمالات العظمى كمال النبى فى الإفاضة، وهو لا يثبت من غير نموذج يوجد فى الأمة. ثم مع ذلك ذكرت غير مرة أن الله ما أراد من نبوتى إلا كثرة المكالمة والمخاطبة، وهو مُسَلَّم عند أكابر أهل السنة. فالنزاع ليس إلا نزاعاً لفظياً. فلا تستعجلوا يا أهل العقل والفطنة. ولعنة الله على من ادعى خلاف ذلك مثقال ذرة، ومعها لعنة الناس والملائكة. منه

ولیس مُرادہ من النبوة إِلَّا كثرة
مکالمۃ اللہ وکثرة انباءٍ من اللہ
وکثرة ما یوحی. ویقول ما نعنی
من النبوة ما یعنی فی الصحف
الأولی، بل هی درجة لا تُعطى إِلَّا
من اتباع نبینا خیر الوری. وکلّ
من حصلت له هذه الدرجة..
یکلم اللہ ذالک الرجل بکلام
أکثر وأجلی، والشريعة تبقى
بحالها.. لا ینقص منها حکم ولا
تزید هدی. ویقول إني أحد من
الأمة النبوية، ثم مع ذالک
سمّانی اللہ نبیاً تحت فیض
النبوة المحمّديّة، وأوحى إلیّ
ما أوحى. فلیست نبوتی إِلَّا
نبوته، ولس فی جُبتی إِلَّا أنواره
وأشعته، ولولاه لما كنت شیئاً
یذکر أو یسمی. وإنّ النبیّ
یُعرف بإفاضته، فكیف نبینا الذی
هو أفضل الأنبياء وأزیدهم فی
الفیض، وأرفعهم فی الدرجة وأعلیّ؟

﴿۱۷﴾

اور نبوت سے اس کی مراد محض اللہ کا کثرت سے
کلام کرنا اور کثرت سے غیب کی خبریں دینا اور
کثرت سے وحی کرنا ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ نبوت
سے ہماری مراد وہ نہیں جو پہلے صحیفوں میں لی گئی
ہے۔ بلکہ یہ وہ مرتبہ ہے جو ہمارے نبی خیر الوری
ﷺ کی اتباع کے بغیر نہیں دیا جاتا اور ہر وہ شخص
جسے یہ مرتبہ حاصل ہو جائے تو اللہ اس شخص سے
بکثرت اور نہایت صفائی سے کلام کرتا ہے۔ اور
شریعت اپنی حالت پر برقرار رہتی ہے۔ نہ اس
میں سے کوئی حکم کم ہوتا ہے اور نہ کسی ہدایت کا
اضافہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ میں ملت نبوی
ﷺ کا ایک فرد ہوں اور اس کے باوجود اللہ نے
نبوت محمدیہ کے فیض کے تحت میرا نام نبی رکھا
ہے۔ اور اللہ نے میری طرف وحی کیا جو بھی
وحی کیا۔ پس میری نبوت اسی کی نبوت ہے۔ اور
میرے جبہ میں صرف آپ ﷺ کے ہی انوار اور
شعاعیں ہیں اور اگر آپ نہ ہوتے تو میں کوئی ایسی
چیز نہ تھا جس کا ذکر کیا جاتا یا جس کا نام لیا جاتا۔ اور
ہر نبی اپنی فیض رسانی سے پہچانا جاتا ہے۔ تو کیا
شان ہوگی ہمارے نبی کی جو تمام انبیاء سے افضل اور
فیض رسانی میں ان سب (انبیاء) سے بڑھے ہوئے
ہیں۔ اور مرتبہ میں ان سب سے ارفع و اعلیٰ ہیں۔

وَأَيُّ شَيْءٍ دِينٌ لَا يَضِيءُ قَلْبًا
نورُهُ، وَلَا يُسْكِنُ الْعَلِيلَ وَجُورُهُ،
وَلَا يَتَغَلَّغُ فِي الصُّدُورِ صَدُورُهُ،
وَلَا يُثْنِي عَلَيْهِ بِوَصْفٍ يُتَمِّمُ
الْحِجَّةَ ظَهْرُهُ؟ وَأَيُّ شَيْءٍ
دِينٌ لَا يَمَيِّزُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الَّذِي
كَفَرَ وَأَبَى، وَمَنْ دَخَلَهُ يَكُونُ
كَمَثَلِ مَنْ خَرَجَ مِنْهُ، وَالْفَرْقُ
بَيْنَهُمَا لَا يُرَى؟ وَأَيُّ شَيْءٍ دِينٌ لَا
يَمِيَّتُ حَيًّا مِنْهُ، وَلَا يُحْيِي
بِحَيَاةٍ أُخْرَى؟ وَمَنْ كَانَ لِلَّهِ كَانِ
اللَّهُ لَهُ.. كَذَلِكَ خَلَتْ سُنَّتُهُ فِي
أُسْمِ أَوْلِيٍّ. وَالنَّبِيُّ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ
صِفَةُ الْإِفَاضَةِ.. لَا يَقُومُ دَلِيلٌ عَلَى
صَدَقِهِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنْ أَتَى، وَلَيْسَ
مِثْلَهُ إِلَّا كَمَثَلِ رَاعٍ لَا يَهْتَشُّ عَلَى
غَنَمِهِ وَلَا يَسْقِي وَيَبْعَدُهَا عَنِ
الْمَاءِ وَالْمَرْعَى.

وَتَعْلَمُونَ أَنَّ دِينَنَا دِينٌ حَيٌّ،
وَنَبِينَا يُحْيِي الْمَوْتَى، وَأَنَّهُ جَاءَ
كَصَيْبٍ مِنَ السَّمَاءِ بِبَرَكَاتٍ عَظِيمَى،

اور وہ دین کیا دین ہے جس کا نور کسی دل کو منور نہیں کرتا
اور جس کا پینا پیاس کو تسکین نہیں دیتا۔ اور اس کا سینہ
میں داخل ہونا کوئی تاثر پیدا نہیں کرتا اور اس کی کسی
ایسے وصف سے تعریف نہیں کی جاتی جس کا ظہور اتمام
حجت کرے۔ اور وہ دین ہی کیا ہے جو مومن اور
ایسے شخص کے درمیان تمیز نہ کرے جس نے کفر اور
نافرمانی کو اختیار کیا اور اس میں داخل ہونے والا اس
دین سے نکلنے والے جیسا ہو، اور ان کے درمیان کوئی
فرق نظر نہ آئے۔ اور وہ دین کس کام کا ہے جو کسی زندہ
شخص کو اس کی خواہشات کے لحاظ سے نہ مارے اور نہ
اسے دوسری زندگی عطا کرے۔ اور جو کوئی اللہ کا
ہو جاتا ہے تو اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔ یہی دستور اس کا
پہلی امتوں میں جاری رہا ہے۔ اور وہ نبی جس میں
افاضہ کی صفت نہ ہو اس کی سچائی پر کوئی دلیل قائم نہیں
ہو سکتی اور نہ ہی اس کے پاس آنے والا اس کو شناخت
کر سکتا ہے۔ اور اس کی مثال ایسے چرواہے کی طرح ہے
جو اپنی بھیڑ بکریوں پر پتے نہیں جھاڑتا اور نہ انہیں پانی
پلاتا ہے اور انہیں پانی اور چراگاہ سے دور رکھتا ہے۔

اور تم جانتے ہو کہ ہمارا دین ایک زندہ دین
ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مردے زندہ
کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے
برسنے والی بارش کی طرح عظیم برکات لے کر آئے۔

ولیس لدینٍ أن ینافس معہ بہذہ
الصفات العُلویا. ولا یحطّ عن
إنسان ثقل حجابہ، ولا یوصل
إلی قَصْرِ اللّٰہِ وبابہ إِلَّا ہذا الدّین
الأجلی، ومن شکّ فی ہذہ
فلیس ہو إِلَّا أعمی. وقد اخترط
الناس سیوفہم علی ہذا العبد من
غَمْدٍ واحدٍ، فَتَجَالَدَہم ربُّ
الوری. فقطّ بعضہم، وأخزى
بعضہم، ومہل بعضہم تحت
وعیدہ إلی یومٍ قدّر وقضى.
وإنہم آلو أن لا یعاملوا بہ إِلَّا
ظلمًا وزُورا، وتحامتْ زمُرہم
عن طرق التقوی، وبعّدوا عن
منہج الحقّ کأنّ أسدا یفترس فیہ
أو یلدغ ثعبان أو تعنُّ آفةٌ أخری.
وودّوا أن یقتل ہذا العبد أو
یسجن أو ینفی من الأرض، لیقولوا
بعده إنه کان کاذبا فأهلکہ
اللّٰہ وأردى أو أهان وأخزى؛

اور کسی دین کی مجال نہیں کہ وہ ان صفات عالیہ میں
اس کے ساتھ مقابلہ کر سکے اور اس روشن ترین دین
کے علاوہ کوئی دین نہیں جو انسان سے اس کے
پردوں کا بوجھ اتار دے اور اسے اللہ کے محل اور اس
کے دروازہ تک پہنچائے۔ اور جو اسلام کی ان خوبیوں
میں شک کرے وہ نابینا محض ہے۔ اور لوگوں نے
اس بندہ پر ایک ہی نیام سے اپنی تلواریں سونت
لیں لیکن (پھریوں ہوا کہ) مخلوق کے رب نے بھی
ان کا مقابلہ کیا۔ پس بعض کا اس نے سر قلم کیا۔
بعض کو رسوا کیا اور بعض کو اپنی وعید کے مطابق اُس
دن تک جو ان کے لئے مقدر کیا گیا تھا مہلت دی۔
اور انہوں نے قسم کھا رکھی تھی کہ وہ اس سے ظلم اور
جھوٹ کے سوا کوئی سلوک روا نہ رکھیں گے۔ ان
(مخالفوں) کے گروہ تقویٰ کی راہوں سے ہٹ گئے۔
اور سچائی کے راستے سے دور جا پڑے گویا اس میں
کوئی شیر ہے جو چیر پھاڑ کر رہا ہے۔ یا سانپ ہے جو
ڈس رہا ہے۔ یا کوئی دوسری آفت درپیش ہے۔
اور انہوں نے چاہا کہ اس بندے کو قتل کر دیا جائے، یا
قید کر دیا جائے یا ملک بدر کر دیا جائے تاکہ وہ بعد میں یہ
کہہ سکیں کہ یہ شخص جھوٹا تھا، اس لئے اللہ نے اسے ہلاک
اور نیست و نابود کر دیا یا اس نے اسے ذلیل و رسوا کر دیا

فَنَصْرَهُ اللَّهُ نَصْرًا بَعْدَ نَصْرٍ مِنَ
 الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى،
 وَاسْتَفْتَحَ فَخَابَ كُلٌّ مِّنَ اسْتَعْلَى.
 وَرَزَقَهُ اللَّهُ الْإِبْتِهَالَ وَالْإِقْبَالَ عَلَيْهِ
 عِنْدَ كُلِّ مَصِيبَةٍ، فَاسْتَجَابَ إِذَا
 دَعَا، وَجَعَلَ أَثْرًا فِي دَعْوَتِهِ، وَمِنَ
 دَعَا عَلَيْهِ فَقَدْ هَوَى. فَطُعِنَ كَثِيرٌ
 مِّنَ النَّاسِ بِدَعْوَتِهِ، فَذَاقُوا مَوْتًا
 أَدْهَى، وَقَدْ كَانُوا يَتَمَنَّوْنَ يَوْمَ
 مَنِيَّتِهِ وَيَقُولُونَ أَخْبَرَنَا اللَّهُ بِمَوْتِهِ
 وَأَوْحَى. إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً
 لِأُولَى النَّهْيِ. وَجَعَلَ اللَّهُ دَارَهُ
 حَرَمًا آمِنًا مِّنْ دَخْلِهَا حُفْظَ مَنِ
 الطَّاعُونَ وَمَا مَسَّهُ شَيْءٌ مِّنَ
 الْأَذَى، وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِّنْ
 حَوْلِهَا. إِنَّ فِي ذَلِكَ لَيَرَى يَدَ
 الْقُدْرَةِ مَنْ كَانَ لَهُ عَيْنٌ تَرَى.
 وَأَعْطَاهُ أَعْمَالَ صَالِحَاتٍ مَعَ
 ثَمَرَاتِهَا لِنَفْعِ الْأَبْرَارِ، كَأَنَّهَا
 جَنَّاتٌ تَجْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ.

لیکن اللہ نے اس کی زمین سے اور بلند آسمانوں
 سے مدد پہ مدد فرمائی اور جب اس نے اللہ سے
 فتح مانگی تو ہر متکبر ناکام ہو گیا۔ اور اللہ نے اس کو
 ہر مصیبت کے وقت اپنے حضور گڑگڑانے اور توجہ
 کرنے کی توفیق بخشی۔ چنانچہ جب اس نے دعا مانگی
 تو اس نے اسے قبولیت بخشی اور اس کی دعا میں اثر
 رکھ دیا۔ اور جس نے بھی اس کے خلاف دعا کی وہ نابود
 ہو گیا۔ پس اس کی دعا سے بہت سے لوگ طاعون
 کا نشانہ بنے اور انہوں نے ہولناک موت کا مزہ
 چکھا جبکہ وہ اس بندہ کی موت کے دن کی تمنا رکھتے
 تھے اور کہتے تھے کہ اللہ نے ہمیں وحی کے ذریعہ
 اس کی موت کی خبر دی ہے۔ یقیناً اس میں عقلمندوں
 کے لئے عظیم الشان نشان ہے۔ اور اللہ نے اس
 کے گھر کو امن والا حرم بنا دیا جو اس میں داخل ہوا
 وہ طاعون سے محفوظ ہو گیا اور اسے ذرہ سی بھی
 تکلیف نہ پہنچی جبکہ اس کے گرد و پیش کے لوگ
 اچک لئے جاتے ہیں۔ یقیناً اس میں ہر وہ شخص جس
 کے پاس دیکھنے والی آنکھ ہے قدرت کا ہاتھ دیکھتا
 ہے۔ اور اس نے اسے ابرار کے فائدہ کے لئے
 اعمال صالحہ مع ان کے ثمرات کے عطا کئے گویا وہ ایسے
 باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہ رہی ہیں۔

ووضع له قبولاً في الأرض،
 فيسعى إليه الخلق في الليل
 والنهار. وجذب الله إليه كثيراً
 من أولى الأبصار، الذين
 لهم نفوس مطهرة وطباع
 سعيدة، وقلوب صافية، وصدور
 منسرحة كالبحار، وجعل
 بينهم مودة ورحمة، وأخرج من
 صدورهم كل رعونة واستكبار.
 وأنبأه به في وقت لم يكن فيه هذا
 العبد شيئاً مذكوراً، وكانت هذه
 النصرة سراً مستورا. وأعطاه
 عصا صدقٍ يخزي بها العدا،
 فتلقفت ما صنعوا من حيواتٍ
 كيدٍ نحتوه بالنجوى. ووعد أنه
 يهين من أراد إهانته، فأدرک
 الهوان من أهان واستعلى. إنهم
 كانوا يكذبون من غير علم،
 وقلوبهم في غمرة من أهواء
 الدنيا، وكانوا ينظرون إلى
 سلسلة الله مغاضباً، ويؤذون
 عباد الله بحديث يفتري،

اور اس (اللہ) نے اس کے لئے زمین میں قبولیت
 رکھ دی چنانچہ مخلوق شب و روز اس کی طرف دوڑی
 چلی آرہی ہے اور اللہ بکثرت ایسے اہل بصیرت
 کو اس کی طرف کھینچ کر لے آیا جو پاک نفس،
 سعید فطرت، صاف دل اور سمندر کی طرح کھلے
 سینوں والے تھے۔ اور اللہ نے ان کے اندر
 باہمی محبت و رحمت پیدا کر دی اور ان کے سینوں سے
 ہر طرح کی رعونت اور تکبر نکال دیا اور اس نے
 اسے ان امور کی ایسے وقت میں اطلاع دی جس
 وقت یہ بندہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ اور یہ نصرت
 ایک سر نہاں تھی اور اس نے اسے سچائی کا عصا عطا
 کیا جس سے وہ دشمنوں کو رسوا کرتا ہے پس اس
 (عصا) نے باہمی خفیہ مشورہ سے تیار کردہ منصوبے
 کے تراشیدہ سانپوں کو نگل لیا اور اس (خدا) نے
 وعدہ فرمایا کہ وہ ہر اس شخص کو جو اس (مدعی) کی
 رسوائی کا ارادہ کرے گا رسوا کرے گا۔ سو جس نے
 اہانت کی اور تکبر کیا اسے رسوائی نے اپنی گرفت
 میں لے لیا۔ وہ بغیر کسی علم کے جھٹلاتے رہے
 جبکہ ان کے دل دنیا کی خواہشات کی وجہ سے
 غفلت کے عالم میں تھے۔ اور وہ الہی سلسلہ
 کو غصہ سے دیکھتے تھے اور بندگان خدا کو اپنی
 مفتر یا نہ باتوں سے اذیت پہنچاتے تھے۔

ولا يدخلون دار الحق بل
 يمنعون من يريد أن يدخلها ولا
 يأبى. فغضب الله عليهم، وقطع
 لهم ثياباً من النار، وسعر عليهم
 سعير الحسرات، فلم يملكوا
 صبراً، ولم يدفعوا عنهم أوار
 الاضطرار. وما كان لهم ملجأً
 من سخط الله، ولا من ينجي من
 البوار ولو نظروا ذات اليمين
 وذات اليسار. فكان ما لهم
 الخسران والخسار، والدُّلَّ
 والصَّغار. وطاشت سهامهم التي
 رموا إلى هذا العبد، وحفظه الله
 من شرهم، وأدخله في جمى
 الأمن ودار القرار. وقد نفضوا
 الكنائس ليردوا القدر الكائن،
 وأرادوا أن يُطفئوا بأفواههم ما
 نزل من الأنوار، وسقطوا
 كصخرة عليه، وودوا لو تُسوى
 به الأرض أو تخرّ عليه الجبال،
 لئلا يبقى من الآثار. فنصره
 الله نصراً عزيزاً من عنده،

وہ خود حق کے گھر میں داخل نہیں ہوتے بلکہ اسے
 بھی روکتے ہیں جو اس میں داخل ہونے کا
 خواہاں ہو اور انکاری نہ ہو۔ پس اللہ ان پر
 غضبناک ہوا اور اس نے ان کے لئے آگ کا
 لباس تیار کیا اور ان پر حسرت کی آگ بھڑکائی تو
 نہ تو انہیں اسے برداشت کرنے کا یارا رہا اور نہ
 ہی وہ بے چینی اور بیقراری کی تپش اپنے آپ
 سے دور کر سکے خواہ وہ اپنے دائیں بائیں نظر
 ڈالیں انہیں کوئی شخص ایسا نہ مل سکا جو انہیں اللہ کی
 ناراضگی اور ہلاکت سے نجات بخشنے۔ پس ان کا
 انجام گھاٹا ہی گھاٹا اور ذلت و پستی ہے۔ اور
 انہوں نے جو تیر اس بندہ پر چلائے وہ خطا گئے
 اور اللہ نے اسے ان کے شر سے محفوظ رکھا اور
 اسے امن کی پناہ گاہ میں اور سکینت کے گھر میں
 داخل کیا۔ انہوں نے اس غرض سے اپنے ترکش
 خالی کر دیئے کہ وہ ہو کر رہنے والی تقدیر کو ٹال
 دیں اور چاہا کہ وہ نازل ہونے والے انوار کو
 اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھائیں اور وہ ایک
 چٹان کی طرح اس پر گرے اور اسے پیوند زمین
 کرنے کی خواہش کی یا یہ چاہا کہ اس پر پہاڑ ٹوٹیں
 تاکہ اس کا نام و نشان تک باقی نہ رہے لیکن اللہ
 نے اپنی جناب سے اس کی غلبہ والی نصرت فرمائی

ليجعل الله ذالك حسرةً
عليهم، وإن الله لا يجعل على
المؤمنين سبيلاً للكُفَّار. وما
ادرؤوا عن أنفسهم ما أنبأ الله
فيهم من سوء الأقدار. وبشّر الله
هذا العبد المأمور بأنه يكون في
أمانه وحرزه، ولا يضره من عاداه
من الأشرار، ويعيش تحت فضل
الله الغفار. فكذلك عصمه
الله تحت حمايته، ورحب به في
حضرته، وصار على عداه
كالسيف البتار. وأعانه في كل
موطنٍ كالرفيق، ونقله إلى السعة
من الضيق، وجعل له الأرض
كوادٍ خضرٍ أو روضٍ مملوءةٍ من
الثمار. ووضع البركة في
أنفاسه، وطهره من أدناسه،
وأوصل إلى الأقطار ضوء
نبراسه. فرجع إليه كثير من
الأبرار، وهجروا أو طانهم
في الله تعالى، وأوطنوا قريته
طمعاً في رحمة الله الغفار.

تا کہ اللہ سے ان کے لئے حسرت کا موجب بنائے۔
اور یقیناً اللہ کافروں کو مومنوں پر غلبہ نہیں دیتا۔
اور اللہ نے ان کے بارے میں اسے جو تقدیر بشر
کی خبر دی تھی وہ (اسے) اپنے آپ سے دور نہ کر
سکے اور اللہ نے اپنے اس مامور بندہ کو بشارت دی
کہ وہ (ہمیشہ) اس کی حفظ و امان میں ہوگا۔ اور
شریر لوگوں میں سے جو اس کے ساتھ دشمنی کرے گا
وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور وہ غفار خدا
کے فضل کے زیر سایہ زندگی گزارے گا۔ سو اسی
طرح اللہ نے اسے بچائے رکھا اور اپنی بارگاہ میں
اس کی پذیرائی فرمائی اور وہ اس کے دشمنوں کے
مقابل ایک شمشیر قاطع کی طرح ہو گیا اور ہر میدان
میں دوست کی طرح اس کی مدد کی اور اسے تنگی سے
فراخی کی طرف منتقل کیا اور اس کے لئے زمین کو
ایک سرسبز وادی کی طرح یا پھلوں سے خوب لدے
ہوئے ایک باغ کی طرح بنا دیا اور اس کے انفاس میں
برکت رکھ دی اور اسے اس کی میل سے پاک صاف
کیا اور اس کے چراغ کی روشنی زمین کے کناروں
تک پہنچائی۔ جس کے نتیجے میں بہت سے نیک
لوگوں نے اس کی طرف رجوع کیا اور انہوں نے
اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے وطن چھوڑ دیئے اور غفار خدا
کی رحمت کی امید میں اس کی بستی کو اپنا وطن بنا لیا۔

فاشتعل العدا حسداً من عند
أنفسهم، ومكروا كل مكر، فما
كان مكرهم إلا كالغبار.
وأخرجوا من كل كنانة سهمًا،
فما كان سهمهم من الله إلا
التبار. وأجمعوا له ورموا من
قوسٍ واحدٍ، فانقلب بفضل
الله، وزادت عزته في الديار.
وكذلك نصر الله عبده، وصدق
وعده، وهياً له من لدنه كثيراً من
الأنصار. وبشّره بأنه يعصمه من
أيدي العدا، ويسطو بكل من
سطا، وكذلك أنجز وعده
وحفظه من كل نوع الضرار.

وجعله مصطفى مبرئاً من كل
دنسٍ وزنحى، وقربه نجياً وأوحى
إليه ما أوحى، وعلمه من لدنه
طريق الرشد والهدى. وجمع له
كل آية من الأرض والسموات
العلى، وكف عنه شر أعدائه،
وأسس كل أمره على التقوى،
وأصلح شؤونه بعد تشتت شملها،

اس پر دشمن اپنے اندرونی حسد کے باعث مشتعل
ہو گئے اور ہر طرح کی تدبیریں کیں لیکن ان کی ہر
تدبیر غبار کی طرح اڑ گئی۔ انہوں نے ہر ترکش سے
تیر نکالا لیکن ان کا حصہ اللہ کی طرف سے تباہی کے
سوا کچھ نہ نکلا۔ اور وہ اس کے خلاف متحد ہو گئے اور
ایک ہی کمان سے اس پر تیر برسائے مگر وہ اللہ کا
فضل لے کر لوٹا اور تمام دنیا میں اس کی عزت بڑھ
گئی۔ اس طرح اللہ نے اپنے بندہ کی نصرت فرمائی
اور اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور خود اپنی جناب سے اس
کے لئے بہت سے مددگار مہیا فرمادیئے اور اسے
بشارت دی کہ وہ اسے دشمنوں کے ہاتھوں سے
محفوظ رکھے گا اور جو اس پر حملہ کرے گا وہ اس پر
حملہ آور ہوگا۔ اور یوں اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور
اسے ہر طرح کے ضرر سے محفوظ رکھا۔

اور اللہ نے اسے میل سے پاک صاف کر کے برگزیدہ
کیا اور (اس کا) تزکیہ فرمایا۔ اور راز داں بنا کر اپنا
مقرب بنایا اور اس کی طرف وحی کی جو بھی وحی کی۔
اور اسے اپنی جناب سے رشد و ہدایت کا طریق سکھایا۔
اور اس کے لئے زمین سے اور بلند و بالا آسمانوں سے
ہر نشان جمع کیا۔ اور اس کے دشمنوں کا شر اس سے دور
کیا۔ اور اس کے ہر معاملہ کی بنیاد تقویٰ پر رکھی اور
پراگندہ حالی کے بعد اس کے تمام معاملات کو سلجھا دیا

اور اس کے چلائے ہوئے تیر کو ٹھیک اس کے نشانے تک پہنچایا اور اس نے دنیا کو اس کے لئے لوٹڈی کی طرح بنا دیا جبکہ کہ وہ اس کے پاس کسی حرص و لالچ کے بغیر آتی ہے۔ اور اس نے اس پر ہر نعمت کے دروازے کھول دیئے اور اسے ہر مصیبت سے پناہ دی اور پرورش فرمائی اور اپنی جناب سے اسے سکھایا اور معارف عالیہ سے اسے اطلاع بخشی اور وہ معین وقت پر تمہارے پاس آیا۔ پس تم اس شخص کے بارہ میں کیا کہتے ہو۔ کیا وہ سچا ہے یا جھوٹا؟ اور اس فضل کا سرچشمہ کہاں ہے؟ اللہ نے اسے دیا جو دیا۔ کیا شیطان ان عظیم باتوں پر قادر ہے؟ صاف صاف بیان کرو تم اجر دیئے جاؤ گے اور اس فیصلہ کے دن سے ڈرو جو ہر پوشیدہ بات کو ظاہر کر دے گا۔

دوسرا باب

سادات کرام! اللہ سعادت کی راہوں کی طرف تمہاری رہنمائی فرمائے۔ غور سے سنو کہ میں ہی فتویٰ طلب کرنے والا ہوں اور میں ہی مدعی ہوں۔ میں کسی حجاب سے بات نہیں کرتا بلکہ میں وہاب خدا کی طرف سے بصیرت پر قائم ہوں۔ اللہ نے مجھے اس صدی کے سر پر مبعوث فرمایا ہے تا میں دین کی تجدید کروں

وأوصل سَهْمَهُ إِلَى مَارْمَى.
وَجَعَلَ الدُّنْيَا كَأَمَّةٍ لَهُ تَأْتِيهِ مِنْ
غَيْرِ شُحٍّ وَهَوَى، وَفَتَحَ عَلَيْهِ
أَبْوَابَ كُلِّ نِعْمَةٍ وَأَوَىٰ وَرَبِّي.
وَعَلَّمَهُ مِنْ لَدُنْهِ وَأَعْتَرَهُ عَلَى
المَعَارِفِ العُلْيَا. وَقَدْ جَاءَ كَمْ
عَلَى وَقْتِ مُسْمَى. فَمَا تَقُولُونَ
فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ هَلْ هُوَ صَادِقٌ أَوْ
كَاذِبٌ، وَمِنْ أَيْنَ مَنبَتُ هَذَا
الْفَضْلِ؟ أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا أَعْطَى، أَمْ
الشَّيْطَانُ قَادِرٌ عَلَى هَذِهِ الْأُمُورِ
العَظْمَى؟ بَيْنُوا تَوَجُّرُوا.. وَاتَّقُوا
يَوْمَ الْفَصْلِ الذِّي يُظْهِرُ مَا يَخْفَى.

البابُ الثَّانِي

اسمعوا، يا سادة - هداكم الله
إلى طرق السعادة - أنى أنا
المُسْتَفْتَى وَأَنَا المدعى. وما
أتكلم بحجاب بل أنا على
بصيرة من ربِّ وهاب. بعثنى الله
على رأس المائة، لأجدد الدين

وَأَنْوَرَ وَجْهَ الْمَلَّةِ، وَأَكْسَرَ
الصَّلِيبِ وَأُطْفِئَ نَارَ النَّصْرَانِيَّةِ،
وَأَقِيمَ سُنَّةَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ، وَلَا أُصَلِّحْ
مَا فَسَدَ، وَأُرَوِّجَ مَا كَسَدَ. وَأَنَا
الْمَسِيحُ الْمَوْعُودُ وَالْمَهْدِيُّ
الْمَعْهُودُ. مَنْ اللَّهُ عَلَيَّ بِالْوَحْيِ
وَالْإِلْهَامِ، وَكَلَّمَنِي كَمَا كَلَّمَ
بِرَسُولِهِ الْكِرَامِ، وَشَهِدَ عَلَيَّ
صَدَقِي بَأَيَاتٍ تَشَاهِدُونَهَا، وَأَرَى
وَجْهِي بِأَنْوَارٍ تَعْرِفُونَهَا. وَلَا أَقُولُ
لَكُمْ أَنْ تَقْبَلُونِي مِنْ غَيْرِ بَرَهَانٍ،
وَأَمِنُوا بِي مِنْ غَيْرِ سُلْطَانٍ، بَلْ
أَنَادِي بَيْنَكُمْ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ
مُقْسَطِينَ، ثُمَّ انظُرُوا إِلَيَّ مَا أَنْزَلَ
اللَّهُ لِي مِنَ الْآيَاتِ وَالْبَرَاهِينِ
وَالشَّهَادَاتِ.

فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا آيَاتِي كَمَا
جَرَتْ عَادَةُ اللَّهِ فِي الصَّادِقِينَ، وَخَلَّتْ
سُنَّتُهُ فِي النَّبِيِّينَ الْأَوَّلِينَ، فَرُدُّونِي
وَلَا تَقْبَلُونِي يَا مَعْشَرَ الْمُنْكَرِينَ.

اور ملت کا چہرہ روشن کروں، صلیب کو توڑوں،
عیسائیت کی آگ بجھاؤں اور مخلوق کے بہترین فرد
(محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت قائم کروں اور جو
بگاڑ پیدا ہو گیا ہے اس کی اصلاح کروں اور جن
(اقدار کی) کساد بازاری ہے انہیں رائج کروں اور
یہ کہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں۔ اللہ نے
مجھ پر وحی والہام کا احسان کیا اور اس نے میرے
ساتھ اسی طرح کلام کیا جیسے اس نے مرسلین کرام
سے کلام فرمایا تھا۔ اور ایسے نشانوں سے میری سچائی
کی شہادت دی جن کا تم مشاہدہ کر رہے ہو۔ اور
ایسے انوار سے میری رونمائی کی جنہیں تم پہچانتے
ہو۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم کسی دلیل کے بغیر
مجھے قبول کرو اور بغیر کسی واضح دلیل کے مجھ پر ایمان
لے آؤ بلکہ میں تمہارے درمیان یہ منادی کر رہا
ہوں کہ تم انصاف کرتے ہوئے اللہ کی خاطر کھڑے
ہو جاؤ پھر جو نشانات اور دلائل اور شہادتیں اللہ نے
میرے لئے نازل فرمائے ہیں ان پر نظر ڈالو۔

اے منکروں کے گروہ! اگر تم میرے نشانوں کو
راستبازوں میں اللہ کی عادت جاریہ اور گذشتہ
انبیاء میں اس کی گزری ہوئی سنت کے مطابق نہ
پاؤ تو بیشک مجھے رد کر دو اور مجھے قبول نہ کرو۔

وإن رأيتم آياتي كآيات خلث في السابقين، فمن مقتضى الإيمان أن تقبلوني ولا تمرّوا عليها معرضين. أتعجبون من رحمة الله وقد جاءت أيامها؟ وترون الملة ذاب لحمها وظهرت عظامها، وكبر أعداؤها وحقر خدامها. ما لكم ترون آي الله ثم تُنكرون؟ وترون شمس الحق أمام أعينكم ثم لا تستيقنون؟

أيها الناس. تمّت عليكم حجة الله فيّ لأم تفرّون؟ وإن آياته من كلّ جهةٍ ظهرت، والإسلام نزل في غار العربة وأوامره تعطلت، وكلّ آفةٍ عليه نزلت، وكلّ مصيبةٍ كشرت له أنيابها، وكلّ نحوسةٍ فتح عليه بابها، والألفُ السادس الذي وعد فيه ظهور المسيح قد انقضی، فما زعمكم. أأخلف الله وعده أو وقّی؟

لیکن اگر تم میرے نشانوں کو ان نشانوں کی طرح پاؤ جو سابقین میں گزر چکے ہیں تو پھر ایمان کا تقاضا ہے کہ تم مجھے قبول کرو اور ان (نشانات) سے اعراض کرتے ہوئے گزر نہ جاؤ۔ کیا تم اللہ کی رحمت پر تعجب کرتے ہو حالانکہ اس (رحمت) کا زمانہ آ گیا ہے اور تم دیکھ رہے ہو کہ ملت (اسلامیہ) کا گوشت گھل گیا ہے اور اس کی ہڈیاں ظاہر ہو چکی ہیں۔ اس کے دشمن بڑے بنا دیئے گئے ہیں اور اس کے خادم چھوٹے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کے نشانوں کو دیکھتے ہو پھر انکار کر دیتے ہو۔ اور اپنی آنکھوں کے سامنے آفتاب صداقت دیکھتے ہو لیکن پھر بھی یقین نہیں کرتے۔

اے لوگو! اللہ کی حجت تم پر تمام ہو چکی پھر کس طرف بھاگ رہے ہو؟ اور یقیناً اس کے نشانات ہر طرف سے ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور اسلام غربت کی گہری غار میں اتر گیا ہے اور اس کے احکامات تعطل کا شکار ہو گئے ہیں اور ہر آفت اور افتاد اس پر آن پڑی ہے اور ہر مصیبت نے اس (پر حملہ) کے لئے اپنی کچلیاں ظاہر کر دی ہیں۔ اور ہر نحوست نے اس پر اپنا دروازہ کھول دیا ہے۔ چھٹا ہزار جس میں ظہور مسیح کا وعدہ کیا گیا تھا وہ گزر چکا ہے پھر تمہارا کیا خیال ہے کہ کیا اللہ نے اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے یا اسے پورا کیا ہے؟

ألا ترون كيف اتفقت الأمم على خلاف هذه الملة، وصالوا عليه متفقين كسباع تخرج من الأجمة الواحدة، وبقی الإسلام كوحید طرید، وصار عَرْضَ كُلِّ مَرِيدٍ، وللأغیار عید، وقمرنا ذوالقعدة، قَعَدْنَا كَالْمَنْهَزَمِينَ مِنَ الْكُفْرَةِ بِكَمَالِ الْخَوْفِ وَالرَّعْدَةِ، وَهُمْ يُطْعَنُونَ فِي دِينِنَا وَلَا كَطَعْنِ الصَّعْدَةِ؟ فَعِنْدَ ذَلِكَ بَعَثَنِي رَبِّي عَلَى رَأْسِ الْمِائَةِ. أَنْزَعُمُونَ أَنَّهُ أُرْسَلَنِي مِنْ غَيْرِ الضَّرُورَةِ؟ وَوَاللَّهِ إِنِّي أَرَى أَنَّ الضَّرُورَةَ قَدْ زَادَتْ مِنْ زَمَانٍ سَبَقَ، وَوَلَّى الْإِقْبَالَ كَغَلَامٍ أَبَقَ. وَكَانَ الْإِسْلَامُ كَرَجُلٍ لَطِيفِ الْبُنْيَةِ، مَلِيحِ الْحَلِيَةِ، وَالْآنَ تَرَى عَلِيَّ وَجْهَهُ سَوَادَ الْبَدْعَاتِ، وَقُرُوحَ الْمَحْدَثَاتِ، وَنُقِلَ إِلَى الْغَيْثِ سَمِينُهُ، وَإِلَى الْكُدْرِ مَعِينُهُ، وَإِلَى الظُّلْمَاتِ نوره، وَإِلَى الْأَحْرَابَةِ قِصُورُهُ،

کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمام اقوام اس ملت (اسلامیہ) کے خلاف کیسے متفق ہو گئیں ہیں۔ اور انہوں نے ایک ہو کر ان درندوں کی طرح اس پر حملہ کر دیا ہے جو درختوں کے ایک ہی جھنڈ سے باہر نکل آتے ہیں۔ اور اسلام ایک تنہا دھتکارے ہوئے شخص کی طرح ہو گیا ہے۔ اور وہ ہر سرکش کا نشانہ بن گیا ہے۔ اور اغیار کی عید ہے اور ہمارا چاند ذوالقعدہ کا ہے۔ ہم لرزاں و ترساں کافروں سے شکست خوردہ (افراد) کی طرح بیٹھے ہیں اور وہ ہمارے دین پر طعن کر رہے ہیں لیکن (ان کی) یہ (طعنہ زنی) نیزہ زنی کی طرح نہیں (بلکہ اس سے شدید تر ہے)۔ ایسے وقت میں میرے رب نے مجھے صدی کے سر پر مبعوث فرمایا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ اس نے مجھے بلا ضرورت بھیج دیا ہے؟ اللہ کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ ضرورت زمانہ گذشتہ سے کہیں بڑھ گئی ہے اور خوش بختی بھگوڑے غلام کی طرح منہ پھیر کے چلی گئی ہے۔ اور اسلام ایک ایسے شخص کی طرح تھا جس کی بناوٹ عمدہ اور چہرہ خوبصورت تھا مگر اب تو اس کے چہرہ پر بدعات کی سیاہی اور رسومات کے زخم دیکھے گا۔ اسلام کا صحت مند جسم کمزور، اس کا صاف چشمہ گدے پانی اور اس کا نور تاریکیوں میں

وصار كدارٍ ليس فيها أهلها، أو
كوقبةٍ مشارٍ ما بقى فيها إلا
نحلها. فكيف تظنون أن الله ما
أرسل مجددًا في هذا الزمان،
وكان وقت نزول المائدة لا
وقت رفع الخوان. وكيف
تزعمون أن الله الكريم عند
ازدحام هذه البدعات وسيل
السيئات، ما أراد إصلاح الخلق،
بل سَلَطَ على المسلمين دجالاً
منهم ليهلكهم بسم الضلالات؟
أكان دجلُ النصرارى قليلاً غير
تامٍّ في الإضلال، فكَمَله الله بهذا
الدجال؟

﴿۲۲﴾

فوالله ليس هذا الرأى من عين
العقول والأبصار، بل هو صوت
أنكرٍ من صوت الحمار، وأضعف
من رَجْعِ الحوار. ثم مع ذلك
كيف نزلت الآيات تُشْرِى لتأييد
رجل يعلمه الله أنه من المفترين؟
أليس فيكم شىء من تقوى
القلوب يا معشر المنكرين؟

اور اس کے محلات ویرانوں میں بدل گئے ہیں اور
وہ ایک ایسے گھر کی طرح ہو گیا جس کے رہنے
والے اس میں نہیں ہیں یا وہ ایسا شہد کا چھتا ہے جس
میں صرف اس کی کھیاں رہ گئی ہیں۔ تم یہ کیسے خیال
کرتے ہو کہ اللہ نے اس زمانے میں کوئی مجدد
نہیں بھیجا جبکہ یہ وقت (آسمانی) مائدہ کے نزول کا
وقت تھا نہ کہ اس (دسترخوان) کے اٹھائے جانے
کا۔ اور تم یہ کیسے خیال کرتے ہو کہ اللہ کریم نے ان
بدعتوں کے ہجوم اور برائیوں اور بدیوں کے سیلاب
کے وقت اصلاح خلق نہیں چاہی بلکہ مسلمانوں پر
انہیں میں سے ایک دجال کو مسلط کر دیا تا وہ انہیں
گمراہیوں کے زہر سے ہلاک کرے۔ کیا عیسائیوں
کا دجل گمراہ کرنے میں کچھ کم اور ناتمام تھا کہ اللہ
نے اس دجال کے ذریعہ اسے مکمل کیا۔

اللہ کی قسم! یہ عقل اور بصیرت کے چشمہ سے نکلی
ہوئی رائے نہیں بلکہ یہ آواز گدھے کی آواز سے بھی
زیادہ بری ہے اور اونٹنی کے (چھوٹے) بچے کی
آواز سے بھی زیادہ کمزور ہے۔ پھر اس کے باوجود
ایک ایسے شخص کی تائید کے لئے لگا تار نشانات
کیسے نازل ہو گئے جس شخص کے متعلق اللہ جانتا ہے
کہ وہ مفتری ہے۔ اے منکروں کی جماعت! کیا
تم میں دلوں کے تقویٰ کی کوئی رتق باقی نہیں رہی۔

ما كان لبعث أن يفترى على الله
ثم ينصره الله كالمقبولين. فإن
من هذا يُرْفَع الأمان ويشتهب الأمر
ويتزلزل الإيمان، وفيه بلاء
للسالبيين. أتزعمون أن رجلا
يفترى على الله كل ليلٍ ونهارٍ
وآصالٍ وأبكارٍ ويقول يوحى إليّ
وما أوحى إليه شيء، ثم ينصره
ربّه كما ينصر الصادقين؟ أهذا
أمر يقبله العقل السليم؟ ما لكم
لا تفكّرون كالمتقين؟ أبقيت
لكم دجالون.. وأين المُجدّدون
والمصلحون، وقد أكل الدين
دود الكفر.. ألا تنظرون؟

ألا ترون علماء النصارى كيف
يخدعون الجهّال، ويلمعون
الأقوال والأعمال، لعلهم
يرجعون؟ وإن الله أنزل لكم
حجة عليهم، فلم لا تنتفعون
بحجّته أيها العاقلون؟

کسی بندہ کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ پر افترا
کرے پھر بھی اللہ اس کی ایسے مدد کرے جس
طرح مقبول بندوں کی مدد فرماتا ہے۔ اس طرح تو
دنیا سے امان اٹھ جائیگی اور معاملہ مشتبہ اور ایمان
متزلزل ہو جائے گا اور اس میں (حق) کے طالبوں
کے لئے بڑی آزمائش ہے۔ کیا تم خیال کرتے
ہو کہ ایک شخص ہر رات دن اور صبح و شام اللہ پر افترا
کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ پر وحی کی جاتی ہے
حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا، پھر بھی
اس کا رب اس کی ایسی مدد کرتا ہے جیسی مدد وہ
صادقوں کی کرتا ہے۔ کیا عقل سلیم یہ بات قبول کر
سکتی ہے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم متقیوں کی طرح
غور و فکر نہیں کرتے کیا تمہارے لئے دجال ہی رہ
گئے ہیں اور مجدد اور مصلح کہاں گئے؟ حالانکہ کفر
کے کیڑے دین کو کھا گئے ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں؟
کیا تم نہیں دیکھتے کہ عیسائیوں کے علماء کس طرح
جاہلوں کو دھوکا دے رہے ہیں اور اقوال اور اعمال کو
دلفریب شکل میں پیش کرتے ہیں تاکہ وہ (ان کی
طرف) رجوع کریں۔ اور اے عقلمندو! اللہ نے
تمہارے لئے ان کے خلاف ایک حجت نازل فرمائی
پھر تم اس کی حجت سے کیوں فائدہ نہیں اٹھاتے۔

وواللّٰه لو اجتمع أولهم
وآخرهم، وخواصهم وعوامهم،
ورجالهم ونسأؤهم، ما استطاعوا
أن يأتوا بآية كما نُعطى من ربنا،
ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا.
ذالك بأنهم على الباطل، ونحن
على الحق، وإلّٰهنا حيٌّ، وإلّٰههم
ميتٌ، فلا يسمع شهيقتهم ولا زفيراً.
وإن لنا نبى نرى آيات صدقه فى
هذا الزمن، وليس فى أيدىهم إلاّ
خضراء الدمن، فأين تفرون من
حصن الأمن أيها الغافلون؟

وإن نبينا خاتم الأنبياء، لا نبى
بعده، إلاّ الذى ينور بنوره، ويكون
ظهوره ظلّ ظهوره. فالوحى لنا حقٌّ
وملكٌ بعد الاتّباع، وهو ضالّةٌ
فطرتنا وجدناه من هذا النبى المطاع،
فأعطينا مجاناً من غير الاشتراء.
والمؤمن الكامل هو الذى رزق
من هذه النعمة على سبيل الموهبة،
والذى لم يُرزق منه شيئاً يخاف
عليه سوء الخاتمة.

اور اللہ کی قسم! اگر ان کے پہلے اور پچھلے اور ان
کے خواص اور عوام اور ان کے مرد اور ان کی عورتیں
اکٹھے ہو جائیں تو بھی ویسا ایک نشان نہیں پیش کر
سکتے جیسے نشان ہمارے رب نے ہمیں عطا فرمائے
ہیں۔ خواہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔ اور اس
کی وجہ یہ ہے کہ وہ باطل پر ہیں اور ہم حق پر۔ اور
ہمارا خدا زندہ اور ان کا خدا مردہ ہے اور وہ ان کی چیخ
و پکار نہیں سنتا۔ اور ہمارا نبی وہ نبی ہے جس کی سچائی
کے نشان ہم اپنے اس زمانے میں دیکھ رہے ہیں۔
اور ان (عیسائیوں) کے ہاتھ میں گندگی کے ڈھیر پر
اُگے ہوئے سبزہ کے سوا کچھ نہیں۔ پس اے غافلوا!
تم امن کے قلعہ سے کس طرف بھاگ رہے ہو۔

ہمارا نبی خاتم الانبیاء ہے آپ کے بعد کوئی نبی
نہیں سوائے اس کے جو آپ کے نور سے منور کیا
گیا ہو اور اس کا ظہور آپ کے ظہور کا ظل ہو۔ پس
اتباع کے بعد وحی کا ملنا ہمارا حق اور ہماری ملکیت
ہے اور وہ ہماری فطرت کی گمشدہ متاع ہے۔ جسے
ہم نے اس نبی مطاع (کے فیض) سے پایا ہے اس
طرح وہ ہمیں خریدے بغیر مفت دی گئی۔ کامل
مومن وہ ہے جسے یہ نعمت (وحی) عطیہ کے طور پر
عطا کی گئی اور جسے اس میں سے کچھ بھی حصہ نہ دیا
گیا اس کے برے انجام کا خدشہ ہے۔

هذه ملّتنا نرى كلّ آن
 ثمارها، ونشاهد أنوارها. وأما
 دين النصرى فليس إلا كدارٍ
 يخوف الناس دُجَاها، ويعمي
 العيون دُجَاها، وهل لها آية
 لنراها؟ والله لو لم يكن دين
 الإسلام لتعسّرت معرفة ربّ
 العالمين. فما ظهرت خبيثة
 المعارف إلا بهذا الدين. وإنه
 كشجرة تؤتى أكلها كلّ حين،
 ويدعو الآكلين الذين هم من
 العاقلين. وأما دين عيسى فما هو
 إلا كشجرة اجثّت من الأرض،
 وأزالت الصراصر قرارها، ثم
 للصوص ما أبقوا آثارها. وليس
 في دينهم إلا قصص منقولة، ومن
 المشاهدات معزولة. ومن
 المعلوم أن القصص المجرّدة لا
 تهب اليقين، وليس فيها قوّة
 تجذب إلى ربّ العالمين.
 وإنما الجذب في الآيات
 المشهودة، والكرامات الموجودة،

یہ ہمارا دین ہے جس کے پھل ہم ہر آن دیکھ
 رہے اور اس کے انوار کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور جو
 نصاریٰ کا دین ہے تو (حقیقتاً) وہ ایک ایسے گھر کی
 طرح ہے جس کی تاریکی لوگوں کو خوفزدہ کرتی
 ہے۔ اور اس کا اندھیرا آنکھوں کو اندھا کر دیتا
 ہے۔ کیا اس (عیسائیت) میں کوئی نشان ہے جسے
 ہم دیکھ سکیں اور اللہ کی قسم اگر دین اسلام نہ ہوتا تو
 رب العالمین کی معرفت دشوار ہو جاتی۔ پوشیدہ
 معارف صرف اس دین اسلام سے ظہور میں آئے
 ہیں اور یہ دین ایک ایسے درخت کی طرح ہے جو اپنے
 پھل ہر وقت دیتا ہے اور ان کھانے والوں کو دعوت
 دیتا ہے جو عقلمندوں میں سے ہیں۔ اور جو عیسائی
 مذہب ہے تو وہ ایک ایسے درخت کی طرح ہے
 جسے زمین سے اکھاڑ دیا گیا ہو۔ اور تیز و تند
 آندھیوں نے اسے اس کی جگہ سے ہٹا دیا ہو اور
 پھر چوراچکوں نے اس کے آثار باقی نہ رہنے
 دیئے ہوں۔ اور ان کے مذہب میں صرف منقولی
 قصے ہیں اور مشاہدات کا فقدان ہے۔ اور یہ بات
 ظاہر ہے کہ محض قصے یقین عطا نہیں کرتے اور
 ان میں وہ قوت نہیں ہوتی جو رب العالمین کی
 طرف کھینچ کر لائے۔ (قوت جذب) صرف
 آیات مشہودہ اور کرامات موجودہ میں ہوتی ہے۔

وبها تبدل القلوب، وتزكى
النفوس وتزول العيوب، فهي
مختصّ بالإسلام، واتباع نبينا
خير الأنام، وانا على هذا من
الشاهدين، بل من أهلها ومن
المجربين، ونتم بها الحجّة على
المنكرين. وأى شىء الدين
الذى كان كدارٍ عفت آثارها، أو
كروضية أُجِحت أشجارها؟ ولا
يرضى العاقل بدينٍ كان كدارٍ
خربت، أو كعصا انكسرت، أو
كإمراةٍ عقرت، أو كعين عميت.
فالحمد لله كلّ الحمد، أن
الإسلام دينٌ حىّ يحيى الأموات،
ويخصّر الموات، ويُنصّر الحياة.
وإنّى أعجب، والله، كلّ العجب
من قومٍ يقولون إنا من فرق الإسلام،
ثم ينكرون فيوض هذا الدّين
وفیوض نبينا خير الأنام، ومكالمة
اللّه العلام. ما لهم لا يهتّون من
رقدتهم، ولا يفتحون عيون فطنتهم؟

اور اس سے دل بدل جاتے اور نفوس پاک ہوتے اور
تمام عیوب دور ہو جاتے ہیں۔ اور یہ اسلام اور
ہمارے نبی خیر الانام ﷺ کی اتباع سے مختص ہیں
اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں۔ بلکہ میں انہیں
لوگوں میں سے اور اہل تجربہ میں سے ہوں۔ اور اس
سے ہم منکرین پر حجت تمام کرتے ہیں۔ اور وہ دین
کیا شے ہے جو اس گھر کی طرح ہو جس کے آثار مٹ
چکے ہوں یا اس باغ کی طرح ہے جس کے درخت جڑ
سے اکھاڑ دیئے گئے ہوں۔ اور کوئی صاحب عقل
ایسے دین پر راضی نہیں ہوگا جو ایسے گھر کی طرح ہو
جو ویران ہو چکا ہو یا ایسے عصا کی طرح ہو جو ٹوٹ چکا
ہو یا اس عورت کی طرح ہو جو بانجھ ہو گئی ہو یا اس آنکھ کی
طرح ہو جو اندھی ہو گئی ہو پس تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ
کے لئے ہیں کہ اسلام ایک زندہ دین ہے۔ جو
مردوں کو زندہ کرتا ہے اور بنجر زمین کو سرسبز و شاداب
کرتا ہے اور زندگی کو رونق بخشتا ہے۔ اور اللہ کی قسم!
مجھے ایسے لوگوں پر سخت تعجب ہے جو کہتے ہیں کہ
ہم اسلام کے فرقوں میں سے ہیں مگر بایں ہمہ
اس دین کے فیوض اور ہمارے نبی خیر الانام ﷺ
کے فیوض اور علیم خدا کی ہم کلامی سے انکار کرتے ہیں۔
انہیں کیا ہو گیا ہے جو اپنی نیند سے بیدار نہیں
ہوتے اور اپنی فطانت کی آنکھیں نہیں کھولتے،

فأستعید بالله من مثل حالهم
وَأعجب لهم ولأقوالهم! وقد
قُمت فيهم مأموراً من الله فلا
يؤمنون، وأدعو إلى الله فلا
يأتون، ويمرون كأنهم ما سمعوا
وهم يسمعون. أما بلغتهم قصص
قوم كانوا يكذبون رسلهم ولا
ينتهون؟ أم لهم براءة في القرآن
فهم بها يتمسكون؟ وإني، والله،
من الرحمن، يكلمني ربي
ويوحى إليّ بالفضل والإحسان.
وإني نشدته حتى وجدته، وطلبته
حتى أصبته. وإني أعطيت حياة
بعد الممات، ووجدت الحق بعد
ترك الفانيات. وإن ربنا لا يضيع
قومًا طالبين، ولا يترك في
الشبهات من طلب اليقين. وإنكم
مكرتم كل المكر، ولو لا فضل
الله ورحمته لكنت من الهالكين.

پس میں ان کی اس طرح کی حالت سے اللہ کی پناہ
مانگتا ہوں اور مجھے ان پر اور ان کے اقوال پر سخت
تعجب ہوتا ہے۔ یقیناً میں ان میں مامور من اللہ
کے طور پر کھڑا ہوں پر وہ ایمان نہیں لاتے۔ اور وہ
میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں پر وہ نہیں آتے اور وہ
یوں گزر جاتے ہیں گویا انہوں نے سنا ہی نہیں
حالانکہ وہ سن رہے ہوتے ہیں۔ کیا ان تک ان
لوگوں کے حالات نہیں پہنچے جو اپنے رسولوں
کو جھٹلایا کرتے تھے اور باز نہیں آتے تھے۔ کیا ان
کے لئے قرآن میں بریت موجود ہے جسے وہ
مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں
خدائے رحمان کی طرف سے ہوں۔ میرا رب مجھ
سے ہمکلام ہوتا اور فضل و احسان کے ساتھ میری
طرف وحی کرتا ہے میں نے اسے ڈھونڈا تو اسے
پایا اور میں نے اس کی تلاش کی تو وہ مجھے مل گیا اور
ایک موت کے بعد مجھے زندگی عطا کی گئی۔ اور فانی
چیزوں کو چھوڑ دینے کے بعد میں نے حق کو پایا
یقیناً ہمارا رب طلب کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا
اور جس نے یقین کی تلاش کی وہ اسے شبہات میں
پڑا رہنے نہیں دیتا۔ تم نے ہر طرح کی تدبیروں کو
آزمادیکھا اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی
تو میں ضرور ہلاک ہونے والوں میں سے ہوتا۔

وخطابنی ربی وقال: إنک بأعیننا، فأوفی وعده فی کل موطنٍ وعند کل کیدٍ من الکائدین. ونصرنی وآوانی إلیه، وکرر کل واحدٍ منکم علی، فلم یتمکن بشر منی فرجعوا خائبین. وقطعتم ما أمر اللہ به أن یوصل، وأشعتم بین الناس أن هؤلاء لیسوا من المسلمین، وتمنیتم أن نکون من المخذولین، فقلب اللہ علیکم أمانیکم، ونشر ذکرنا فی العالمین. أهدا جزاء المفترین؟

أيها الناس.. لکم لونان: لون فی القلب، ولون فی اللسان. الإیمان علی الألسن والكفر فی الجنان. جعلتم الأقوال للرحمن، والأعمال للشیطان فأین أنتم من هداية القرآن؟ أنتم تقرؤون فی کتاب اللہ أن عیسی ذاق كأس الممات، ثم ترفعونه مع جسمه العنصری إلى السماوات، فلا أدری حقیقۃ إیمانکم بالآیات.

اور میرے رب نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ”تو ہماری نگاہوں کے سامنے ہے۔“ پھر اس نے ہر میدان اور تدبیر کرنے والوں کی ہر تدبیر کے موقع پر اپنے اس وعدہ کو پورا کیا اور میری نصرت فرمائی اور مجھے اپنے پاس پناہ دی اور تم میں سے ہر شخص نے مجھ پر حملہ کیا لیکن کوئی بشر مجھ پر غالب نہ آسکا تب وہ سب کے سب ناکام لوٹے۔ اور جسے اللہ نے ملانے کا حکم دیا تھا اسے تم نے کاٹا۔ اور تم نے لوگوں میں یہ مشہور کر دیا کہ یہ لوگ مسلمانوں میں سے نہیں ہیں۔ اور تم نے تمنا کی کہ ہم بے یارو مددگار ہو جائیں لیکن اللہ نے تمہاری یہ خواہشات تم پر اٹادیں۔ اور ہمارے ذکر کو دنیا میں پھیلا دیا۔ کیا یہی مفتریوں کی جزا ہے؟

اے لوگو! تمہارے دورنگ ہیں، ایک دل کارنگ ہے اور دوسرا زبان کارنگ ہے۔ زبانوں پر تو ایمان ہے اور دل میں کفر ہے۔ تم نے اقوال رحمان خدا کے لئے اور اعمال شیطان کے لئے بنا رکھے ہیں، سو قرآن کی ہدایت سے تمہارا کیسا رسوا کر؟ تم کتاب اللہ میں تو پڑھتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے موت کا پیالہ چکھا پھر تم اسے مادی جسم کے ساتھ آسمانوں پر بھی چڑھاتے ہو۔ پس آیات پر تمہارے ایمان لانے کی حقیقت مجھے سمجھ نہیں آتی۔

تتلون فی صلواتکم ان عیسی مات،
ولا رفع الجسم ولا حیاة، ثم بعد
الصلاة تنربعون فی رکن المحراب،
وتقبلون بوجوهکم علی الأصحاب،
فتقولون: من اعتقد بموته فهو
کافر وجزاؤه السعیر ووجب له
التکفیر. تلک صلواتکم، وهذه
کلماتکم تقرؤون فی الفرقان:
فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي^۱ وبه تؤمنون،
ثم تترکون معناه وراء ظهورکم
وأنتم تعلمون. أتجدون فی
کتاب اللہ نزول عیسی بعد
موته؟ فما معنی فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي^۱
یا ذوی الحصة؟

تم اپنی نمازوں میں تلاوت کرتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام
فوت ہو گئے جبکہ جسمانی رفع اور زندگی نہیں
(پڑھتے۔) پھر نماز کے بعد محراب کے ستون کے
پاس چوڑی مار کر اپنا رخ ساتھیوں کی طرف کرتے
ہوئے یہ بھی کہتے ہو کہ جو ان کی (حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کی) وفات کا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے اور اس کی
سزا جہنم ہے، اور اس کی تکفیر واجب ہو جاتی ہے۔ یہ
ہیں تمہاری نمازیں اور یہ ہیں تمہارے کلمات۔ تم
قرآن میں فلما توفیتنی پڑھتے ہو اور اس پر ایمان
لاتے ہو پھر تم اس کے معانی کو سمجھتے بوجھتے ہوئے
پس پشت ڈال دیتے ہو۔ کیا تم کتاب اللہ میں عیسیٰ
علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے نزول کا ذکر
پاتے ہو؟ تو اے صاحبان عقل فلما توفیتنی کے
کیا معنی ہوئے؟

﴿۲۵﴾

☆ وأما ما قال سبحانه تعالى: يُعَيِّنِي
إِنِّي مُؤَقِّبُكَ وَرَأْفَعُكَ إِنِّي كَفَلِيس
معناه رفع الجسم مع الروح. والدليل عليه ذكر التوفي
قبل الرفع، وإن هذا الرفع حق كل مؤمن بعد
الممات، وهو ثابت من القرآن والأحاديث
والروايات. وإن اليهود كانوا منكرين برفع عيسى،
ويقولون إن عيسى لا يُرْفَعُ كمثل المؤمنين ولا
يُحْيَى، وذلك بأنهم كانوا يكفرونه ولا يحسبونه
من المؤمنين. فرد الله عليهم في هذه الآية، وكذا لك
في آيات أخرى وقال: بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ^۲
وإنهم من الكاذبين. منه

☆ اور یہ جو اللہ سبحانہ نے یحییٰ اِنِّي مُؤَقِّبُكَ وَرَأْفَعُكَ
اِنِّي كَفَلِيس فرمایا ہے تو اس کے معنی روح کے ساتھ جسم کا اٹھایا جانا نہیں ہیں۔
اس کی دلیل یہ ہے کہ رفع سے پہلے توفی کا ذکر ہے اور یہ رفع مرنے
کے بعد ہر مومن کا حق ہے اور یہ قرآن، احادیث اور روایات سے
ثابت ہے۔ اور یہودی عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کا انکار کرتے تھے اور
کہتے تھے کہ عیسیٰ کا مومنوں کی طرح رفع نہیں ہوگا اور نہ وہ زندہ کئے
جائیں گے وجہ یہ کہ وہ اسے کافر قرار دیتے تھے اور مومنوں میں سے
نہیں سمجھتے تھے اس لئے اللہ نے اس آیت اور دوسری آیات میں ان کا
رد کیا اور فرمایا: بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ^۲ کہ اللہ نے اس کا اپنی طرف رفع
کیا اور یہ کہ یہود جھوٹوں میں سے ہیں۔ منہ

أتكفرون بكتاب الله بعد
إيمانكم، ولا تتقون الله وتبغون
مرضاة إخوانكم؟ أتعادون من
أرسل على رأس المائة، وهو منكم
ومن هذه الأمة، وجاء في وقت
الضرورة، وعند فتن النصرانية،
ووافي دروب صحف الله بالحق
والحكمة، وشهد الله على صدقه
بالآيات المنيرة. ما لكم تردون
رحمة الله بعد نزولها، ولا
تكونون من الشاكرين؟ غشى
الإسلام ليحكم، وانهمر إليه
سيلكم، وتحسبون أنكم
تحسنون؟ ما لكم لا تنظرون إلى
الزمان وآفاته، وإلى طوفان
الكفر وسطواته؟ أليس فيكم
رجل من المتفرسين؟ فعجبنا
والله، كل العجب، وحيرنا ما
تقولون وما تفعلون، وما تصنعون
بحذاء الكافرين، وما أعددتكم
في جواب المتنصرين؟ إنكم
تقطعون أصلكم بأيديكم،

کیا تم ایمان لانے کے بعد کتاب اللہ کا انکار
کرتے ہو؟ اور اللہ سے نہیں ڈرتے اور اپنے بھائی
بندوں کی خوشنودی چاہتے ہو۔ کیا تم اس شخص سے
دشمنی کرتے ہو جو اس صدی کے سر پر بھیجا گیا اور وہ
تم میں سے ہے اور اس امت کا فرد ہے۔ اور وہ عین
ضرورت کے وقت اور عیسائیت کے فتنوں کے موقعہ پر
آیا۔ اور اس نے اللہ کے صحیفوں کی کھلی کھلی راہوں
کو حق و حکمت کے ساتھ پالیا۔ اور اللہ نے درخشاں
نشانیوں کے ساتھ اس کی سچائی کی شہادت دی۔
تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی رحمت کو اس کے نازل
ہونے کے بعد تم رد کر رہے ہو اور تم شکر گزروں
میں سے نہیں بنتے۔ تمہاری رات نے اسلام کو
ڈھانپ لیا۔ اور تمہارا سیل رواں تیزی سے اس کی
طرف بڑھا اور تم سمجھتے ہو کہ تم اچھا کام کر رہے ہو۔
تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم زمانے اور اس کی آفات
اور کفر کے طوفان اور اس کے حملوں کی طرف
نہیں دیکھتے؟ کیا تم میں فراست رکھنے والا کوئی مرد
نہیں۔ اور اللہ کی قسم! ہمیں سخت تعجب ہوا اور ہمیں
حیرت میں ڈال دیا اس نے جو تم کہتے ہو اور جو تم کرتے
ہو نیز جو تم کافروں کے مقابل میں منصوبے بناتے
ہو اور عیسائیوں کے جواب میں جو تم نے تیاری کی
ہے تم خود اپنے ہاتھوں سے اپنی جڑ کاٹ رہے ہو

وتنصرون بأقوالكم أعداء
 الدّین. إن الله أرسل عبداً عند
 هذا الطوفان، وأنتم تكفرونه
 وتخرجونه من دائرة الإيمان،
 وقد جاء بنور تجلّی، وبالمعارف
 تحلّی، ليكون حجّة الله على
 صدق الإسلام، ولتخرج شمس
 الدّین من الظلام، وليدافع الله
 عنه الضّرّ، والزمن المرّ، ولیمدّ
 ظلّه ويكثر ثماره، ويّرى الخلق
 أنواره، وليشاهد الناس أنه أزيد
 من كلّ دين، في كيفٍ وكمّ وثمّ
 ورّمّ، ثم أنتم تكفرون به، بل أنتم
 أوّل المعادين. وظننا أنكم صّفو
 الزّمان، وعینٌ جارية للظّمآن،
 فظهر أنكم ماء كدر لا يوجد في
 الكدورة مثلكم في البلدان.
 وجادلتم، فأكثرتم جدالكم حتى
 سبقتم السابقين، وجاوزتم
 الحدود، ونقضتم العهود،
 وكفّرتهم المسلمین.

اور اپنے اقوال کے ذریعہ دین کے دشمنوں کی مدد کر
 رہے ہو۔ اللہ نے اس طوفان کے وقت پر ایک
 بندہ کو مبعوث فرمایا ہے اور تم ہو کہ اس کی تکفیر کر
 رہے ہو اور اسے دائرہ ایمان سے خارج کر رہے
 ہو حالانکہ وہ روشن نور اور خوبصورت معارف کے
 ساتھ آیا ہے تاکہ اسلام کی سچائی پر اللہ کی حجت ہو
 اور تا دین کا سورج تاریکی سے باہر نکل آئے
 اور تاکہ اللہ تعالیٰ اس سے ضرر کو اور تلخ زمانے
 کو دور کرے اور تا وہ اسلام کے سایہ کو لمبا کرے
 اور اس کے پھلوں کو بڑھائے اور اس کے انوار
 خلق خدا کو دکھائے۔ اور تا لوگ مشاہدہ کر لیں کہ
 وہ (اسلام) ہر دوسرے دین سے کیفیت اور
 کمیت اور اصلاح و درستگی میں بڑھ کر ہے۔ پھر
 بھی تم اس کا انکار کر رہے ہو۔ بلکہ تم اول درجہ
 کے دشمن ہو۔ اور ہم نے تو یہ خیال کیا تھا کہ تم
 زمانے کے چنیدہ اور پیاسوں کے لیے جاری
 چشمہ ہو۔ مگر ظاہر یہ ہوا کہ تم گدلا پانی ہو اور اس
 گد لے پن میں تمام دنیا میں تم جیسی کوئی نظیر
 نہیں پائی جاتی۔ پس تم نے جھگڑا کیا اور خوب
 جھگڑا کیا یہاں تک کہ پہلے تمام لوگوں پر سبقت
 لے گئے اور تم نے حدود سے تجاوز کیا، عہدوں کو
 توڑا اور مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔

کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ میں گوشہ گمنامی میں چھپا ہوا ایک بندہ تھا۔ جو اعزاز اور مقبولیت سے اتنا دور تھا کہ میری طرف اشارہ تک نہیں کیا جاتا تھا۔ اور مجھ سے کسی نفع یا نقصان کی امید نہیں رکھی جاتی تھی۔ اور نہ ہی میں معروف لوگوں میں سے تھا۔ پھر میرے رب نے میری طرف وحی کی اور فرمایا کہ میں نے تجھے اختیار کیا اور چن لیا۔ پس تو کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ اور اس (اللہ) نے فرمایا کہ ”تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے کہ جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ ہر دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے۔“ یہ ہے جو میرے رب نے فرمایا۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ کس طرح اس نے مدد کر کے دکھائی۔ لوگ میرے پاس فوج در فوج آئے اور مجھے تحائف اس کثرت سے بھیجے گئے گویا کہ وہ ایک سمندر ہے جو ہر آن ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ یہ اللہ کے نشانات ہیں جن کے نور کو تم دیکھ نہیں رہے۔

أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي كُنْتُ عَبْدًا
مستورًا في زاوية الخمول، بعيدًا
من الإعزاز والقبول، لا يُؤمى إليّ
ولا يشار، ولا يرجى مني النفع
ولا الضرار، وما كنت من
المعروفين. فأوحى إليّ ربّي
وقال: إني اخترتك وآثرتك،
فَقُلْ إِنِّي أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ
المؤمنين. وقال: أنت منّي
بمنزلة توحيدى وتفريدى،
فحان أن تعان وتُعرف بين
النّاس. يأتون من كلّ فجّ عميق.
ينصرک رجال نوحى إليهم من
السّماء. يأتیک من كلّ فجّ
عميق. هذا ما قال ربّي، فأنتم
تروون كيف أرى العون. إن
النّاس أتتني أفواجًا، واثالثت
على الهدايا كأنها بحر تهيج
في كل آن أمواجًا. هذه آيات
اللّه لا تنظرون إلی نورها،

وتنكرون بعد ظهورها. ألا تفكرون في أمري؟ أسمعتم اسمي قبل ما أنبأ به ربي؟ فإني كنت مستورا كأحد من الأنام، غير مذكور في الخواص ولا العوام. ومضى على دهر ما كنت شيئا مذكورا، و كنت أعيش كرجل اتخذه الناس مهجورا وكانت قريتي أبعد من قصد السيارة، وأحقر في عيون النظارة، درست طولها وكرة حلولها، وقلت بركاتها وكثرت مضراتها ومعراتها؛ والذين يسكنون فيها كانوا كبهائم، وبذلتهم الظاهرة يدعون اللائم؛ لا يعلمون ما الإسلام، وما القرآن وما الأحكام. فهذا من عجائب قضاء الله وغرائب القدرة، أنه بعثني من مثل هذه الخربة، لأكون على أعداء الدين كالحربة.

اور تم ان کے ظہور کے بعد بھی انکار کر رہے ہو۔ تم میرے معاملہ میں کیوں غور و فکر نہیں کرتے۔ میرے رب کے خبر دینے سے پہلے کیا تم نے میرا نام بھی کبھی سنا تھا۔ اور میں لوگوں میں سے ایسے عام شخص کی طرح مخفی تھا جو خواص اور عوام میں کبھی مذکور نہ ہوا ہو اور مجھ پر ایک لمبا زمانہ گزرا کہ میں کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ اور میں ایک ایسے شخص کی طرح زندگی گزار رہا تھا کہ جسے لوگ چھوڑ چکے ہوں۔ اور میری بستی مسافروں کے قصد سے بہت دور اور نظارہ کرنے والوں کی نظروں میں حقیر ترین جگہ تھی۔ جس کے ٹیلوں کے نشان مٹ چکے تھے۔ اور جہاں ٹھہرنا ناپسند کیا جاتا تھا۔ اور جس کی برکتیں کم ہو گئیں تھیں اور جس کی تکالیف و مصائب بڑھ گئے تھے اور جو لوگ وہاں (قادیان میں) رہتے تھے وہ جانوروں کی طرح تھے اور وہ اپنی ظاہری ذلت کی وجہ سے ملامت کرنے والوں کو دعوت دے رہے تھے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ اسلام کیا ہے اور قرآن کیا ہے اور احکام کیا ہیں۔ پس یہ اللہ کی عجیب و غریب قضا و قدر میں سے ہے کہ اُس نے مجھے اس ویرانے میں مبعوث فرمایا تاکہ میں دین کے دشمنوں کے لئے برچھی کی مانند بن جاؤں۔

وَبَشَّرَنِي فِي زَمَنِ خُمُولِي وَأَيَّامِ
 قَبُولِي بِأَنِّي سَأَكُونُ مَرَجِعَ الْخَلَائِقِ،
 وَلِصُّوْلِ الْكُفْرَةِ كَالسَّدِّ الْعَائِقِ،
 وَأَجْلَسُ عَلَى الصُّدْرِ، وَأُجْعَلُ
 لِلْقُلُوبِ كَالصُّدْرِ. يَأْتُونَنِي مِنْ كُلِّ
 فَجٍّ عَمِيقٍ، بِالْهَدَايَا وَبِكُلِّ مَا يَلِيقُ.
 هَذَا وَحِي مِنَ السَّمَاءِ، مِنْ حَضْرَةِ
 الْكِبْرِيَاءِ، مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى،
 وَلَا كَلَامًا يَنْسُجُ مِنَ الْهَوَى، بَلْ
 وَعَدَ مِنْ رَبِّي الْأَعْلَى. وَكُتِبَ وَطُبِعَ
 وَأُشِيعَ قَبْلَ ظَهْرِهِ فِي الْوَرَى،
 وَأُرْسِلَ فِي الْمَدَائِنِ وَالْقُرَى، ثُمَّ
 ظَهَرَ كَشَمْسِ الضُّحَى. وَتَرَوْنَ
 النَّاسَ يَجِئُونَنِي فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ
 مَعَ الْهَدَايَا الَّتِي لَا تَعْدُ وَلَا
 تَحْصَى. أَلَيْسَ فِي ذَالِكِ آيَةٌ
 لِأُولِي النُّهَى؟ وَإِنْ كُنْتَ تَحْسِبُنِي
 كَاذِبًا فَأَرِ الْخَلْقَ سَرِّي، وَاکْشِفْ
 سِتْرِي، وَاسْأَلْ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ
 الْقَرْيَةِ، لَعَلَّكَ تُنْصِرُ مِنَ الْعَدَا.
 وَإِنَّمَا حَدَّثْتُكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ
 لَعَلَّكَ تَفْتَشُّ وَتَهْدِي.

اور اس نے مجھے میری گمنامی کے زمانے اور میری
 قبولیت کے ایام میں بشارت دی کہ میں بہت جلد
 مرجع خلائق بن جاؤں گا اور کافروں کے حملہ کے
 مقابل ایک مضبوط دیوار بن جاؤں گا۔ اور میں
 صدر نشین کیا جاؤں گا اور میں دلوں کے لئے سینہ
 بنا دیا جاؤں گا۔ وہ دور دراز سے میرے پاس
 فوج در فوج تحائف اور قابل قدر ہدیے لے کر
 آئیں گے۔ یہ آسمانی وحی ہے جو حضرت کبریا
 کی طرف سے ہے کوئی من گھڑت بات نہیں اور نہ
 ہی خواہش نفس سے یہ کلام بنا یا گیا ہے بلکہ یہ
 میرے بزرگ و برتر خدا کا وعدہ تھا جو اس کے ظہور
 سے پہلے ہی تمام دنیا کو لکھا گیا اور شائع کیا گیا اور
 اسے شہروں اور بستیوں میں بھیج دیا گیا، پھر وہ
 دوپہر کے سورج کی طرح ظاہر ہو گیا، اور تم دیکھتے
 ہو کہ لوگ فوج فوج اتنے تحفے لیکر میرے پاس
 آتے ہیں جو شمار سے باہر ہیں۔ کیا اس میں
 عقلمندوں کے لئے نشان نہیں؟ اور اگر تو مجھے جھوٹا
 سمجھتا ہے تو خلق خدا کے سامنے میرا راز فاش کر
 اور میرا پردہ چاک کر۔ اور اس بستی کے رہنے
 والوں سے پوچھ شاید تجھے دشمن کی طرف سے مدد
 مل جائے۔ میں نے تو تجھے یہ بات بتا دی ہے
 تاکہ تو تحقیق کر کے صحیح راہ پالے۔

فَإِنْ كُنْتَ لَا تَخَافُ اللَّهَ فَاْمُضِ
عَلَىٰ وَجْهِكَ، يَأْتِي اللَّهُ
بِعَوَضِكَ. وَإِنْ كُنْتَ تَتَّقِيهِ،
فَالْبِرْهَانُ بَيْنَ وَالْأَمْرِ هَيِّنٌ. قَدْ
رَأَى الْإِسْلَامَ صَدَمَاتِ الْخَرِيفِ،
فَانظُرْ.. أَلَمْ يَأْنِ وَقْتُ الرَّبِيعِ
وَالنَّسِيمِ اللَّطِيفِ؟ وَتَرَى أَنْ
الْقُلُوبَ فِي زَمْنِنَا هَذَا أُجْدِبَتْ،
وَطَلَّقَهَا الْمَبْسِرَاتُ وَتَرَكَتْ،
فَجَاءَتْ رَحْمَةُ اللَّهِ بِجُودِهَا،
وَتَدَارَكَتْ وَأَجَادَتْ. وَأَرَادَ اللَّهُ
فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ أَنْ يَمِيطَ شَوْكًا
تَجْرَحُ أَقْدَامَ الْإِسْلَامِ، وَيَقْطَعُ
كُلَّ قِتَادٍ وَقَعَ فِي سَبِيلِهِ، وَيُطَهِّرَ
الْأَرْضَ مِنَ اللَّئَامِ. فَتَقَبَّلْ أَوْ لَا
تَقَبَّلْ.. إِنِّي أَنَا مَطَرُ الرَّبِيعِ، وَمَا
ادْعَيْتُ بِهَوَى النَّفْسِ بَلْ أُرْسَلْتُ
مِنَ اللَّهِ الْبَدِيعِ، لِأَطْهَرَ الدُّنْيَا
مِنَ أَوْثَانِهَا، وَأَزْكَى النَّفُوسِ
مِنَ الشَّهَوَاتِ وَشَيْطَانِهَا. أَلَا تَرَى
مَا نَزَلَ عَلَيَّ هَذِهِ الْمَلَّةَ؟ وَكَيْفَ
زَادَتْ عَلَلَّ عَلَى الْعَلَّةِ؟

پس اگر تجھے خوف خدا نہیں تو پھر اپنی ڈگر پر چلتا جا،
اللہ تیری جگہ کسی اور کو لے آئے گا اور اگر تو اس سے
ڈرتا ہے تو پھر دلیل بالکل واضح ہے اور معاملہ
آسان ہے۔ اسلام نے موسم خزاں کے تھیرے
کھائے ہیں۔ پس اب دیکھ کیا موسم بہار اور خوشگوار
بادسیم کا وقت نہیں آیا؟ اور تو دیکھتا ہے کہ ہمارے
اس زمانہ میں دل خشک سالی کا شکار ہو گئے ہیں
اور بارش کی نوید لانے والی ہواؤں نے اسے
چھوڑ دیا ہے۔ پھر اللہ کی رحمت اپنی موسلا دھار
بارش کے ساتھ نازل ہوئی اور قحط کا تدارک کیا اور
کمال کر دیا۔ اور اللہ نے اس زمانہ میں چاہا کہ وہ
ان کانٹوں کو دور کرے جو اسلام کے قدموں کو زخمی
کر رہے ہیں۔ اور وہ اس کی راہ میں آنے والے
ہر خاردار درخت کو کاٹ دے۔ اور زمین کو کمینوں
سے پاک کرے۔ پس تو قبول کر یا قبول نہ کر۔
میں ہی موسم بہار کی بارش ہوں۔ اور میں نے نفسانی
خواہش سے دعویٰ نہیں کیا بلکہ میں بلا نمونہ
پیدا کرنے والے اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں
تائیں دنیا کو اس کے بتوں سے اور نفوس کو شہوات
اور ان کے شیطان سے پاک کروں۔ کیا تو اس
افتاد کو نہیں دیکھتا جو اس ملت پر آپڑی ہے اور
کیسے ایک خرابی پر خرابیوں کا اضافہ ہو گیا ہے۔

وتجاوز الوباء من أهل دار، إلى
 من كان في جوار، ودعا الحين
 أخاه، بمثل ما دعاه. ووُطِيَّ
 الدين تحت أقدام عبدة إنسان،
 وصال الأعداء عليه كثعبان،
 حتى صار كقربة يُطرقها السيل،
 أو كأرض تعدو عليها الخيل.
 هناك رأى الله أن الأرض
 خربت، وخیالات الناس
 فسدت، وما بقى فيهم إلا أمانى
 الدنيا وأهواؤها، وتمایل علیها
 أبناؤها. فعند ذلك أقامنى
 فيكم لتجدید الدين، وإصلاح
 الملة والتزيين. فانظروا،
 رحمكم الله، أجتكم في غير
 المحل كالمفترين، أو أدر كُتكم
 عند نهب الشياطين؟

واعلموا، هداكم الله، أن
 هذا الأمر بقضاء من الله وقدره،
 وهذا النور ليس من ظلمة
 بل من بدره. وكم من ذنب
 افترس عباد الله، أفلا تنظرون؟

اور وبا اہل خانہ سے نکل کر اڑوس پڑوس تک جا
 پہنچی ہے۔ اور موت نے مرنے والے کو اسی طرح
 پکارا جیسے اس نے اُسے دعوت دی تھی اور دین
 انسان پرستوں کے قدموں تلے روند دیا گیا ہے اور
 دشمنوں نے اس پر اڑدھا کی طرح حملہ کیا۔ یہاں
 تک کہ وہ ایک ایسی بستی کی طرح ہو گیا جسے سیلاب
 نے تباہ و برباد کر دیا ہو یا اس زمین کی طرح جس پر
 گھوڑے چڑھ دوڑے ہوں۔ اس موقع پر اللہ نے
 یہ دیکھا کہ زمین ویران ہو گئی ہے۔ اور لوگوں کے
 خیالات بگڑ گئے ہیں۔ اور ان میں صرف دنیا کی
 خواہشات اور ہوا ہوس باقی رہ گئے ہیں۔ اور
 دنیا دار اس پر جھک گئے ہیں۔ پس ایسے وقت میں
 اللہ نے تمہارے درمیان مجھے تجدید دین اور ملت کی
 اصلاح و تزئین کے لئے کھڑا کیا۔ پس غور کرو اللہ
 تم پر رحم فرمائے۔ کیا میں تمہارے پاس مفتریوں کی
 طرح بے محل آ گیا ہوں؟ یا کہ میں شیطانوں کی
 چھینا جھپٹی کے وقت تمہاری مدد کے لئے آپہنچا ہوں۔
 جان لو اللہ تمہیں ہدایت دے کہ یہ معاملہ اللہ
 کی قضا و قدر سے ہے۔ اور یہ نور کسی ظلمت سے
 نہیں بلکہ اس بدر کامل (صلی اللہ علیہ وسلم) سے
 ہے۔ کتنے ہی بھیڑیے ہیں جنہوں نے اللہ کے
 بندوں کو چیر پھاڑ دیا کیا تم غور نہیں کرتے؟

وكم من لَصَّ نهب أموال الدّين،
 أفلا تشاهدون؟ فما زعمكم..
 ألم يأن وقت نصرة الرحمن؟
 كلاً.. بل جاءت آيات فضل الله
 والإحسان. وما جنتكم من غير
 سلطان مبين، وعندى شهادات
 من الله تزيد يقيناً على يقين.
 وكنث في حية قومي كميّة،
 وبيت كلابيت. وكنث مستوراً
 غير معروف، لا يعرفني أحد في
 القرية، إلا قليل من الطائفة.
 وكنث أعيش في زاوية الكتمان،
 لا يجيئني أحد من الرجال
 والنسوان. وكنث مخفياً من أهل
 الزمان، ما قصدت بلدة من
 البلدان، وما جُبت الآفاق، وما
 رأيت العرب وما تقصّيت
 العراق. وما كان لي، والله، سعة
 المال، وما ارتضعت من الدّهر
 إلا ثدي عقيم لا يرّجى منه لبن
 الكمال، وما ركبت إلا ظهر
 بهيم ليس فيه شية يُسرّ الحال.

اور کتنے ہی چور اچکے ہیں جنہوں نے دین کے
 اموال کو لوٹ لیا ہے کیا تم مشاہدہ نہیں کرتے؟۔
 تمہارا کیا خیال ہے کیا اب بھی رحمان خدا کی مدد کا
 وقت نہیں آیا۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ اللہ کے فضل و
 احسان کے دن آگئے ہیں۔ اور میں واضح دلیل
 کے بغیر تمہاری طرف نہیں آیا جبکہ میرے پاس اللہ
 کی طرف سے آنے والی شہادتیں موجود ہیں جو
 یقین پر یقین کو بڑھاتی ہیں۔ اور میں اپنی قوم کے
 زندوں میں ایک مردہ کی طرح تھا اور گھر میں بھی
 بے گھر تھا۔ لوگوں کی نگاہوں سے نہاں اور غیر
 معروف۔ خود قادیان کی بستی میں چند لوگوں کے سوا
 مجھے کوئی نہ جانتا تھا اور میں گوشہ گنما می میں زندگی
 بسر کر رہا تھا۔ مردوزن میں سے کوئی بھی میرے
 پاس نہیں آتا تھا۔ اور میں زمانے کے لوگوں میں
 پوشیدہ تھا۔ میں کسی بھی ملک میں نہیں گیا اور نہ ہی
 میں نے دنیا جہاں کے سفر کئے تھے۔ نہ عرب دیکھا
 تھا اور نہ عراق کا رخ کیا تھا۔ اور اللہ کی قسم! مجھے
 وسعت مال بھی میسر نہ تھی۔ میں نے زمانے کی
 (چھاتی) سے دودھ نہیں پیا ہاں ایک بانجھ کے پستان
 سے، جس سے کامل دودھ کی توقع نہیں کی جاسکتی۔
 اور میں نے صرف ایسے جانور کی پشت پر سواری
 کی جس میں شان و شوکت کی کوئی علامت نہ تھی۔

فبشّرني ربّي في تلك الزمن بأنه
سيكفيني في جميع المهمّات،
ويفتح عليّ باب كلّ نعمة من
التفضّلات. وكما ذكرت، كان
ذالك الوقت وقت العُسرِ
وأنواع الحاجات، وبشّرني ربّي
بتسهيل أموري وتيسير مناهجِي،
وتكفُّله بكلّ حوائجِي. فعند
ذالك وفي زمنٍ أبعدٍ من أمني
أمرت أن يُصنَع خاتمٌ فيه نقوش
هذه الأنباء، ليكون عند ظهورها
آيةً للطلّباء، وحُجّةً على الأعداء.
والخاتم موجود وهذا نقشه
﴿يا أهل الآراء﴾ ثمّ فعل
اللّه كما وعدّه، ومطرَ سحابٌ
فضله كما رعدّه، وجعل اللّه حبةً
صغيرةً أشجاراً باسقةً وأثماراً
يانعة. ولا سبيلَ إلى الإنكار،

پس میرے رب نے اُس زمانے میں مجھے بشارت
دی کہ وہ بہت جلد تمام مہمات میں میرے لئے
کافی ہوگا اور سرفرازیوں کی ہر نعمت کا دروازہ مجھ پر
کھول دے گا۔ اور جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے یہ
وقت بڑی تنگی اور طرح طرح کی حاجات کا وقت
تھا۔ (ایسے وقت میں) میرے رب نے میرے
تمام امور اور میری راہوں میں سہولت اور آسانی
پیدا کرنے کی اور میری تمام ضرورتوں کا خود کفیل
ہونے کی مجھے بشارت دی۔ سو اُس وقت اور امن
سے دور زمانے میں مجھے حکم دیا گیا کہ ایک ایسی
انگوٹھی بنائی جائے جس میں ان پیش گوئیوں کے
نقوش ہوں تاکہ وہ ان (خوشخبریوں) کے ظہور کے
وقت متلاشیان حق کے لئے ایک نشان اور دشمنوں پر
حجت ہو۔ اے اہل رائے! یہ انگوٹھی موجود ہے اور
یہ اس کا نقش ہے پھر اللہ نے اپنے وعدہ کے موافق
کیا اور اس کے فضل کا بادل جیسے گر جاویسے ہی برسایا
اور اللہ نے چھوٹے سے بیج کو اونچے درخت اور پکے
ہوئے پھل بنا دیا اور اس سے کوئی جائے انکار نہیں

☆ قد مضى على صنع هذا الخاتم أزيد من
ثلاثين سنة، وما ضاع إلى هذا الوقت فضلاً
من اللّه ورحمةً. وما كان في ذالك الزمن أنثر
من عزّتي، ولا ذكرٌ من شهرتي، وكنتُ في زاوية
الخمول، محروماً من الإعزاز والقبول. منه

☆ اس انگوٹھی کو بنے ہوئے تیس سال سے اوپر ہو گئے ہیں اور وہ
اب تک خدا کے فضل و رحمت سے ضائع نہیں ہوئی۔ اور اُس زمانہ
میں میری عزت کا کوئی نشان اور میری شہرت کا کوئی ذکر تک نہ تھا اور
میں گنہگار کے گوشہ میں اعزاز اور قبولیت سے محروم تھا۔ منہ

ولو اتفق فرّق الكفّار، فإن شهادة
 الشهداء تُسوّد وجه من أبلّی،
 وكيف الإنكار من شمس
 الضّحی؟ ثم إذا تمّت كلمة ربّی
 وملاً اللّهُ جرابی، تبادلَ القومُ
 بابی، وصرت من القطرة
 كالبهار، ومن الذرة كالجبال
 الكبار، ومن زرع صغير
 كالأشجار المملوءة من الثمار،
 ومن دودة ككمّامة المضمار، إن
 فی ذالك لآية لأولى الأبصار.
 وكذالك بشرنی ربّی بطول
 عمری فی بدء امری وقال: ترى
 نسلاً بعيداً. فعمرنی ربّی حتی
 رأیت نسلی ونسل نسلی، ولم
 یتركنی كالأبتر الذی لم یرزق
 وليدًا، وتكفی هذه الآیة سعیداً.
 فأفتونی أيها العلماء والمحدّثون
 والفقهاء.. أتجوّز عقولكم أنّ
 تلك المعاملات كلّها يعامل
 اللّهُ برجل یعلم أنه یفتري
 علیه، ويكذب أمام عينیه؟

خواہ کافروں کے تمام فرقے باہم متحد ہو جائیں
 کیونکہ گواہوں کی گواہی نے ہر انکار کرنے والے کے
 منہ کو کالا کر دیا ہے۔ دوپہر کے سورج کا انکار کیسے
 ممکن ہو سکتا ہے جب میرے رب کی بات پوری
 ہوئی اور اللہ نے میری تھیلی کو بھر دیا تو لوگ میرے
 در پر دوڑتے چلے آئے اور میں قطرے سے سمندر
 اور زرے سے بڑے بڑے پہاڑوں کی طرح ہو گیا
 اور چھوٹے پودوں سے پھلوں سے لدے ہوئے
 درخت اور ایک کیڑے سے میدان کا رزار کا بطل
 جلیل بن گیا یقیناً اس میں بصیرت رکھنے والوں
 کے لئے ایک بڑا نشان ہے۔ اسی طرح میرے
 رب نے میرے آغاز میں ہی میری درازی عمر کی
 مجھے بشارت دے دی تھی اور فرمایا تھا کہ ”تو دور کی
 نسل دیکھے گا“ سو میرے رب نے مجھے اتنی لمبی عمر
 عطا فرمائی کہ میں نے اپنی نسل اور نسل کی نسل دیکھی
 اور اس نے مجھے ابتر نہیں رکھا جس کی کوئی اولاد
 نہ ہو۔ اور یہ نشان ایک سعید الفطرت کے لئے کافی
 ہے۔ پس اے عالمو! محرتو! اور فقہو! مجھے فتویٰ
 دو کیا تمہاری عقلیں جائز قرار دیتی ہیں کہ اللہ
 ایک ایسے شخص کے ساتھ جسے وہ جانتا ہے کہ وہ اس
 پر افتر کرتا اور اس کی آنکھوں کے سامنے جھوٹ بولتا
 ہے ان تمام معاملات میں یہ سلوک روا رکھے۔

﴿۲۹﴾

و هل تجدون في سنة الله أنه يُظهر على غيبه إلى عمر طويل أحدا من المفترين؟ ويتم عليه كل نعمته كالنبيين الصادقين؟ وينصره في كل موطن يا كرام مبین؟ ويمهله مع هذا الافتراء حتى يبلغ الشيب من الشباب، ويلحق به ألوفاً من الأصحاب، ويعينه ويطرد أعداءه المؤذنين كالكلاب؟ ويؤتیه ما لم يؤت أحد من المعاصرين، ويهلك من باهله أمام عينيه أو يخزى ويهين؟ ومن كان على الدنيا مكباً ولزبنتها محبباً، ومن أهل الافتراء والفرية.. أرايتم نصرته كهذه النصره؟ أو أحسستم له عوناً الله كهذه العونه؟ ما لكم لا تفكرون كالمؤمنين؟ هداكم الله! إلام تكفرون عباد الله المؤيدين؟ وإنكم تكذبونني، ولا أعلم بم تكذبون!

اور کیا تمہیں اللہ کی سنت میں کہیں یہ ملتا ہے کہ وہ کسی مفتری کو ایک لمبی عمر تک کثرت سے اپنے امور غیبیہ سے مطلع کرتا رہے۔ اور سچے انبیاء کی طرح اس پر اپنی ہر نعمت تمام کر دے۔ اور اس کو ہر میدان میں واضح عزت و اکرام سے مدد دے۔ اور اس افتراء کے باوجود اسے اتنی مہلت دے کہ وہ جوانی سے بڑھاپے تک جانچنے اور ہزاروں دوست اس سے ملادے اور وہ اس کی تومد کرے اور اسے ایذا دینے والے دشمنوں کو ایسے دھتکار دے جیسے کتوں کو دھتکارا جاتا ہے۔ اور اسے وہ کچھ دے جو اس کے کسی ہم عصر کو نہ دیا گیا ہو۔ اور جو بھی اُس سے مباہلہ کرے وہ اُسے اُس کی آنکھوں کے سامنے ہلاک کر دے یا اسے ذلیل و رسوا کرے اور جو شخص دنیا پر جھکا ہوا ہو اور اس کی زینت سے پیار کرنے والا ہو اور مفتری اور جھوٹا ہو کیا تم نے اس کی نصرت (میری) اس نصرت کی طرح مشاہدہ کی ہے؟ یا اس (میری) مدد کی طرح تم نے اللہ کی مدد اس کے لئے دیکھی ہے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم متقیوں کی طرح غور نہیں کرتے۔ اللہ تمہیں ہدایت دے۔ تم کب تک اللہ کے تائید یافتہ بندوں کو کافر قرار دیتے رہو گے؟ تم میری تکذیب کرتے ہو اور میں نہیں جانتا کہ کس وجہ سے تم مجھے جھٹلاتے ہو!

أَكْفَرْتُ بكتاب الله، أو أنكرت ما جاء به المرسلون؟ أو ما رأيتم آيات الله فلذلك ترتابون؟ أو جئتكم في غير الوقت فقلتم جاء كما يجيء المذورون؟ ما لكم لا تعرفون الحق ولا تبصرون؟ انظروا إلى الأمم الخالية من المفتريين، والخليفة الغانية من المتقولين.. كيف انتسفهم الله لافتراءهم، وأهلكهم وما أبقى شيئاً من نبئهم، ومحا آثارهم، وأفنى أنصارهم، لما كانوا كاذبين، وللصادقين منافسين. ولو لا تفريق الله بين الحق والباطل لارتفع الأمان، وتشابه الخبيث والطيب والخرب والعمران، ولم يبق فرق بين المقبولين والمردودين.

اعلموا رحمكم الله أن عمر الافتراء قليل والمفتري في آخر عمره ذليل. ثم المفترون قوم مخذولون لا ينصرهم ربّ علام، ولا يشهد الله لهم، وليست في كنانتهم سهام،

کیا میں نے کتاب اللہ کا انکار کیا ہے یا اس کا جو رسول لے کر آئے؟ یا تم نے اللہ کے نشانوں کو نہیں دیکھا جس کی وجہ سے تم شک کر رہے ہو یا میں تمہارے پاس بے وقت آیا ہوں۔ پس تم نے کہا یہ آیا ہے جیسے جھوٹے آیا کرتے ہیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نہ تو تم حق کو پہچانتے ہو اور نہ اسے دیکھتے ہو۔ گزشتہ امتوں کے مفتریوں اور خدا پر جھوٹ باندھنے والی فانی مخلوق پر نگاہ دوڑاؤ، کس طرح اللہ نے ان کے افتراء کی وجہ سے انہیں ریزہ ریزہ کر دیا، انہیں ہلاک کیا اور ان کا نام و نشان تک باقی نہ رہنے دیا۔ اور ان کے نشان مٹا دیئے اور ان کے مددگاروں کو نابود کر دیا اس لئے کہ وہ جھوٹے تھے اور صادقوں سے مقابلہ کرتے تھے اور اگر حق و باطل کے درمیان اللہ کی تفریق نہ ہوتی تو امان اٹھ جاتی اور ناپاک اور پاک، ویرانے اور آبادیاں یکساں ہو جاتے۔ اور مقبولوں اور مردودوں کے درمیان کوئی فرق نہ رہتا۔

اللہ تم پر رحم فرمائے! تم جان لو کہ افتراء کی عمر تھوڑی ہوتی ہے اور مفتری اپنی عمر کے آخر پر ذلیل ہوتا ہے۔ مزید براں مفتری لوگ بے یار و مددگار قوم ہوتے ہیں۔ ربّ علام الغیوب ان کی مدد نہیں کرتا اور نہ ہی اللہ ان کے حق میں شہادت دیتا ہے اور نہ ان کے ترکش میں تیر ہوتے ہیں

ولیس متاعهم إِلَّا كلام، ولا
يؤيدون ولا يباركون
كالمقبولين. ومن سنن الله أنه
إذا بارز أحد من المكذبين
صادقا وقام للمنازعة، أو
اشتبك معه بنية المبالغة، صرعه
الله بالخزي والذلة، وكذلك
جرث عادة حضرة الأحديّة،
ليفرّق بين الصديقين
والمزورين. إن المزورين لا
يُنصرون من الله، ولا يؤيدون
بروح منه، ولا توافيهم نور من
السماء، ولا تُقدّم إليهم مائدة
الصلحاء، وما هم إِلَّا كلاب
الدنيا، تجدهم عليها متمايلين،
وتجد صدورهم مملوءة من شحها
وهم على أنفسهم من الشاهدين.
ويُخزون في مال أمرهم، وهناك
يُعرف وجود مميّز يميّز الخبيث
من الطيبين. والذين صدقوا عند
ربهم قد ثنى الله تعالى عن الدنيا
عنّاهم، وعطف إليه جنانهم،

﴿۳۰﴾

صرف باتیں ہی ان کا اثاثہ ہوتی ہیں۔ نہ ان کی
تائید کی جاتی ہے اور نہ انہیں مقبولوں کی طرح
برکت دی جاتی ہے اور سنت الہی یہی ہے کہ جب
مکذبوں میں سے کوئی کسی صادق کا مقابلہ کرتا اور
اس سے برسر پیکار ہونے کے لئے کھڑا ہوتا ہے یا
مباہلے کی نیت سے اس سے پنچہ آزمائی کرتا ہے تو
اللہ اسے ذلت و رسوائی کے ساتھ زمین پر ٹنچ دیتا
ہے۔ حضرت احدیت کی سنت اسی طرح جاری
ہے تاکہ وہ بچوں اور جھوٹ گھڑنے والوں کے
درمیان فرق کر دے کیونکہ اللہ کی طرف سے
جھوٹوں کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ روح اللہ سے ان
کی تائید کی جاتی ہے اور نہ آسمانی نور انہیں حاصل
ہوتا ہے اور نہ صلحاء کا مانند ان کے سامنے پیش کیا
جاتا ہے اور وہ محض دنیا کے کتے ہوتے ہیں تو انہیں
اس پر جھکے ہوئے پائے گا۔ نیز تو ان کے سینوں کو
اس (دنیا) کی طمع سے بھرے ہوئے پائے گا اور وہ
خود اپنے خلاف گواہی دینے والے ہیں اور انجام کار
وہ رسوا کئے جاتے ہیں۔ تب ایک امتیاز کرنے والا
وجود پہچانا جائے گا جو ناپاک کو پاکیزہ لوگوں سے الگ
کرے گا۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے نزدیک
صادق ٹھہرے تو اللہ نے ان کی عنان توجہ کو دنیا
سے پھیر دیا اور ان کے دلوں کو اپنی طرف جھکا لیا

فاختاروا له اليوم الأسود
والموت الأحمر، وأعطوه
الظاهر والمضمّر، وسعوا إليه
بوجدهم، وقضوا مناسك
عشقهم، وأتمّوا طواف محبتهم،
أولئك لا يُخزون في هذه وفي
يوم الدين، وسيسكنون في
مقاصر عزّ ورفعة. لا يرون تجاه
العدا من عشرة، ويحفظهم الله
من كلّ صرعة، ويقيلهم
وينعشهم عند كلّ سقطة،
فيعيشون محفوظين. والفرق
بينهم وبين المفترين كشمس
الضحى والليل إذا سجدى، أو
كحليبٍ لطيفٍ وخلّ ثقيف.
يتراءى نور جبهتهم للناظرين.
إنهم سرّحوا امرأة الدنيا وزينتها،
واختاروا الآخرة وذاقوا سكينتها،
واستراحوا مع الله بعد ترك
أهوائهم، وخروا على حضرة الله
وفرّوا إليه منقطعين، وقنعوا من
الدنيا بثوبٍ كثيفٍ، وبقلٍ قطيفٍ،

پس انہوں نے اس کی خاطر روزِ سیاہ اور موتِ احمر
(یعنی شہادت کی موت) کو منتخب کر لیا۔ اور اپنا ظاہر و
باطن اس کو دے دیا اور اپنی مقدور بھر طاقت سے
اس کی جانب دوڑتے چلے آئے اور اپنے مناسک
عشق ادا کئے اور اپنی محبت کا طواف مکمل کیا۔ یہ لوگ
اس دنیا میں اور جزا سزا کے دن رسوا نہیں کئے
جائیں گے۔ اور وہ عزت و رفعت کے محلات میں
سکونت اختیار کریں گے دشمنوں کے مقابل پر اپنی
کوئی لغزش نہیں دیکھیں گے۔ اور اللہ انہیں ہر
شکست سے محفوظ رکھے گا اور انہیں معاف کرے
گا۔ اور ہر ٹھوکر کے وقت انہیں رفعت دے گا پس
وہ محفوظ زندگی بسر کریں گے۔ ان کے اور مفترپوں
کے درمیان وہی فرق ہے جو دوپہر کے سورج اور
تاریک رات کے درمیان یا عمدہ دودھ اور نہایت
ترش سر کے درمیان ہوتا ہے، دیکھنے والوں کیلئے
ان کا نور جبین ظاہر ہوتا ہے۔ انہوں نے زن دنیا
اور اس کی زینت کو خیر باد کہہ دیا اور آخرت کو اختیار
کیا اور اس کی سکینت کا مزا چکھا۔ اپنی خواہشات
ترک کرنے کے بعد وہ اللہ کے ساتھ تعلق کے نتیجے
میں آرام یافتہ ہوئے اور اللہ کے آستانہ پر گر گئے اور
دنیا سے منقطع ہو کر اس کی طرف دوڑ کر آگئے اور دنیا
میں سے موٹے کپڑے اور ردی سبزی پر قناعت کی،

فاعطى ارواحهم حللاً كبيراً مع
غذاءً لطيفاً، ورُدَّ إليهم ما
تركوا وكذا لك يفعل الله
بالمخلصين. ونظر الله إليهم
فوجدهم الطيبين الطاهرين،
ورأى أنهم يؤثرونه على
غيرهم، فأثرهم على الأغيار،
ورأى أنهم كانوا له فكان لهم،
وجعلهم مهبط الأنوار،
وكذا لك جرت سنته من
الأولين إلى الآخرين. وكم
بئرتُ حفر لهم، فيخرجهم الله
بأيديه، ولا تصيبهم مصيبة
ليهلكوا، بل ليرى الله بها
كرامتهم، ولا تنزل عليهم آفة
ليدمروا بل ليثبت الله بها أنهم
من المؤيدين. أولئك رجال
صافهم جهم. ولا يخزي الله
قوماً إلا بعد أن يتألم قلوبهم
بأيذاء تلك الخبيثين،

تو اس کے نتیجہ میں اللہ نے ان کی ارواح کو عمدہ
غذاؤں کے ساتھ ساتھ چمکدار پوشاکیں عطا کیں۔
اور جو کچھ انہوں نے چھوڑا تھا ان کی طرف دوبارہ
لوٹا دیا گیا اللہ اپنے مخلص بندوں کے ساتھ ایسا ہی
کیا کرتا ہے۔ اللہ نے ان پر نگاہ ڈالی تو انہیں طیب
وطاہر پایا اور اس نے دیکھا کہ وہ اسے اس کے غیر پر
ترجیح دیتے ہیں تو اس نے انہیں اغیار پر ترجیح دی اور
اس نے دیکھا کہ وہ اس کے ہیں تو وہ ان کا ہو گیا
اور اس نے انہیں انوار کے اترنے کی جگہ بنا دیا۔
اسی طرح اس کی یہی سنت اولین سے آخرین تک
جاری ہے اور بہت سے کنوئیں ان کے لئے
کھودے جاتے ہیں لیکن اللہ خود اپنے ہاتھوں سے
انہیں باہر نکال لیتا ہے اور انہیں مصیبت اس لئے
نہیں پہنچتی کہ وہ ہلاک کئے جائیں بلکہ اس لئے
کہ اللہ اس کے ذریعہ ان کی کرامت دکھائے۔
اور کوئی آفت ان پر اس لئے نازل نہیں ہوتی کہ
وہ تباہ کئے جائیں بلکہ اس لئے کہ تا اللہ اس کے
ذریعہ یہ ثابت کرے کہ یہ تائید یافتہ افراد میں سے
ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے پیارے
(خدا) نے چن لیا ہے۔ اور اللہ کسی قوم کو اس
وقت تک رسوا نہیں کرتا جب تک ان مخلصین کے
دل ان خبیثوں کی ایذاء سے درد میں مبتلا نہ ہوں۔

كذالك جرت سنة الله في
المخلوقين. وإذا أقبلوا على الله
سُمع لهم، وإذا استفتحوا فخاب
كل ظلام ضنين. يعيشون تحت
رداء الله.. تراهم أحياء وهم من
الفانين. أتظن أن هذا القوم قد
خلوا من قبل ولا يريد الله أن
يخلق مثلهم في الآخرين؟
ثقلتك ☆ أمك! إن هذا إلا خطأ
مبين. يا عافاك الله.. بعدت
بعداً عظيماً من سنن الله رب
العالمين. لولا وجودهم
لفسدت الأرض ومن فيها،
فلذالك وجب وجودهم إلى
يوم الدين.

وما أرسلني ربّي إلا ليكف عنكم
أبدي الكفار، ويهيئكم لنزول
الأنوار، فما لكم لا تشكرون بل
تعرضون عن الهدى؟ أتعلمون
أنكم تتركون سُدّى؟ وإن مع اليوم
غدا. وما جنتكم من هوى النفس،

مخلوق میں اللہ کی یہی سنت جاری ہے اور جب وہ
اللہ کی طرف توجہ کرتے ہیں تو ان کی (دعا) سنی
جاتی ہے۔ اور جب وہ فتح کی دعا کرتے ہیں تو ہر
ظالم خیل نامراد ونا کام ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ کی چادر
کے نیچے زندگی بسر کرتے ہیں۔ تو انہیں زندہ دیکھتا
ہے حالانکہ وہ فنا فی اللہ ہیں۔ کیا تو خیال کرتا ہے کہ
ایسے لوگ صرف پہلے زمانے میں ہی ہو چکے ہیں
اور یہ کہ اللہ آخرین میں ان جیسے لوگ پیدا کرنا نہیں
چاہتا۔ تیری ماں تجھے کھوئے ایسا خیال صریح غلطی
ہے۔ اے (بھائی) اللہ تیرا بھلا کرے۔ تو تمام
کائنات کے پروردگار اللہ کی سنتوں سے بہت دور
جا پڑا۔ اگر ان (مرسلین) کا وجود نہ ہوتا تو زمین اور
اس میں بسنے والوں میں ایک فساد برپا ہو جاتا یہی
وجہ ہے کہ روز جزا تک کے لئے ان کا وجود لازم
اور ضروری ہو گیا۔

میرے رب نے مجھے اس لئے بھیجا تا وہ کفار
کے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے سے روکے اور تمہیں
نزولِ انوار کے لئے تیار کرے۔ پھر کیا ہو گیا ہے
کہ تم شکر ادا نہیں کرتے بلکہ ہدایت سے منہ موڑ
رہے ہو کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہیں بے لگام چھوڑ
دیا جائے گا اور ہر آج کے لئے کل ہے۔ میں اپنی
کسی خواہش نفس کے تحت تمہارے پاس نہیں آیا

وما كنت مشتاق الظهور، بل كنت أحب أن أعيش مكتومًا كأهل القبور، فأخرجني ربِّي علي كراهتي من الخروج، وأضاء اسمي في العالم مع هربي من الشهرة والعروج، ولبثت عمراً كالسرّ المستور، أو القنفذ المذعور، أو كريم في التراب، أو كفتيل خارج من الحساب. ثم أعطاني ربِّي ما يحفظ العدا، ومنّ عليّ بوحى أجلى. فاشتعل السُّفهاء وظلموا، وكان بعضهم من البعض أظغى، وسفّت منهم على الأعاصر والصراصر العظمى، فرأيتم مآلهم يا أولى النهى. ثم بعدهم أدعوكم إلى الله، فإن تقبلوا فالله حسبكم، وإن تكفروا فالله حسبكم، والسلام عليّ من اتبع الهدى.

يا فتیان رحمکم اللہ. ترون انقلاباً عظيماً في العالم، وتشاهدون من أنواع المعالم. وأشقى الناس في هذا الزمن المسلمون. نهب دُنياهم،

اور نہ مجھے ظاہر ہونے کا شوق تھا بلکہ میں پسند کرتا تھا کہ اہل قبور کی مانند پوشیدہ زندگی بسر کروں لیکن میرے رب نے مجھے میرے باہر نکلنے کی کراہت کے باوجود باہر نکالا۔ اور شہرت اور عروج سے میرے فرار کے باوجود اس نے تمام عالم میں میرا نام روشن کیا۔ عمر کا ایک حصہ میں نے ایک رازِ نہاں کی مانند یا ایک خوفزدہ خارپشت کی طرح، یا مٹی میں بوسیدہ ہڈی یا کھجور کی گٹھلی کے حقیر ریشے کی مانند گزارا۔ پھر میرے رب نے مجھے وہ کچھ دیا جو دشمنوں کو غصہ دلا رہا ہے اور روشن وحی سے اس نے مجھ پر احسان فرمایا جس پر نادان بھڑک اٹھے اور ظلم ڈھایا اور ان میں سے ہر ایک دوسرے سے زیادہ سرکش تھا۔ ان کی طرف سے میرے خلاف بگولے اور نہایت تیز آندھیاں آئیں۔ پس اے اہل دانش تم نے ان کا انجام دیکھ لیا۔ پھر ان کے بعد میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، اگر تم قبول کرو گے تو اللہ تمہارے لئے کافی ہے اور اگر انکار کرو گے تو اللہ ہی تمہارا حساب لینے والا ہے۔ سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ اے جوانو! اللہ تم پر رحم فرمائے۔ تم دنیا میں ایک عظیم انقلاب دیکھ رہے ہو۔ اور مختلف قسم کے نشان مشاہدہ کر رہے ہو۔ اس زمانے میں سب سے بد بخت لوگ مسلمان ہیں جن کی دنیا چھین لی گئی

وَكثِيرٌ مِنْهُمْ مِنَ الَّذِينَ يَرْتَدُونَ.
 لَا يَنْزِلُ بَلَاءٌ إِلَّا عَلَيْهِمْ، وَلَا
 تُهْلِكُ دَاهِيَةٌ إِلَّا قَوْمَهُمْ. مَا
 حَدَّثْتُ بَدْعَةَ إِلَّا وَلَجْتُ بَيْنَهُمْ،
 وَمَا عَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الدُّنْيَا عَيْنَهَا
 إِلَّا فَقَأْتُ بِهَا عَيْنَهُمْ. نَرَى شَبَابَهُمْ
 تَرَكَوْا شَعَارَ الْمَلَّةِ الْإِسْلَامِيَّةِ،
 وَمَحَوْا آثَارَ سَنَنِ النَّبَوِيَّةِ.
 يَحْلِقُونَ اللَّحْيَ، وَيَعْظُمُونَ
 السِّبَالَ، وَيَطْوِلُونَ الشَّوَارِبَ،
 مَعَ تَلْبَسِ الْحُلْلِ النَّصْرَانِيَّةِ. فَهَمَّ
 فِي هَذَا الزَّمَنِ أَشَقِيٌّ مَنْ أَظْلَمَتْهُ
 السَّمَاءُ، وَأَوْتَهُ الْغَبْرَاءُ.
 يَعْرِضُونَ عَنِ فَضْلِ اللَّهِ إِذَا أَتَى،
 وَيَفْرُونَ مِنْ رَحْمِ اللَّهِ إِذَا وَافَى.
 تَنْحَوْنَ عَنِ خِوَانِ اللَّهِ إِذَا دَنَا،
 وَاتَّبَعُوا طَرَفًا أُخْرَى. لَا يَخَافُونَ
 حَرَّ النَّارِ وَاللَّظِي، وَيَخَافُونَ
 مَرَارَةَ هَذِهِ الدُّنْيَا، وَالطَّرِيقِ
 الَّذِي مَا نَصَفَهُ الشَّيْطَانُ وَطَنُوا
 كَلَّهُ، فَسَبَقُوا الْخَنَاسَ الْأَطْعَى.
 وَمِنْهُمْ قَوْمٌ يَقُولُونَ إِنَّا نَحْنُ الْعُلَمَاءُ،

اور اُن میں سے بہت سے دین سے برگشتہ ہو رہے
 ہیں۔ کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی مگر ان پر، کوئی
 مصیبت ہلاک نہیں کرتی مگر انہی لوگوں کو، کوئی بدعت
 پیدا نہیں ہوتی مگر وہ اُن میں راہ پالیتی ہے۔ اور دنیا نے
 اپنا مال و زر ان کے سامنے پیش نہیں کیا مگر اس کے
 ذریعہ ان کی آنکھیں پھوٹ گئیں۔ ہم ان کے نوجوانوں
 کو دیکھتے ہیں کہ انہوں نے ملت اسلامیہ کے شعار
 کو ترک کر دیا ہے اور سنن نبویہ کے نشان مٹا دیئے
 ہیں۔ نصرانی لباس پہننے کے ساتھ ساتھ داڑھیاں
 موٹے موٹے موچھوں کو لمبا کرتے ہیں۔ پس وہ اس زمانہ
 میں ان سب سے زیادہ بد بخت ہیں جن پر آسمان نے
 سایہ کیا ہے اور جنہیں زمین نے پناہ دی ہے۔ اللہ کا
 فضل جب بھی آتا ہے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور
 اللہ کا رحم جب بھی آتا ہے تو اس سے بھاگ جاتے
 ہیں۔ اور اللہ کا خوان جب بھی قریب آتا ہے تو اس
 سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں اور دوسری راہوں کی
 پیروی کرتے ہیں۔ وہ آگ کی گرمی اور شعلوں سے
 نہیں ڈرتے مگر اس دنیا کی تلخی سے ڈرتے ہیں اور
 انہوں نے اس ساری راہ کو پائمال کر دیا ہے جس کے
 نصف تک بھی شیطان نہیں پہنچا۔ پس وہ سرکش خناس
 شیطان سے بھی سبقت لے گئے ہیں۔ اور ان میں کچھ
 ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ صرف ہم ہی علماء ہیں

وَيَتَكَلَّمُونَ كَمَا يَتَكَلَّمُ السُّفَهَاءُ، يَضَلُّونَ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَهُدًى، وَيَعْرَضُونَ عَنِ الْحَقِّ الَّذِي حُصِّصَ وَتَجَلَّى. وَيُذْفَنُونَ خَيْرَ الرِّسْلِ فِي التُّرَابِ، وَيُضْعَدُونَ عَيْسَى إِلَى السَّمَاوَاتِ الْعُلَى. فَتَلْكَ إِذَا قَسَمْتُ ضِيْزَى! يَبْصُرُونَ ثُمَّ لَا يَبْصُرُونَ، يَرُونَ الْحَقَّ ثُمَّ يَتَعَامُونَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ، وَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ الَّذِي ظَهَرَ كَشَمْسِ الضُّحَى. أَلَا يَرُونَ نَصْرَ اللَّهِ كَيْفَ أَتَى؟ وَيُرِيهِمُ اللَّهُ كُلَّ سَنَةٍ مَا يَكْرَهُونَهَا مِنْ آيَاتٍ عَظْمَى،

جبکہ باتیں بے وقوفوں جیسی کرتے ہیں۔ علم اور ہدایت کے بغیر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور جو حق کھل کر ظاہر ہو چکا ہے اس سے رخ پھیر لیتے ہیں۔ وہ خیر الرسل ﷺ کو تو خاک میں دفن کرتے ہیں مگر عیسیٰ کو بلند آسمانوں پر چڑھاتے ہیں۔ یہ تو پھر بہت ہی ناقص تقسیم ہے۔ وہ دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے۔ وہ حق کو دیکھتے ہیں لیکن پھر بھی جانتے بوجھتے ہوئے اندھے بن جاتے ہیں اور وہ اس حق کو چھپاتے ہیں جو روشن آفتاب کی طرح ظاہر ہو گیا۔ کیا وہ اللہ کی مدد کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح آئی۔ اللہ انہیں ہر سال وہ عظیم نشانات دکھاتا ہے جنہیں وہ ناپسند کرتے ہیں،

☆ اِنِّیْ کَتَبْتُ غَیْرَ مَرَّةٍ اَنْ مِّنْ اَعْظَمِ اَمْرِ اَللّٰہِ مَا اَنْبَاہُنِیْ بِکَثْرَةِ الْجَمَاعَةِ، وَرَجُوعِ النَّاسِ اِلَیَّ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ، وَدُخُولِهِمْ فِیْ هَذِهِ السَّلْسَلَةِ. وَكَانَ هَذَا الْوَحْیَ فِیْ زَمَنِ کُنْتُ فِیْهِ رَجُلًا خَامِلًا لَا یَعْرِفُنِیْ اَحَدٌ، لَا مِنْ الْخَوَاصِّ وَلَا مِنْ الْعَامَّةِ. ثُمَّ بَعْدَ ذَالِکَ زَادَتْ جَمَاعَتِیْ اِلَیْ حَدٍّ لَا یَعْرِفُ عَدَدَهُمْ عَلَی الْوَجْهِ الْکَامِلِ اِلَّا عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَانْتَشَرُوا فِیْ هَذِهِ الْبِلَادِ وَبِلَادٍ اٰخَرٰی کَصَیْبٍ یَعَمُّ کُلَّ اَقْطَارِ الْبَلَدَةِ. فَفَكَّرُوا.. اَلِیْسَ ذَالِکَ مِنْ الْآیَاتِ الْعَظِیْمَةِ؟ وَقَدْ اَیَّدَ کَلَامِیْ هَذَا الْمَكْتُوبُ الَّذِیْ بَلَّغْتِی الْیَوْمَ فِیْ اٰخِرِ جَنُورِی سَنَةِ ۱۹۰۷ء مِنْ اَرْضِ مِصْرَ، فَاُکْتُبُ مِنْهُ السُّطْرَیْنَ لِمَلْحَظَةِ اَهْلِ النِّصْفَةِ، وَهُوَ هَذَا: اِلَیْ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِحْتِرَامِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُودِ مِیْرَزَا غِلَامِ اَحْمَدِ الْقَادِیَانِی الْهِنْدِی الْفَنِّجَابِی، بَعْدَ الْحَیَّةِ، لَقَدْ کَثُرَتْ اَتْبَاعُکُمْ فِیْ هَذِهِ الْبِلَادِ وَصَارَتْ عِدَدُ الرَّمْلِ وَالْحَصَا، وَلَمْ یَبْقَ اَحَدٌ اِلَّا وَعَمِلَ بِرَاٰیِکُمْ وَاتَّبَعَ اَنْصَارُکُمْ.

☆ میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ اللہ کے عظیم نشانات میں سے ایک وہ پیشگوئی ہے جس میں مجھے جماعت کی کثرت، لوگوں کے فوج در فوج میری طرف رجوع کرنے اور ان کے اس سلسلہ میں داخل ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ اور یہ وحی اس زمانے کی ہے جب میں ایک گمنام شخص تھا جسے کوئی نہ جانتا تھا نہ خواصوں میں سے اور نہ عوام میں سے۔ اس کے بعد میری جماعت اس حد تک بڑھی کہ اس کی پوری اور صحیح تعداد عالم الغیب والشہادہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ اس ملک اور دوسرے ملک میں پھیل گئے ہیں اس موملاد ہزار ہا کی طرح جو ملک کے تمام اطراف میں برستی ہے۔ پس فوراً فکر کرو کیا یہ عظیم نشانات میں سے نہیں؟ اور میری بات کی تائید اس خط نے بھی کی ہے جو مجھے آج آخر جنوری 1907ء کو سرزمین مصر سے پہنچا ہے۔ میں اہل انصاف کے ملاحظہ کے لئے اس کی دو سطر میں تحریر میں لاتا ہوں جو یہ ہیں: بطرف ذی شان وقابل احترام مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی، ہندی، پنجابی۔ تجیہ سلام کے بعد عرض ہے کہ آپ کی اتباع کرنے والوں کی تعداد ہمارے ملک میں بڑی کثرت سے ہے جو کثرت تعداد میں ریت کے ذروں اور کنکر یوں کے برابر ہیں اور ہر ایک آپ کے عقیدہ پر عمل کرنے والا اور آپ کے انصار کی اتباع کرنے والا ہے۔

الراقم: أحمد زهری بدر الدین، من اسکندرية، ۱۹ دسمبر سنة ۱۹۰۶ء. منه

الراقم: أحمد زهری بدر الدین از اسکندریہ 19 دسمبر 1906ء۔ منه

ثم يَمْرُونَ كَأَنَّهُمْ مَا رَأَوْا وَيَتَحَامُونَ
 عَنْ طَرَقِ التَّقْوَى، كَأَنَّ أَسَدًا
 يَفْتَرَسُ فِيهَا أَوْ تَأْخِذُهُمْ آفَاتُ
 أُخْرَى. أَيُظَنُّونَ أَنَّهُمْ لَا يُسْأَلُونَ
 وَيُتْرَكُونَ كَشَيْءٍ يُنْسَى؟ أَلَا
 يَرُونَ الْآيَاتِ مِنْ رَبِّي، أَوْ رَأَوْا
 كَمَثَلِهِ مَعَامِلَةَ اللَّهِ بِرَجُلٍ افْتَرَى؟
 مَا لَهُمْ لَا يَتْرَكُونَ عَادَةَ الْإِيذَاءِ،
 وَالسَّبِّ وَالْإِزْدِرَاءِ؟ أَأَقْسَمُوا
 وَأَلَّوْا وَعَاهَدُوا عَلَيْهِ؟ وَاللَّهِ
 يَسْمَعُ وَيُرَى. يَا حَسْرَاتٍ عَلَيْهِمْ!
 إِنَّهُمْ جَاوَزُوا حَدَّ التُّقَى، وَطُبِعَ
 عَلَى الْقُلُوبِ فَاتَّرَوْا الْعِشَا
 وَالْعَمَى. يَخَافُونَ الْخَلْقَ وَلَا
 يَخَافُونَ اللَّهَ، وَلَا يَتَّقُونَ حَرَّ النَّارِ
 وَاللَّظَى. وَقَدْ أَوْتُوا مَفَاتِيحَ دَارِ
 الدِّينِ فَمَا دَخَلُوهَا، وَمَا رَضُوا
 بِأَنْ يَدْخُلَهَا زَمْرٌ أُخْرَى. أَيُرْجَى
 مِنْهُمْ أَنْ يُؤْمِنُوا بِإِمَامٍ وَقْتَهُمْ، بَلْ
 يَقُولُونَ كَذَابٌ يُضِلُّ الْوَرَى،

پھر وہ یوں گزر جاتے ہیں گویا انہوں نے دیکھا ہی
 نہیں اور وہ تقویٰ کی راہوں سے دور ہو رہے ہیں۔
 گویا ایک شیر ہے جو ان راہوں میں چیر پھاڑ کر رہا
 ہو یا انہیں دوسری آفات گرفت میں لے رہی
 ہوں۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ان سے باز پرس
 نہیں کی جائے گی اور وہ بھولی بسری شے کی طرح
 چھوڑ دیئے جائیں گے۔ کیا وہ میرے رب کے
 نشانوں کو نہیں دیکھتے یا انہوں نے اس کی مانند کسی
 مفتری کے ساتھ اللہ کا معاملہ دیکھا ہے۔ انہیں کیا
 ہو گیا ہے کہ وہ ایذا رسانی، گالیوں اور تحقیر کی عادت کو
 نہیں چھوڑتے؟ کیا انہوں نے قسمیں کھائیں اور
 حلف اٹھائے ہیں اور اس پر عہد کر رکھا ہے؟ حالانکہ
 اللہ سنتا اور دیکھتا ہے۔ ان پر افسوس انہوں نے تقویٰ
 کی حد سے تجاوز کیا اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی۔
 پس انہوں نے اندھے پن کو ترجیح دی۔ وہ مخلوق سے
 ڈرتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں ڈرتے۔ اور وہ جہنم کی
 حرارت اور اس کے شعلوں سے نہیں ڈرتے۔ انہیں
 دین کے گھر کی کنجیاں دی گئیں لیکن وہ نہ تو خود اس
 میں داخل ہوئے اور نہ انہوں نے پسند کیا کہ دوسرے
 گروہ ہی اس میں داخل ہوں۔ کیا ان سے یہ امید کی
 جاسکتی ہے کہ اپنے امام وقت پر ایمان لائیں بلکہ
 وہ تو اسے کذاب کہتے ہیں جو دنیا کو گمراہ کر رہا ہے

أرأى نفسه في زى المسلمين ولا
يؤمن بالله ورسوله المصطفى.
وما شقوا صدرى، فما أعرهم
على كفر يوحى؟ وقد رأوا آيات
إن رأها قوم أهلکوا فى قرون
أولى ما عذبوا فى الدنيا ولا فى
العقبى. فهذه شقوتهم.. طلعت
الشمس عليهم وأضحى، وهم
يختفون فى الغار ويؤثرون
الدجى. لا يفرقون بين خائن
وأمين، وبين نهارٍ وليلٍ سجدى.
يريدون أن يطفئوا نوراً نزل من
الله ذى الجلال، والله غالب
على أمره وإن كان مكرهم تزول
به الجبال. أيعسبون أنهم قوم
ليس لهم زوال؟ وسيبطل الله
كيدهم، وإن كان كيدهم كحليب
أجرى فى الحلو، وأمضى فى
العروق، أو كغذاء أخرى هى
الطف وأحلى. أيستطيعون أن
يردوا قضاءه؟ سبحان ربنا
الأعلى! إنه يغلب ولا يغلب،

اور اپنے آپ کو مسلمانوں کے بھیس میں ظاہر کرتا
ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول (محمد) مصطفیٰ ﷺ پر
ایمان نہیں رکھتا۔ اور انہوں نے میرا سینہ تو نہیں چیرا
پھر انہیں کس چیز نے میرے مخفی کفر پر اطلاع دی؟
انہوں نے وہ نشانات دیکھے کہ اگر ان نشانات کو
قرون اولیٰ کی ہلاک ہونے والی قومیں دیکھ لیتیں تو
انہیں اس دنیا اور اگلے جہاں میں عذاب نہ دیا جاتا۔
پس یہ ان کی بدبختی ہے۔ ان پر آفتاب طلوع ہوا اور
خوب روشن ہو گیا اور وہ غار میں چھپے بیٹھے ہیں اور وہ
تاریکی کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ خائن اور امین اور روشن
دن اور تاریک رات کے درمیان فرق نہیں کرتے۔
وہ اس نور کو جو اللہ ذوالجلال کی طرف سے نازل ہوا
بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے خواہ
ان کی تدبیر ایسی ہو جس سے پہاڑ ٹل جائیں۔ کیا
وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایسی قوم ہیں جن کو زوال نہیں۔
اللہ بہت جلد ان کی تدبیر کو باطل کر دے گا اگر چہ ان
کی تدبیر ایسے دودھ کی طرح ہو جو حلق سے تیزی
سے نیچے اترتا ہو اور رگ و پے میں سرایت کر جانے
والا ہو یا وہ کسی دوسری غذا کی طرح ہو جو بہت
عمدہ اور نہایت شیریں ہو۔ کیا وہ اللہ کی قضا کو رد
کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ہمارا بزرگ و برتر رب
پاک ہے وہ غالب رہتا ہے اور مغلوب نہیں ہوتا۔

وینفذ أمره من السماء إلى تحت
الشرى. فهل من فتى يخافه ولا
يطغى؟ وهل من حرّ طبعه ولا
يأبى؟ أيتكثون على آراء آبائهم
الأولين؟ وليس لأرائهم ثبات
وتجددهم فيها مختلفين، وما
زالت النوى تطرح برأيهم كلَّ
مطرح، فلا يثبت وليس له قرار
ويتبدل كلَّ حين. ووالله، إنى
صادق ووجدوا بما جئت به
بغير علم ولا برهان مبين. وإنى
أعرض نفسي للذبح فما دونه إن
كانوا من الصادقين. إن يقولون
إلا رجماً بالغيب، وليسوا على
الحق مُعثرين. ويقولون إن
الزلازل والطاعون ما جاءت إلا
بنحو سة هؤلاء، وإنهم قوم
منحوسون. انظر إلى أقوالهم
كيف يهذرون! يا أعداء الكتاب
والرسول، بماذا تطيرون؟ أجماء
العذاب بما أرسل الله عبده ليتّم
به حجّته ولينذر قوماً غافلين؟

اوروہ آسمان سے زمین کی پاتال تک حکم نافذ کرتا ہے
پس کیا کوئی ایسا جوان ہے جو اس سے ڈرے اور
سرکشی نہ کرے اور کیا کوئی ایسا شریف انسان ہے جو اس
کی اطاعت کرے اور انکار نہ کرے۔ کیا وہ اپنے پہلے
آباء و اجداد کے خیالات پر تکیہ کئے بیٹھے ہیں حالانکہ
ان کے خیالات میں کوئی پختگی نہ تھی اور تو ان کو اس
میں باہم اختلاف کرنے والا پائے گا۔ اور ان کی رائے
(کا سفر) ان کی آراء کو ہر لمحہ پھینکتا رہا پس اسے
ثبات نہ ملا اور نہ کوئی قرار اور وہ ہر لمحہ تبدیل ہوتی رہی
ہے۔ اور اللہ کی قسم میں صادق ہوں اور انہوں نے
بغیر کسی علم اور واضح دلیل کے اس چیز کا انکار کر دیا جو
میں لایا ہوں اور اگر وہ سچے ہیں تو میں اپنے آپ کو ذبح
کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر کیا
ہوسکتا ہے؟ وہ صرف اندازے سے بات کرتے ہیں
اور حق سے آگاہ نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ زلزلے اور
طاعون صرف ان لوگوں کی نحوست کی وجہ سے آئے
ہیں اور یہ منحوس قوم ہیں۔ ان کے اقوال پر نگاہ ڈال!
کہ وہ کیسی بے ہودہ گوئی کر رہے ہیں۔ اے کتاب
اور رسول کے دشمنو! تم کس بنا پر بدشگونئی کر رہے ہو
کیا عذاب اس لئے آیا ہے کہ اللہ نے اپنے بندے
کو رسول بنا کر بھیجا تا وہ اس کے ذریعہ اپنی حجت
تمام کرے اور تا وہ غافل قوم کو متنبہ کرے۔

وَيَلِّكُمْ وَلَمَا تَزْعُمُونَ! وَقَدْ أَنبَأَ
 اللَّهُ بِهَا قَبْلَ ظَهْوِهَا ثُمَّ أَنْتُمْ بِاللَّهِ
 وَرَسُولِهِ تَسْتَهْزِئُونَ. وَإِنَّ اللَّهَ يَرَى
 كُلَّ مَا تَصْنَعُونَ. تَرَوْنَ لِيَالِيَ الْكُفْرِ
 وَظُلُمَاتِهَا، وَتُحَسِّنُونَ حَاجَةَ مَرْسَلٍ
 وَأَمَارَاتِهَا ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْرَضُونَ كَأَنَّكُمْ
 قَوْمٌ عَمُونَ. وَإِذَا ابْتَسَمْتَ نَغْرُ صَبْحِ
 الْإِسْلَامِ، وَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَجِيحَ
 الشَّرْكَ بِآيَاتِهِ الْعِظَامِ، فَلَكُمْ
 مَكْرٌ فِي آيَاتِهِ لَعَلَّ النَّاسَ إِلَى
 الْحَقِّ لَا يَرْجِعُونَ. وَتَقْرَأُونَ فِي
 سُورَةِ النُّورِ مِنْ غَيْرِ الشُّكِّ وَالْعُمَّةِ،
 أَنَّ الْخُلَفَاءَ كُلَّهُمْ يَأْتُونَ مِنْ هَذِهِ
 الْأُمَّةِ، ثُمَّ تَلْتَمِسُونَ عَيْسَى الَّذِي
 هُوَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَتَنْسُونَ مَا
 فِيهِمْ قِيلَ. وَتَقْرَأُونَ فِي حَدِيثِ
 نَبِيِّ اللَّهِ إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ، ثُمَّ أَنْتُمْ
 تَتَجَاهَلُونَ. أَتَكْفُرُونَ بِمَنْ جَاءَ
 مِنَ الرَّحْمَنِ بِالآيَاتِ الْبَيِّنَاتِ
 وَالْبُرْهَانِ، وَتَرَوْنَ الْكُفَّارَ كَيْفَ
 جَرَّحُوا دِينَكُمْ الَّذِي هُوَ خَيْرُ الْأَدْيَانِ؟

﴿۳۳﴾

ہلاکت ہے تم پر اور تمہاری سوچ پر۔ اور اللہ نے ان
 امور کے ظہور سے پہلے ان کی خبر دی تھی۔ پھر تم اللہ اور
 اس کے رسولوں سے استہزاء کرتے ہو۔ تم جو کچھ بھی
 کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔ تم کفر کی راتوں اور
 انکی تاریکیوں کو دیکھتے ہو اور ایک مرسل کی ضرورت
 اور اس کی علامات کو محسوس کرتے ہو، پھر بھی تم اعراض
 کر رہے ہو۔ گویا تم اندھی قوم ہو۔ جب اسلام کی صبح
 متبسم ہوئی اور اللہ نے ارادہ فرمایا کہ وہ اپنے عظیم
 الشان نشانوں کے ذریعہ شرک کا استیصال کرے۔ تو
 اُس کے نشانوں کی نسبت سازشیں کرنا تمہارا وطیرہ
 ہو گیا کہ شاید لوگ حق کی طرف رجوع نہ کریں۔
 جبکہ بلا شک و شبہ تم سورۃ نور میں یہ پڑھتے ہو کہ
 تمام خلفاء اسی امت میں سے آئیں گے۔ پھر تم عیسیٰ
 کی تلاش میں لگے ہوئے ہو جو بنی اسرائیل میں سے
 ہے اور جو ان (خلفاء امت) کے تعلق میں کہا گیا ہے
 اسے بھول جاتے ہو۔ اور تم نبی ﷺ کی حدیث
 میں إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ (تمہارا امام تمہیں میں سے
 ہوگا۔) کے الفاظ پڑھتے ہو پھر بھی جاہلانہ رویہ اختیار
 کرتے ہو۔ کیا تم اس شخص کا انکار کرتے ہو جو رحمن خدا
 کی طرف سے کھلے کھلے نشان اور دلائل لے کر آیا ہے۔
 اور تم کفار کو دیکھتے ہو کہ انہوں نے تمہارے دین
 کو جو تمام ادیان سے بہتر ہے کس طرح زخمی کیا ہے

وہمّوا بأن ترتدّوا وتكونوا
 كمثلهم حزب الشيطان. فاعلموا
 رحمكم الله أنّ غيرة الله قد اقتضت
 في هذا الزمان، أن يرسل عبده
 وينجز وعده، وينجي حزبه من
 أهل العُدوان. فأنا هو العبد
 المأمور، والوقت هو الوقت
 المسطور، فهل أنتم تؤمنون؟
 والحقّ قد تبين، والوقت قد
 تعين، فما لكم لا تفهمون؟ يا
 حسراتٍ عليكم، إنكم صرتم أوّل
 كافرٍ بي، وكنتم من قبل تنتظرون.
 ألا ترون كيف شاع الشرك في
 أعطاف الأرض وأطرافها،
 وأقطار البلدة وأكنافها؟ أتكفرون
 بما أنزل الله وأنتم تعلمون؟
 يا علماء القوم، لا تعمدوا
 لقداح النوم، والله يوقظكم
 بحوادث كبرى، وينبئكم
 بدواهي عظمى. فأين الخوف
 كالأبرار، وأين ماء الدموع بذكر
 الله القهار؟ كنتم إناء الدين،

اور انہوں نے یہ ارادہ کر رکھا ہے کہ تم مرتد ہو جاؤ اور
 ان کی طرح حزب شیطان بن جاؤ۔ اللہ تم پر رحم
 کرے۔ جان لو کہ اللہ کی غیرت نے اس زمانے میں
 یہ تقاضا کیا ہے کہ وہ اپنے بندے کو بھیجے اور اپنا وعدہ
 پورا کرے اور اپنے گروہ کو زیادتی کرنے والوں کے
 گروہ سے نجات دلائے۔ پس میں ہی وہ بندہ ہوں
 جسے مامور کیا گیا ہے اور یہ وقت وہی وقت ہے جو
 پہلے سے لکھا ہوا تھا۔ پس کیا تم ایمان لاتے ہو۔ اور
 حق واضح ہو گیا ہے اور وقت متعین ہو گیا ہے۔ پس
 تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نہیں سمجھتے۔ افسوس تم پر کہ
 سب سے پہلے تم میرا انکار کرنے والے بن
 گئے۔ حالانکہ اس سے پہلے تم انتظار کر رہے تھے۔
 کیا تم نہیں دیکھتے کہ کس طرح شرک زمین کے تمام
 اطراف وجوانب اور ملک کے گوشے گوشے میں
 پھیل چکا ہے۔ کیا تم جانتے ہو جتھے اس کا انکار
 کر رہے ہو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے۔

اے قوم کے علماء! تم نیند کے پیالوں کا رخ نہ
 کرو۔ جبکہ اللہ تمہیں بڑے بڑے حوادث کے ذریعہ
 بیدار کر رہا ہے۔ اور تمہیں بڑی بڑی مصیبتوں
 سے آگاہ کر رہا ہے۔ پس نیکوں والا خوف کہاں
 گیا۔ اور قہار خدا کے ذکر سے بہنے والے آنسوؤں
 کا پانی کہاں گیا ہے۔ تم دین کے برتن تھے

فترشح الكفر منه وفاض، فأعجبني أن طير نفسك ما فرّخ وما باض. أخلقتم لأكل رغيّف، مع شواء صفيّف، على خوانٍ نظيف، أيها المُسرفون؟ وقد قال الله تعالى: مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ^۱ وما قال ”إِلَّا لِيَأْكُلُونَ“. يا سبحان الله! أيّ طريق اخترتم، وأيّ نهج آثرتم؟ أتعيشون إلى آخر الدنيا ولا تموتون؟ وتقفون ثمارها خالدين فيها أبداً، ولا تهلكون؟ إن الدنيا قد انتهت إلى آخرها فلم لا تستيقظون؟ وقد حلّ أرضكم هذه وباء الطاعون، وآفات أُخرى ألا تنظرون؟ وإن أَشْتَيْتُمْ أَوْ أَصْفْتُمْ، فهى معكم ولا تفارقكم، ألا تبصرون؟ أأخذكم العشاء، أم أنتم قوم عمون؟ وعنّت أمامكم مصائب شتى، حتّى صُبت على أنفسكم وأولادكم ونسائكم وذوى القُرْبى،

﴿۳۵﴾

پھر ان سے کفر چھلکا بلکہ بہنے لگا پس مجھے تعجب ہوا کہ تمہارے نفس کے پرندے نے نہ چوزے نکالے اور نہ ہی انڈے دیئے۔ اے اسراف کرنے والو! کیا تم اس لئے پیدا کئے گئے ہو کہ تم صاف ستھرے دسترخوانوں پر آگ پر بھننے ہوئے گوشت کے ساتھ روٹیاں کھاؤ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے“ اور یہ نہیں فرمایا کہ صرف کھانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ واہ سبحان اللہ! کیا طریق ہے جو تم نے اختیار کیا ہے اور کیا راستہ ہے جو تم نے منتخب کیا ہے۔ کیا تم رہتی دنیا تک زندہ رہو گے۔ اور مر و گے نہیں؟ اور ابد الآبائت تک ہمیشہ اس دنیا کے پھل چنتے رہو گے؟ اور ہلاک نہیں ہو گے۔ دنیا کا آخر آ گیا۔ پس تم کیوں بیدار نہیں ہوتے حالانکہ تمہاری اس سرزمین پر طاعون کی وباء اور دوسری آفات نے ڈیرے ڈال دیئے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے؟ سردیوں کا موسم ہو یا گرمیوں کا یہ (وبائیں) تمہارے ساتھ ہیں۔ اور تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔ کیا تم بصیرت سے کام نہیں لیتے؟ کیا تمہیں نظر کی کمزوری کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے یا تم ہو ہی اندھے۔ اور گونا گوں مصائب تمہارے سامنے ظاہر ہو چکے۔ حتیٰ کہ خود تم پر، تمہاری اولاد، تمہاری خواتین اور تمہارے اعزاء واقارب پر بھی وارد ہو گئے

وتفارقکم کلّ سنة أعزّتکم
بموتهم، فلا تستطيعون غیر أن
یفزع ویبکی. وما کان اللّٰه
معدّب قوم حتی یبعث رسولاً،
لیتمّ الحجّة، والأمر یقضی.
هكذا قال اللّٰه فی کتابه وهکذا
خلت سنّته فی أمم أولی. فما
لکم لا تعرفون إماماً أرسل
إلیکم، ولا تتبعون داعیاً أقیم
فیکم؟ ألا تعلمون مال من
کذب وأبی؟ أرضیتم أن تموتوا
میته الجاهلیة ثم تسألوا فی
العقبی؟ وأنتم تُهدّون إلى الطیب
من القول، فما لکم تؤثرون
الکدر وتترکون الأصفی؟
تَدْعُونَ من جاء کم، وتَدْعُونَ
المیّت من السماوات العلی.
وتسبّون وتشتمون، وتقولون ما
تقولون، ولا تخافون یوماً تحضر
فیہ کلّ نفسٍ لتجزی. ولیس نبیّ
ذلیلاً إلا فی وطنه، فسبّوا
واشتموا واللّٰه یسمع ویری.

اور ہر سال تمہارے عزیز مر کر تم سے پکھڑ رہے ہیں
پس تمہارے بس میں جزع فزع اور آہ و بکا کے سوا
کچھ نہیں اور اللہ کسی قوم کو اس وقت تک عذاب میں
بتلا نہیں کرتا جب تک وہ رسول نہ بھیج لے تاکہ وہ
حجت تمام کرے اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جائے۔
اور اللہ نے اپنی کتاب میں ایسا ہی فرمایا ہے۔ اور پہلی
امتوں میں بھی ایسی ہی اس کی سنت جاری رہی
ہے۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اس امام کو نہیں
پہچانتے جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے اور اس داعی کی
اتباع نہیں کرتے جو تم میں کھڑا کیا گیا ہے؟ کیا تم
تکذیب کرنے والے اور انکار کرنے والے کا انجام
نہیں جانتے؟ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تم جاہلیت
کی موت مرو اور پھر آخرت میں تمہاری باز پرس ہو؟
اور تمہاری راہنمائی تو قول طیب کی جانب کی جا رہی
ہے پھر نہ جانے تم کیوں پاک صاف چیز کو چھوڑتے
ہوئے گدلی چیز کو ترجیح دیتے ہو۔ جو تمہارے پاس آیا
اسے تو تم چھوڑتے ہو اور مُردے کو بلند و بالا آسمانوں
سے بلارہے ہو اور سب و شتم کرتے ہو اور جو منہ میں
آئے کہتے چلے جاتے ہو اور اس دن سے نہیں ڈرتے
جس دن ہر نفس جزاء و سزا کے لئے حاضر کیا جائے گا
اور نبی بے عزت نہیں ہوتا مگر اپنے وطن میں۔ بے شک
سب و شتم سے کام لو، اللہ تو سنتا اور دیکھتا ہے۔

اے میری قوم! تم جان بوجھ کر کیوں اندھے بنتے ہو جبکہ تم دیکھتے ہو اور عمداً کیوں جاہل بنتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو۔ کیا تمہیں ان لوگوں کا انجام معلوم نہیں جو استہزاء کیا کرتے تھے؟ تم بھڑکی طرح کاٹتے ہو اور تم اس شخص کو اذیت دیتے ہو جس نے چراغ کی طرح نور کا عمامہ پہنا ہوا ہے۔ اور چودھویں کے چاند کو دیکھ کر بھونکتے ہو اور صلحاء چودھویں کے چاند کی روشنی سے فیض پارہے ہیں جبکہ تم اندھیرے میں ہو۔ اور لوگ میری جانب آئے حالانکہ تم مجھ سے بھاگ رہے ہو اور کتنے ایسے استہزاء کرنے والے ہیں جنہوں نے میری موت کی پیشگوئی کی گویا انہیں علام خدا سے الہام ہوا ہے اور انہوں نے اس پر اصرار کیا اور قوموں میں اس کی تشہیر کی۔ پس تب معاملہ اس کے برعکس رہا۔ اور اللہ نے ان کے اس استہزاء کو حقیقت بنا کر انہیں پر لٹا دیا اور وہ اپنے الہام کے بعد بہت جلد مر گئے اور انہوں نے اپنے چار پایوں کے لئے ندامت اور ذلت کا خشک گھاس چھوڑا۔

اور کچھ ایذا دینے والوں نے مجھے صرف اس لئے اذیت دی تاکہ ان کے ذریعے اللہ بعض نشان ظاہر کرے۔ اور ہم نے ان کے قصے حقیقۃ الوحی میں بیان کر دیئے ہیں تاکہ وہ حق کے طالبوں اور طالبات کے لئے بصیرت افروز ہوں۔

یا قوم لم تتعامون وأنتم تبصرون؟ ولم تتجاهلون وأنتم تعلمون؟ أما علمتم عقابۃ الذین کانوا یستہزؤون؟ تلذغون کالزنبور، وتؤذون رجلاً اعتم کالسراج بالنور، وتہرون برؤیۃ البدور. وأبدر الصلحاء وأنتم تظلمون، وجاء الناس وأنتم تہربون. وکم من مستہزیء أخبروا بموتی كأنهم أہموا من اللہ العلام، وأصروا علیہ وأشاعوه فی الأقوام، فإذا الأمر بالصد، ورد اللہ مزاحم علیہم کالجذ، وماتوا فی أسرع وقت بعد إہامہم، وترکوا حشیش ندامة وذلة لانعامہم.

وَرُبَّ مُؤذٍ مَا آذُونِي إِلَّا لِيُظْهِرَ اللَّهُ بِهِمْ بَعْضَ الْآيَاتِ، وَقَدْ قَصَصْنَا قِصَصَهُمْ فِي "حَقِيقَةُ الْوَحْيِ" لِتَكُونَ تَبَصُّرَةً لِلطَّالِبِينَ وَالطَّالِبَاتِ.

وأقرب القصص من هذا الوقت
 قصة رجل مات في ذى القعدة،
 وكان يلعننى ويسبى، وكان
 اسمه سعد الله، وكان سبه
 كالصعدة. وإذا بلغ شتمه إلى
 منتهاه، وسبق في الإيذاء كل من
 سواه، أوحى إلى ربي في أمر
 موته وخزيه وقطع نسله بما
 قضاه، وقال: إن شانك هو
 الأبتى، فأشعت بين الناس ما
 أوحى ربي الأكبر. ثم بعد
 ذلك صدق الله إلهامى،
 فأردت أن أفصله في كلامى،
 وأشيع ما صنع الله بذلك
 الفتان، وعدو عباد الله الرحمن.
 فمنعنى من ذلك وكيل كان
 من جماعتى، وخوفنى من إرادة
 إشاعتى، وقال: لو أشعتها لا تأمن
 ممت الحكام، ويجرك القانون
 إلى الأثام، ولا سبيل إلى
 الخلاص، ولات حين مناص،

اس وقت قریب ترین واقعہ اس شخص کا ہے جو
 ذیقعدہ میں مرا۔ اور وہ شخص مجھ پر لعنتیں ڈالاکرتا
 اور مجھے گالیاں دیا کرتا تھا۔ اور اس کا نام سعد اللہ تھا
 اور اس کی گالیاں نیزہ کی مانند تھیں اور جب اس کا
 گالی گلوچ انتہا کو پہنچ گیا اور وہ ازیت دینے میں
 دوسروں سے سبقت لے گیا تو میرے رب نے
 مجھے اس کی موت کی نسبت اور اس کی رسوائی اور
 اس کی قطع نسل جس کا اس نے فیصلہ کر دیا تھا وحی کی
 اور اس نے کہا ”تیرا دشمن ابتر رہے گا“۔ چنانچہ
 میں نے اس وحی کو لوگوں میں شائع کر دیا جو میرے
 بزرگ و برتر رب نے کی تھی۔ پھر اس کے بعد اللہ
 نے میرے الہام کو سچ کر دکھایا۔ تب میں نے ارادہ
 کیا کہ میں اپنی گفتگو میں اس کی تفصیل بیان
 کروں۔ اور اسے شائع کروں جو فتنہ پرداز اور
 رحمان خدا کے بندوں کے دشمن کے ساتھ اللہ نے
 سلوک کیا لیکن ایک وکیل نے جو میری جماعت
 سے تھا مجھے اس سے روکا اور میرے اشاعت
 کے ارادہ سے مجھے ڈرایا۔ اور کہا کہ اگر آپ نے
 اسے شائع کیا تو آپ حکام کی ناراضگی سے بچ نہ
 سکیں گے۔ اور قانون آپ کو جرم کی طرف
 کھینچ لے جائے گا اور مخلص کی کوئی سبیل نہ
 ہوگی اور نجات کی کوئی راہ باقی نہ رہے گی

وتلزمک المصائب ملازمة
الغريم، والمآل معلوم بعد التعب
العظيم، وليست الحكومة
تارك المجرمين، فالخير في
إخفاء هذا الوحى كالمحتاطين.
فقلت إنى أرى الصواب فى
تعظيم الإلهام، وإن الإخفاء
معصية عندى ومن سیر اللئام،
وما كان لأحد أن يضّر من دون
بارئ الأنام، ولا أبالى بعده
تهديد الحُكّام، وندعو ربنا الذى
هو منبت الفضل، وإن لم
يستجب فنرضى بالعيش الرذل.
ووالله، إنه لا يسلط على هذا
الشريبر، وينزل عليه آفة وينجى
عبده المستجير. فسمع كلامى
بعض زبدة المخلصين.. الفاضل
الجليل فى علم الدين.. أعنى
محبنا المولوى الحكيم نور
الدّين، فجرى على لسانه
حديث: "رُبُّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ"،
واطمانّ القلوب بقولى وقوله،

اور آپ کو مصائب قرض خواہ کے چمٹنے کی
طرح چمٹ جائیں گے۔ اور بڑی تگ و دو کے
بعد جو نتیجہ نکلے گا وہ معلوم ہے۔ اور حکومت
مجرموں کو چھوڑنے والی نہیں۔ پس محتاط لوگوں کی
طرح اس وحی کے پردہ اخفا میں رکھنے ہی میں
بھلائی ہے۔ اس پر میں نے کہا میں الہام کو عظمت
دینا ہی درست سمجھتا ہوں اور اس کا اخفاء میرے
نزدیک معصیت اور کمینوں کے خصائل میں سے
ہے۔ اور مخلوق کے خالق کے علاوہ کسی کی مجال
نہیں کہ وہ نقصان پہنچا سکے۔ اور اس کے بعد مجھے
حکام کی دھمکی کی پرواہ نہیں۔ اور ہم اپنے رب کو
پکارتے ہیں جو فضل کا اصل منبع ہے۔ اور اگر وہ
دعا قبول نہ فرمائے تو ہم حقیر زندگی پر راضی ہیں
اور اللہ کی قسم وہ اس شریر (سعد اللہ) کو مجھ پر مسلط
نہیں کریگا۔ اور وہ اس پر آفت نازل کرے گا اور
پناہ کے طالب اپنے بندہ کو نجات دیگا۔ پس مخلصوں
میں سے ایک چوٹی کے مخلص نے جو علم دین میں
فاضل اجل ہے میری بات کو سنا۔ اس سے میری
مراد ہمارے پیارے مولوی حکیم نور الدین صاحب
ہیں۔ تو انکی زبان پر رُبُّ أَشْعَثَ
أَغْبَرَ والی حدیث جاری ہوئی۔ اور میری
اور ان کی اس بات سے دل مطمئن ہو گئے۔

وخطأوا المحذر، واستضعفوا
بناء هولہ. ثم دعوت علی "سعد
اللہ" إلی ثلاثة أيام، وتمنیت
موتہ من ربّ علام. فأوحى إلی:

رُبَّ أَشَعْتِ أَغْبَرَ لَوْ أَقْسَمَ عَلَيَّ
اللَّهِ لِأَبْرَهُ، یعنی إنه تعالیٰ یدافع
عنک شرّه. فواللّٰه، ما مضى
علیّ إلا لیالی حتی جاء نى نعی
موتہ، فالحمد لله علی ما ضرب
العدوّ بسوطه.

أيها الناس.. إني جئت من ربّي
بمائدةٍ لأطعم البائس الفقير،
فهل فيكم من يأخذ هذا الخوان
ويأمن الجوع المبير؟ ومن لم
يوافقه هذا الغذاء فهو من قوم
يقال لهم أشقياء، ومن أكله فله
في هذه أجر كبير، ثم وراءها
فضل كثير. يريد الله ليحطّ
عنكم الأثقال، ويضع السلاسل
والأغلال، وينقلكم من الأرض
المُجدبة، إلى بلدة النعمة والرفاهة

اور انہوں نے اس غیر ضروری احتیاط کرنے والے کو
غلطی خوردہ قرار دیا اور انہوں نے اس کے خوف کی
بنیاد کو کمزور قرار دیا۔ پھر میں نے سعد اللہ کے خلاف
تین دن تک دعا کی اور ربّ علام سے اس کی موت
کی تمنا کی جس پر مجھے وحی ہوئی "کئی ایسے پرانگندہ بال
غبار آلود لوگ ہیں کہ اگر وہ اللہ پر (کسی بات کے لئے)
قسم کھائیں تو وہ اسے ضرور پورا کرتا ہے"۔ مطلب یہ
کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اس کے شر کو دور رکھے گا۔ پس
اللہ کی قسم مجھ پر ابھی چند راتیں ہی گزری تھیں کہ مجھے
اس کی موت کی خبر آئی۔ پس الحمد للہ کہ اس نے اپنے
تازیانے اُس دشمن پر برسائے۔

اے لوگو! میں اپنے رب کی طرف سے ایک
ماندہ لے کر آیا ہوں تا میں ہر مفلوک الحال اور محتاج
کو کھانا کھلاؤں۔ پس ہے کوئی تم میں سے جو اس
خوان نعمت کو لے اور جان لیوا بھوک سے محفوظ
ہو جائے۔ اور جسے یہ غذا راس نہ آئی تو وہ ان
لوگوں میں سے ہے جنہیں بد بخت کہا جاتا ہے اور
جس نے اسے کھایا تو اس کے لئے اس میں بہت
بڑا اجر ہے۔ پھر اس کے بعد فضل کثیر ہے۔ اللہ
چاہتا ہے کہ وہ تم سے بوجھ اتار دے اور زنجیریں
اور طوق اتارے اور وہ تمہیں قحط زدہ زمین سے
نعمت اور خوشحالی کے علاقہ کی طرف منتقل کر دے

وینجیکم من ظلمات اشتدّت فیہا
 الریح، ویبلّغکم إلی مقاصر
 أشعلت فیہا المصابیح، ویطہرکم
 من الذنب والزور، لتکونوا کالذی
 قفل من الحجّ المبرور. ولکنکم
 رضیتم بأن تتسخ ابدانکم بوسخ
 الذنوب، وأن تبعدوا أبداً من
 دیار المحبوب. وإنی عرضت
 علیکم ماء الحیاة، فأثرتم كأس
 الممات، ودعوتکم إلی البیت
 العتیق، ففررتم إلی الغرائق.
 وإنکم تسبّون و إنا نقاسی لکم
 الضجر والکربة، و ندعو لکم فی
 ظلمات الغمّ کأننا نصلی
 العتمة. وإنّ الأمر فی ید اللہ یفعل
 ما یشاء، وفی یدہ القضاء،
 ویأتی یوم یلین ذالک الحجر،
 وإلی متی هذا الضّجر؟ أیها
 الناس لا تمایلوا علی قول العامّة،
 وإنهم قد أعرضوا عن طرق
 السلامة. وإن عجبتم فما
 أعجب من قولهم إنّ عیسیٰ حیٌّ
 مع الجسم فی السّماوات،

اور تمہیں ان تاریکیوں سے نجات دے جن میں تیز
 ہوائیں چلتی ہیں اور وہ تمہیں ایسے محلات میں پہنچا
 دے جن میں چراغ روشن کئے گئے ہیں اور وہ (چاہتا
 ہے کہ تمہیں) گناہ اور جھوٹ سے پاک کرے تا تم
 اس شخص کی مانند ہو جاؤ جو (ادائیگی) حج مبرور سے
 لوٹا ہو۔ لیکن تم اس بات پر خوش ہو گئے ہو کہ
 تمہارے جسم گناہوں کی میل سے آلودہ ہو جائیں۔
 اور یہ کہ تم ہمیشہ کے لئے بارگاہ ایزدی سے دور ہو جاؤ۔
 میں نے تمہارے سامنے آب حیات پیش کیا ہے۔
 لیکن تم نے موت کے پیالے کو ترجیح دی اور میں نے
 تمہیں بیت عتیق (خانہ کعبہ) کی طرف بلایا لیکن تم
 بتوں کی طرف بھاگے اور ہم تمہاری خاطر ہر قسم کی
 بے چینی اور کرب برداشت کرتے ہیں اور ہم
 تمہارے لئے غم کی تاریکیوں میں اس طرح دعا
 کرتے ہیں گویا ہم نماز عشاء ادا کر رہے ہوں۔ یقیناً
 سب معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جو چاہتا ہے
 کرتا ہے اور فیصلہ کرنا اسی کے اختیار میں ہے۔ اور وہ
 دن آتا ہے جب یہ پتھر موم ہوگا اور یہ اضطراب کب
 تک۔ اے لوگو! عوام کی باتوں کی طرف مائل نہ ہوو۔
 وہ تو سلامتی کی راہوں سے منہ موڑ چکے اور اگر تمہیں
 تعجب ہے تو ان کی اس بات سے بڑھ کر تعجب والی
 کوئی بات نہیں کہ عیسیٰ جسم سمیت آسمانوں پر زندہ ہے

ثم مع ذالك لحق بالأموات، ودخل معهم فى الجنات ويقولون إنه يترك صحبة الموتى فى آخر الأيام، وينزل إلى بعض أرضين، ويمكث إلى أربعين، ثم يرحل من هذا المقام، ويلحق بالأموات إلى الدوام. هذه خلاصة اعتقاداتهم، وملخص خرافاتهم. فبقينا متحيرين من هذا البيان، مع هذا الهديان. لا أعلم أجزئتهم إليه الأهواء، أو غلبت عليهم السوداء؟ ما لهم إنهم مع طول الزمان، وتلاوة القرآن، ما اهدوا إلى الحق إلى هذا الأوان؟ فما أفهم من أى قسم هذا الجنون، وقد مضت عليه القرون؟ فوالله، قد حيرنى إصرارهم على أمرٍ يخالف القرآن، ويجيح الإيمان. وقد جاءهم حكمٌ من الله بالحق والحكمة على رأس المائة، وعند غلبة كلِّ نوع البدعة وغلبة الكفرة، فأعجبني أنهم لأى سبب أنكروه، وهو يدعو الزمان والزمان يدعو.

﴿ ۳۸ ﴾

پھر بھی اس کے باوجود مردوں سے جا ملا ہے اور ان کے ساتھ جنتوں میں داخل ہو گیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ وہ آخری زمانے میں مردوں کی صحبت ترک کر دے گا اور کسی سرزمین پر نازل ہوگا اور چالیس سال تک ٹھہرا رہے گا۔ پھر وہ اس جگہ سے کوچ کرے گا اور ہمیشہ ہمیش کے لئے مردوں سے جا ملے گا۔ یہ ان کے اعتقادات کا لب لباب اور ان کی خرافات کا خلاصہ ہے۔ پس ہم اس ہدیان آمیز بیان سے حیرت زدہ ہو گئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ کیا خواہشات نے انہیں اس کی طرف کھینچا ہے یا وہ سودائی ہو گئے ہیں۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ باوجود ایک زمانہ گزر جانے اور قرآن کی تلاوت کرنے کے وہ اب تک حق کی طرف ہدایت نہیں پاسکے؟ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ جنون کس قسم کا ہے حالانکہ اس پر صدیاں بیت گئیں۔ پس اللہ کی قسم! مجھے مخالف قرآن اور ایمان کی بیخ کنی کرنے والے امر پران کے اصرار نے حیران کر دیا ہے۔ جب کہ صدی کے سر پر ہر قسم کی بدعت کے غلبہ اور کافروں کے غلبہ پا جانے کے وقت اللہ کا حکم حق اور حکمت لے کر ان کے پاس آیا۔ پس مجھے تعجب ہوتا ہے کہ کس وجہ سے انہوں نے اس کا انکار کیا ہے حالانکہ وہ زمانے کو پکار رہا ہے اور زمانہ اسے پکار رہا ہے۔

وواللّٰه، اِنّی انا المسیح الموعود، وأعطانی ربّی سلطاناً مبیناً، وائی علی بصیرة من ربّی، ولورُفَع الحجاب لما ازددتُ یقیناً. اِنَّ اللّٰهَ رَأى نَفوساً عاصیة وزمناً کلّیلۃ قاسیة، فأرسلنی لعلهم یتوبون. وکیف ننصح لهم وإنهم قوم لا یسمعون، وإنهم عن صراط الحقّ لنا کبون؟ فرّوا من مائدة اللّٰه ورُغفانها، وانتشروا وبقیت الخوان علی مکانها، وآثروا عصیة الدنیا وتحلبت لها أفواهم، وتلمظت لها شفاههم، فأقلّ ما یکون فی صدقی أن یصیهم بعض الذی أعدهم، فما لهم لا ینتظرون؟ وقالوا إن عیسی حیٌّ، وذاک لقلّة علمهم بالقرآن والآثار، فینکرون موت عیسی أشدّ الإنکار، وعلی حیاته یصرون. وتلك کلمة بها یموتون. فاجتنب ذالک إن کنت من الذین یؤمنون بالفرقان ولا یکفرون.

اور اللہ کی قسم! میں ہی مسیح موعود ہوں اور میرے رب نے مجھے سلطان مبین عطا فرمایا ہے اور میں اپنے رب کی طرف سے بصیرت پر قائم ہوں۔ اور اگر حجاب اٹھ بھی جائے تو میرے یقین میں کوئی اضافہ نہ ہو۔ اللہ نے لوگوں کو نافرمان اور زمانہ کو تاریک و تار رات کی طرح پایا تو اس نے مجھے بھیجا تا کہ وہ توبہ کریں۔ ہم انہیں نصیحت کیسے کریں جبکہ وہ لوگ سنتے ہی نہیں اور وہ حق کی راہ سے ہٹتے جاتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کے ماندہ اور اس کی روٹی سے فرار اختیار کیا اور بکھر گئے اور خوان اپنی جگہ پر دھرے کا دھرا رہ گیا اور انہوں نے دنیا کے روغنی نانوں کو ترجیح دی اور اس کے لئے ان کے منہ سے رال ٹپکی اور ان کے ہونٹوں نے اس کا مزہ لیا۔ پس میری سچائی کے اظہار میں کم از کم یہ ہوگا کہ جن مصائب کی میں نے وعید کی ہے ان میں سے بعض مصیبتیں انہیں پہنچ کر رہیں گی۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ انتظار نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ زندہ ہے اور یہ قرآن اور حدیث سے ان کی کم علمی کی وجہ سے ہے۔ پس وہ عیسیٰ کی موت کا شدت سے انکار اور اس کی زندگی پر اصرار کر رہے ہیں اور اسی عقیدہ پہ وہ مرتے ہیں۔ پس تو اس سے اجتناب کر۔ اگر تو ان لوگوں میں سے ہے جو فرقان حمید پر ایمان لاتے ہیں اور انکار نہیں کرتے۔

ولا تكن كمثل الذين تركوا كلام
الله وراء ظهورهم فلا يبالون.
ويقولون إن المسلمين أجمعوا على
حياته.. كلا، بل هم يكذبون. وأين
الإجماع وفيهم المعتزلون؟ وإذا
قيل لهم ألا تفكرون في قول
ربكم: فَلَمَّا تَوَقَّيْتَنِي أَوْ بِهِ لَا
تؤمنون؟ فليس جوابهم إلا أن
يحرّفوا آيات الله ويقولوا إن معنى
التوقى رفع الروح مع الجسم
العنصرى. انظر كيف عن الحق
يعدلون ويعلمون أن هذا القول قول
يجيب به عيسى بحضرة العزة يوم
القيامة إذ يسأله الله عن ضلالة الأمة،
وكذلك في الفرقان تقرؤون.
فعبت، والله، كل العجب من شأنهم،
ومن عقلمهم وعرفانهم ألا يعلمون
أنه ما كان لبشر أن يحضر يوم النشور،
من قبل أن يقبض روحه ويكون من
أصحاب القبور؟ ما لهم لا يتدبرون؟
وقد حشا الصحابة التراب فوق
خير البرية، ومزاره موجود إلى
هذا الوقت في المدينة المنورة.

تو ان لوگوں جیسا نہ بن جنہوں نے کلام الہی کو پس
پشت ڈال دیا ہے۔ اور وہ پرواہ نہیں کرتے اور وہ
کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا اُس کی حیات پر اجماع
ہے۔ ہرگز نہیں۔ درحقیقت وہ جھوٹ بول رہے
ہیں۔ جب ان میں معتزلہ موجود ہیں تو پھر اجماع
کیسا؟ جب ان سے کہا جائے کہ کیا تم اپنے رب کے
فرمان فلما توقیتنی پر غور نہیں کرتے یا کیا تم اس پر
ایمان نہیں لاتے۔ تو اس کا جواب ان کے پاس اس
کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ وہ اللہ کی آیات کی تحریف
کریں اور یہ کہیں کہ توئی کے معنی روح کا بجد عنصری
اٹھایا جانا ہے۔ تو دیکھ وہ کس طرح راہ حق سے ہٹ
رہے ہیں۔ جبکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ قول وہ قول ہے جو
عیسیٰ قیامت کے روز بارگاہ رب العزت میں جواباً
کہیں گے جب اللہ ان سے امت کی گراہی کی نسبت
پوچھے گا اور یہی کچھ تم فرقان حمید میں پڑھتے ہو۔ اللہ
کی قسم! مجھے ان کی حالت اور عقل و عرفان پر سخت تعجب
ہے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ کسی بشر کے لئے ممکن نہیں
کہ وہ اپنی روح قبض کئے جانے اور اصحاب قبور کے
زمرہ میں شامل ہونے سے قبل حشر و نشر کے روز
حاضر ہو۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ غور نہیں کرتے اور
صحابہ نے خیر البریہ ﷺ کو زمین میں دفن کیا اور
آپ ﷺ کا مزار اب تک مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

فَمِنْ سِوَى الْأَدَبِ أَنْ يُقَالَ إِنَّ عَيْسَى
 مَا مَاتَ، وَإِنَّهُ هُوَ إِلَّا شَرَكٌ عَظِيمٌ..
 يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ وَيُخَالِفُ الْحَصَاةَ.
 بَلْ هُوَ تَوْفَى كَمَثَلِ إِخْوَانِهِ، وَمَاتَ
 كَمَثَلِ أَهْلِ زَمَانِهِ. وَإِنَّ عَقِيدَةَ
 حَيَاتِهِ قَدْ جَاءَتْ فِي الْمُسْلِمِينَ
 مِنَ الْمِلَّةِ النَّصْرَانِيَّةِ، وَمَا اتَّخَذُوهُ
 إِلَهًا إِلَّا بِهَذِهِ الْخُصُوصِيَّةِ، ثُمَّ
 أَشَاعَهَا النَّصَارَى بِبَدْلِ الْأَمْوَالِ
 فِي جَمِيعِ أَهْلِ الْبَدْوِ وَالْحَضَرِ، بِمَا
 لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ فِيهِمْ مِنْ أَهْلِ الْفِكْرِ
 وَالنَّظَرِ. وَأَمَّا الْمُتَقَدِّمُونَ مِنْ
 الْمُسْلِمِينَ فَلَمْ يَصْدُرْ مِنْهُمْ هَذَا الْقَوْلُ
 إِلَّا عَلَى طَرِيقِ الْعَثَارِ وَالْعَثْرَةِ،
 فَهَمَّ قَوْمٌ مَعْذُورُونَ عِنْدَ الْحَضْرَةِ،
 بِمَا كَانُوا خَاطِئِينَ غَيْرَ مُتَعَمِّدِينَ.
 وَمَا أَخْطَأُوا إِلَّا مِنْ وَجْهِ الطَّبَايِعِ
 السَّادِجَةِ، وَاللَّهُ يَغْفُو عَنْ كُلِّ مُجْتَهِدٍ
 يَجْتَهِدُ بِصِحَّةِ النِّيَّةِ، وَيُؤَدِّي حَقَّ
 التَّحْقِيقِ مِنْ غَيْرِ خِيَانَةٍ عَلَى قَدْرِ
 الْإِسْتِطَاعَةِ. إِلَّا الَّذِينَ جَاءَهُمُ الْإِمَامُ
 الْحَكَمُ مَعَ الْبَيِّنَاتِ مِنَ الْهُدَى، وَفَرَّقَ
 الرُّشْدَ مِنَ الْغَىِّ وَأَظْهَرَ مَا اخْتَفَى،

پس یہ کہنا بے ادبی ہوگی کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوئے
 اور یہ شرک عظیم ہے جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ اور یہ
 ہے بھی عقل کے خلاف۔ بلکہ وہ (عیسیٰ) اپنے
 دوسرے (رسول) بھائیوں کی طرح فوت ہو گئے
 اور اپنے ہم عصر لوگوں کی طرح وفات پا گئے۔ اور
 ان کی حیات کا عقیدہ عیسائی مذہب سے مسلمانوں
 میں در کر آیا ہے۔ اور انہوں نے صرف اسی
 خصوصیت کی وجہ سے اُسے معبود بنا لیا ہے۔ پھر
 نصاریٰ نے مال و دولت خرچ کر کے اس عقیدہ کی
 تمام دیہاتوں اور شہروں میں اشاعت کی۔ کیونکہ
 ان میں کوئی بھی اہل فکر و نظر نہ تھا۔ اور وہ جو
 مسلمانوں میں سے متقدمین ہیں ان سے یہ بات
 صرف ٹھوکر اور لغزش کے سبب سے ہوئی ہے۔
 پس نادانستہ طور پر خطا کرنے کی وجہ سے وہ اللہ
 کے نزدیک معذور قوم ہیں۔ اور انہوں نے یہ غلطی
 محض سادہ لوحی کی وجہ سے کی ہے۔ اور اللہ
 صحت نیت سے اجتہاد کرنے والے ہر مجتہد کو جو
 کسی خیانت کے بغیر حتی المقدور تحقیق کا حق ادا
 کرتا ہے، معاف فرمادیتا ہے۔ سوائے ان لوگوں
 کے، جن کے پاس امام حکم ہدایت کے کھلے کھلے
 دلائل لے کر آیا۔ اور اس نے ہدایت کو گمراہی
 سے علیحدہ کر دیا اور جو پوشیدہ تھا اسے ظاہر کر دیا۔

ثم أعرضوا عن قوله وما وافوا
 دروب الحق بل منعوا من وافى.
 وخالفوه وماتوا على عناد وفساد
 كالعداء، وفرحوا بهذه ونسوا
 غدا. أينكرون ما أنذر الله به،
 ولا يجاوزون حدَّ مصرعهم إذا
 القدر أتى، وترى كل نفس ما
 عمل من الهوى. ومن أتى الله
 بقلب سليم فنجى من اللظى،
 وأما المعرض الأثيم فله
 الجحيم، لا يموت فيه ولا
 يحيى. وإنا نصبح ونمسي فى
 هذا الانتظار، ونُجبل طرفنا فى
 كل طرفٍ إلى الأقدار. وإنَّ
 عذاب الله قد قرع بآبكم،
 وكسر آيآبكم، أفلا تنظرون؟
 وإنَّ نفوسكم قد قربت أَسَدَ
 الممات فى الفلوات، فأعدوا لها
 حصنَ النجاة، ولا تهلكوا
 أنفسكم بأيديكم أيها الغافلون.
 إن حياتكم بالإيمان والدين، لا
 بالرغفان والماء المعين.

پھر بھی انہوں نے اس کی بات سے اعراض کیا اور
 حق کی راہوں کو نہ اپنایا بلکہ اسے روکا جس نے
 انہیں اختیار کیا۔ اور انہوں نے اس کی مخالفت کی
 اور وہ دشمنوں کی طرح عناد اور فساد کی حالت میں
 مر گئے۔ اور اس پر خوش ہوئے اور انہوں نے آنے
 والے کو بھلا دیا۔ کیا وہ اس کا انکار کر دینگے جس
 سے اللہ نے ڈرایا ہے اور جب اجل مقدر آئے گی
 تو وہ اپنی موت کی جگہ سے تجاوز نہیں کر سکیں گے اور
 ہر جان جو اپنے ہوائے نفس سے کرچکی ہوگی اسے
 دیکھ لے گی اور جو شخص اللہ کے حضور قلب سلیم کے
 ساتھ حاضر ہوگا وہ جہنم کے شعلوں سے بچایا جائے
 گا۔ اور اعراض کرنے والے گناہ گار کے لئے جہنم
 ہے جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیئے گا۔ اور ہم اسی
 انتظار میں صبح و شام کرتے ہیں۔ اور اپنی نگاہ کو ہر آن
 قضا و قدر کی طرف دوڑاتے ہیں۔ یقیناً اللہ کے
 عذاب نے تمہارے دروازے پر دستک دی ہے اور
 اس نے تمہاری کچلیاں توڑ دی ہیں تو پھر کیا تم دیکھتے
 نہیں اور تم جنگل میں موت کے شیر کے قریب پہنچ گئے
 ہو۔ سوائے غافلو! تم اس کے لئے نجات کا قلعہ تیار
 کرو۔ اور خود اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاک
 نہ کرو۔ تمہاری زندگی ایمان اور دین سے وابستہ ہے
 نہ کہ روٹیوں اور چشمہ کے بہنے والے پانی سے

وَإِذَا ذَهَبَ الدِّينَ فَلَاحِاتٍ،
وَالذِّي ضَاعَ دِينُهُ يَشَابَهُ الْأَمْوَاتِ.
وَتَرُونَ أَنَّ الْكُفْرَ كَسْرِ ضَلُوعِ
الْإِسْلَامِ، وَمَا بَقِيَ مِنْهُ إِلَّا اسْمٌ
عَلَى أَلْسِنِ الْعَوَامِّ. وَوَاللَّهِ، إِنَّ
هَذَا الْأَسَدَ قَدْ جُرِّحَ مِنَ الْكِلَابِ،
وَرَضِيَ مِنَ الْاِفْتِرَاسِ بِالْإِيَابِ،
وَقَعَدَ مِنَ الْفُلْكِ بِمَثَابَةِ الْهَلْكِ،
وَلِذَلِكَ مَسَّكُمْ مِنْ كُلِّ طَرَفٍ
ضُرٌّ، وَعَيْشٌ مُرٌّ، وَالْآفَاتُ
اخْتَارَتْكُمْ صَحْبًا، كَأَنَّهَا وَجَدَتْ
فِنَاءَكُمْ رَحْبًا، وَإِنَّكُمْ تَحْتَهَا كَلَّ
يَوْمٌ تَكْسُرُونَ. وَتَرُونَ أَنَّ الْآفَاتِ
تَنْزَلُ عَلَيْكُمْ تَتْرَاءً، وَتَبْتُرُ بَتْرَاءً،
وَلَا تَسْقُطُ عَلَيْكُمْ آفَةٌ إِلَّا وَهِيَ
أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا، ثُمَّ لَا تَخَافُونَ.

وَقَدْ رَأَيْتُمْ مَا نَزَلَ مِنَ الْآفَاتِ،
وَبَعْضُهَا نَازَلَ بَعْدَهَا فِي أَسْرَعِ
الْأَوْقَاتِ، فَتَوَبُّوا إِلَى بَارئِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. وَكَيْفَ تُرْجَى
مِنْكُمْ التَّوْبَةُ وَمَا تَأْتِيكُمْ
آيَةٌ إِلَّا عَنْهَا تُعْرِضُونَ؟

اور جب دین چلا جائے تو پھر کوئی زندگی نہیں اور
جس کا دین ضائع ہو گیا تو وہ مردوں کے مشابہ
ہے۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ کفر نے اسلام کی پسلیاں
توڑ دی ہیں اور عوام کی زبان پر اب اس کا صرف
نام ہی باقی رہ گیا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ شیر (یعنی
اسلام) کتوں سے زخمی ہو گیا ہے اور شکار کرنے کی
بجائے پسپائی پر راضی ہو گیا ہے۔ اور کشتی میں ہلاک
ہونے والوں کی جگہ پر جا بیٹھا ہے یہی وجہ ہے کہ
تمہیں ہر طرف سے دکھ اور تلخ زندگی ملی اور آفات
نے تمہیں اپنا رفیق منتخب کر لیا ہے گویا ان (آفات)
نے تمہارے صحنوں کو کشادہ پایا اور تم ہر روز ان
آفتوں کے نیچے گلڑے گلڑے کئے جاتے ہو۔ تم
دیکھ رہے ہو کہ تم پر آفتیں پے در پے نازل ہو رہی
ہیں اور تمہیں تمہیں نہیں کر رہی ہیں اور کوئی آفت تم پر
نازل نہیں ہوتی مگر وہ اپنے جیسی پہلی آفت سے
بڑی ہوتی ہے مگر پھر بھی تم خوف نہیں کرتے۔

اور تم نے دیکھا ہے جو آفات نازل ہو چکیں،
کچھ آفات ان کے بعد بھی جلد نازل ہونے والی
ہیں۔ پس تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف
رجوع کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ تم سے توبہ کی امید
کیسے رکھی جاسکتی ہے جب کہ جو نشان بھی
تمہارے پاس آتا ہے تم اس سے بے رخی کرتے ہو

فسوف تأتيكم أنباء ما كنتم به
تستهزؤون. ومن الآفات أن قومًا
يدعونكم إلى الكفر، إطماعًا في
نجار الصُّفْر، ويعرضون ذهبًا
على كلِّ ذاهبٍ لعلَّهم يتنصرون.
وإنَّهم أولو الطُّول وأنتم الفقراء،
وفُتِحَ عليهم أبواب الدُّنيا وأنتم
في البؤس تصبحون وتُمسون.
وتلك فتنة أكبر من كلِّ فتنة،
وبليَّة أشدَّ من كلِّ بليَّة، فإنكم
تحتاجون إلى رُغفانهم وهم لا
يحتاجون. وحلُّوا أَرْضكم وملكتُها
ملوكهم، فلا بدَّ من تأثّرٍ كما
تشاهدون. ثم من إحدى المصائب
أنَّ أمراءكم على الدِّين
يستَهزؤون، وفقرائكم على
الدُّنيا يتجانَّون، فلا نجد قرَّة
العين من أولئكم ولا من هؤلاء،
وإنَّا من كلِّ آيسون. وسرَّحنا
الطرف في الطرفين، فأخذنا ما
يأخذ السقيم عند آثار المنون.
وما كان لكافرٍ أن يهزمكم،

جن باتوں کا تم مذاق اڑا رہے تھے اس کی خبریں
عنقریب تمہارے پاس آئیں گی اور آفات میں
سے (ایک آفت) یہ بھی ہے کہ ایک قوم تمہیں
سونے چاندی کا طمع دے کر کفر کی طرف بلا رہی
ہے۔ اور وہ ہر جانے والے کو سونا پیش کر رہے ہیں
اس خیال سے کہ شاید اس طرح وہ عیسائی ہو
جائیں۔ یقیناً وہ دولت مند ہیں اور تم قلاش۔ ان پر
دنیا کہ دروازے کھولے گئے ہیں اور تم دن رات
تنگ دستی میں صبح و شام کرتے ہو۔ یہ فتنہ ہر فتنے سے
بڑا اور یہ مصیبت ہر مصیبت سے شدید تر ہے تم ان کی
روٹیوں کے محتاج ہو اور وہ محتاج نہیں۔ وہ تمہاری
سرزمین پر اترے اور ان کے بادشاہوں نے اس
پر قبضہ جمالیہ اس لئے (اس سے) متاثر ہونا ایک
لازمی امر ہے جیسا تم مشاہدہ کر رہے ہو پھر ایک
مصیبت یہ بھی ہے کہ تمہارے امراء دین پر پھبتیاں
کستے ہیں اور تمہارے فقراء دنیا پر گرے پڑتے
ہیں۔ پس ہمیں آنکھ کی ٹھنڈک نہ تم سے ملتی ہے
اور نہ ان سے۔ ہم ان میں سے ہر ایک سے مایوس
ہیں ہم نے ان دونوں فریقوں پر نگاہ ڈالی تو ہمیں
اس (حالت فکر) نے آلیا جو ایک بیمار کو موت
کے آثار ظاہر ہونے پر دامنگیر ہوتی ہے۔ اور کسی
کافر کی مجال نہیں تھی کہ وہ تمہیں شکست دیتا

لیکن تمہارے گناہوں نے تمہیں شکست دی ہے۔ تم نے اللہ کو چھوڑ دیا اسی طرح تم بھی چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ اللہ نے تمہارے دلوں پر نگاہ ڈالی تو اس نے ان میں تقویٰ نہ پایا جس کے نتیجے میں اس نے تم پر نافرمان قوم مسلط کر دی اور تمہیں عذاب دینے کے لئے انہیں نیزے دیئے۔ پس کیا تم باز آؤ گے؟ اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت خود نہ بدلیں۔ کیا تم (اپنے اندر) تبدیلی پیدا کرو گے؟ اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ تو اللہ کو تمہیں عذاب دینے کی کیا ضرورت ہے؟ سو کیا تم ایمان لاؤ گے؟

کیا تم اس دائمی گناہ کے ساتھ اپنے آپ کو زندہ سمجھتے ہو؟ ایک جواں مرد کے لئے چوپایوں جیسی زندگی گزارنے سے موت کہیں بہتر ہے۔ تم کیوں متنبہ نہیں ہوتے؟ عیسائیت ہر روز تمہیں ایسے کھا رہی ہے جیسے آگ ایندھن کو کھاتی ہے تا اللہ نے جو تمہارے لئے مقدر کیا اور لکھ چھوڑا ہے وہ پورا ہو۔ خدا کی قسم! یہ وباء سب وباءوں سے بڑی اور یہ زلزلہ سب زلزلوں سے بڑھ کر ہے۔ اے فاسقو! جو عذاب تم پر نازل ہوا ہے وہ محض تمہارے گناہوں کے سبب نازل ہوا ہے۔ یہ جسمانی آفات صرف جسم کو ہلاک کرتی ہیں

ولكن ذنوبكم هزمتكم، وتركتم
الْحَضْرَةَ وَكَذَلِكَ تُتْرَكُونَ. وَإِنَّ
اللَّهَ نَظَرَ إِلَى قُلُوبِكُمْ، فَمَا آتَسَّ
فِيهَا تَقَاةً، فَسَلَّطَ عَلَيْكُمْ قَوْمًا
عُصَاةً، وَأَعْطَاهُمْ لَتَعَذِّبِكُمْ
قِنَاةً، فَهَلْ أَنْتُمْ مَنْتَهُونَ؟ إِنَّ اللَّهَ
لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا
مَا بِأَنْفُسِهِمْ^۱ فَهَلْ أَنْتُمْ مَغْيِرُونَ؟ وَ
مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ
وَأَمْتُمْ^۲ فَهَلْ أَنْتُمْ مُؤْمِنُونَ؟

أَنْتُمْ تَطْنُونَ أَنْكُمْ أَحْيَاءُ بِهَذَا
الذَّنْبِ الدَّائِمِ، وَالْمَوْتَ خَيْرٌ
لِّلْفَتَىٰ مِنْ عَيْشِهِ عَيْشِ الْبِهَائِمِ،
فَمَا لَكُمْ لَا تَتَنَبَّهُونَ؟ وَإِنَّ
النَّصْرَانِيَّةَ تَأْكُلُكُمْ كُلَّ يَوْمٍ كَمَا
تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطْبَ، لِيَتِمَّ مَا قَدَّرَ
اللَّهُ وَكُتِبَ. وَوَاللَّهِ، إِنْ هَذَا
الْوَبَاءُ أَكْبَرُ مِنْ كُلِّ وَبَاءٍ، وَهَذِهِ
الزَّلْزَلَةُ أَكْبَرُ مِنْ كُلِّ زَّلْزَلَةٍ، وَمَا
نَزَلَ عَلَيْكُمْ مَا نَزَلَ إِلَّا مِنْ ذُنُوبِكُمْ
أَيُّهَا الْفَاسِقُونَ. وَإِنَّ آفَاتِ
الْجِسْمَانِيَّةِ لَا تُهْلِكُ إِلَّا جِسْمًا،

﴿۲۱﴾

وَأَمَّا الْآفَاتُ الرُّوحَانِيَةُ فَيُهْلِكُ
 الْجِسْمَ وَالرُّوحَ وَالْإِيمَانَ مَعًا.
 فَلَا تَسْبُوا أَعْدَاءَكُمْ، وَسَبُّوا
 أَنْفُسَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ. مَا لَكُمْ
 لَا تَنْظُرُونَ إِلَى السَّمَاءِ، وَصِرْتُمْ
 بَنِي الْغُبْرَاءِ، وَإِنَّ اللَّهَ عَرَضَ
 عَلَيْكُمْ حَلِيبَ الدِّينِ فَأَنْتُمْ
 تَعَاْفُونَ، ثُمَّ قَدَّمْ قَوْمٌ إِلَيْكُمْ لَحْمَ
 الْخَنَازِيرِ فَأَنْتُمْ بِالشُّوقِ
 تَتَمَشَّشُونَ. وَمَنْ دَخَلَ مِنْهُمْ فِي
 دِينِكُمْ فَلَا يَدْخُلُ إِلَّا كَأَهْلِ
 النِّفَاقِ، وَيَطُوفُ طَامِعًا فِي
 الْأَسْوَاقِ، مَكْدِيًّا بِالْأُورَاقِ، وَهُمْ
 يَكْتُرُونَ وَأَنْتُمْ تَقْلُونَ. فِإِلَهِ هَذِهِ
 الْحَيَاةِ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ؟ تَتَمَايَلُونَ
 عَلَى أَمْوَالِ الدُّنْيَا، وَمَا تَبْصُرُونَ
 مِنْ أَيْنَ تَقْتَنُونَ. ❀ وَتُرُونَ الْخَوَانَ
 وَمَا تُرُونَ الْمُضِلَّ الْخَوَانَ،
 كَأَنَّكُمْ قَوْمٌ عَمُونَ. وَتَتْرَكُونَ
 الْعِشَاءَ، وَبِالنَّدَامَى تَغْتَبِقُونَ.
 وَتَعِيشُونَ كُسَالَى، وَلَا تَمْسُونَ
 الدِّينَ بِإِصْبَعٍ وَلَا لَهُ تَتَأَلَّمُونَ.

اور جو روحانی آفات ہیں وہ جسم اور روح اور ایمان
 کو ایک ساتھ ہلاک کرتی ہیں۔ سواگر تم عقل مند ہو
 تو اپنے دشمنوں کو بُرا بھلا مت کہو بلکہ اپنے آپ
 کو بُرا بھلا کہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم آسمان کی
 طرف نہیں دیکھتے اور (محض) دنیا دار بن گئے ہو۔
 اللہ نے تمہارے سامنے دین کا تازہ دودھ پیش
 کیا مگر تم ہو کہ اسے ناپسند کرتے ہو پھر ایک قوم نے
 تمہیں سور کا گوشت پیش کیا پس تم بڑے مزے
 لے لے کر اُسے کھاتے ہو اور جو اُن کے دین سے
 نکل کر تمہارے دین میں داخل ہوتا ہے وہ منافقوں
 کی طرح داخل ہوتا ہے۔ اور لالچی بن کر بازاروں
 میں گھومتا اور پیسے مانگتا ہے۔ وہ (عیسائی) بڑھے
 جارہے ہیں اور تم گھٹتے جارہے ہو۔ اے جاہلو! یہ
 زندگی کب تک رہے گی!! تم دنیا کے اموال پر جھک
 گئے ہو اور یہ نہیں دیکھتے کہ تم (یہ مال) کہاں سے
 جمع کر رہے ہو؟ تم دسترخوان کو تو دیکھتے ہو لیکن
 گمراہ کرنے والے خائنوں کو نہیں دیکھتے گویا تم
 اندھی قوم ہو۔ تم نمازِ عشاء چھوڑ کر ہم مشربوں کے
 ساتھ خُم کے خُم لٹھاتے ہو اور کابلوں کی طرح
 زندگی بسر کرتے ہو اور تم دین کو انگلی سے بھی نہیں
 چھوتے اور نہ تم دین کے لئے درد رکھتے ہو۔

ثم تقولون إنا بذلنا الجهد حقّ الجهد وإنا مستفرون. فگروا یا فتیان، ألم یأ ن أن یرسل اللّٰه إمامًا فی هذه العمران؟ وإنکم تنقضون عهد اللّٰه وتقطعون ما أمر اللّٰه به أن یوصل وفی الأرض تفسدون. وواللّٰه، إن الوقت لهذا الوقت فما لکم لا تتقبلون؟ وإنّی، واللّٰه، فی هذا الأمر کعبة المحتاج، كما أن فی مکة کعبة الحجّاج، وإنّی أنا الحجر الأسود الذی وُضع له القبول فی الأرض والنّاس بمسّه یتبرّکون. ☆ لعن اللّٰه قومًا یقولون إنه یرید الدنیا، وإنا من الدنیا مُبْعَدون. وجئتُ لأقیم النّاس علی التوحید والصلوة، لا لإقناء أنواع الصّلاة.

پھر اس پر بھی تم یہ کہتے ہو کہ ہم نے (دین کے لئے) پوری کوشش کر لی ہے اور اب ہم فارغ ہیں۔ نوجوانو! سوچو کہ کیا وہ وقت قریب نہیں آ گیا تھا کہ اللہ اس معمورہ عالم میں امام بھیجے۔ تم اللہ سے کئے ہوئے عہد و پیمانہ کو توڑتے ہو اور جن کے متعلق اللہ نے یہ حکم دیا تھا کہ انہیں مضبوط کیا جائے قطع کرتے ہو اور زمین میں فساد برپا کرتے ہو۔ اللہ کی قسم! (امام کے آنے کا) وقت یہی وقت ہے۔ پس تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم اسے قبول نہیں کرتے۔ اللہ کی قسم! میں اس معاملے میں ہر محتاج کا (اسی طرح) کعبہ ہوں جیسے حاجیوں کا مکہ معظمہ میں کعبہ ہے اور میں ہی وہ حجرِ اسود ہوں جس کے لئے تمام کتبہ ارض میں قبولیت رکھ دی گئی ہے اور جسے چھو کر لوگ برکت حاصل کرتے ہیں ☆ اللہ کی لعنت ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ یہ (امام) دنیا کا طالب ہے حالانکہ ہم دنیا سے الگ تھلگ ہیں اور میں اس لئے آیا ہوں تا لوگوں کو توحید اور نماز پر قائم کروں نہ اس لئے کہ طرح طرح کے تحفے تحائف عطا کروں۔

☆ هذا خلاصۃ ما أوحى اللّٰه إلّٰی، وهذه استعارة من اللّٰه الکریم. وكذلك قال المعبرون أن المراد من الحجر الأسود فی علم الرؤیا المرء العالم الفقیه الکریم. منه

☆ یہ خلاصہ ہے اس کا جو اللہ نے میری طرف وحی کی، یہ اللہ کریم کی طرف سے استعارہ ہے۔ تعبیر کرنے والوں نے یہی کہا ہے کہ علم الرؤیا میں حجرِ اسود سے مراد عالم فقیہ اور صاحب حکمت شخص ہوتا ہے۔ منہ

جو میرے دل میں ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے اور اپنے نشانوں سے اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ میرا دعویٰ اپنی طرف سے گھڑی ہوئی بات نہیں بلکہ میں حق لے کر آیا ہوں اور حق کے ساتھ بھیجا گیا ہوں تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم مجھے نہیں پہچانتے۔

اے مسلمانو! میں ہی تمہاری کھوئی ہوئی متاع ہوں، تمہیں گمراہ کرنے والا نہیں۔ پس کیا کوئی ہے تم میں جو میری دعوت قبول کرے اور میری باتوں پر حسن ظن سے غور کرے۔ اے متکبرو! کیا تم میں کوئی ایک بھی سمجھ دار آدمی بھی نہیں؟۔ اے عزیز جوانو! اگر میں اس زمانے میں مبعوث نہ کیا جاتا تو اہل صلیب دین (اسلام) کو پامال کر دیتے اور یہ (عیسائیت کا) سیل تند و تیز سروں تک پہنچ گیا ہے اور اس نے لوگوں کو فنا کر دیا ہے۔ کیا تم پادریوں کو نہیں جانتے کہ کس طرح گمراہ کر رہے ہیں اور میں ایسی گمراہی کے وقت میں بھیجا گیا ہوں جس نے ساری زمین ناپاک کر دی ہے اور اس میں بسنے والوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم سمجھتے نہیں۔ اللہ کی قسم! دنیا میں تمہاری حالت سے زیادہ عجیب تر کوئی اور حالت نہیں تمہارا مجھ سے اعراض اور بے رخی کتنی لمبی ہوگئی۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي قَلْبِي، وَيَشْهَدُ بآيَاتِهِ أَنَّهُمْ كَاذِبُونَ. مَا كَانَ حَدِيثَ يَفْتَرِي، بَلْ جئتُ بِالْحَقِّ، وَبِالْحَقِّ أُرْسِلْتُ، فَمَا لَكُمْ لَا تَعْرِفُونَ.

وَأِنِّي أَنَا ضَالَّتْكُمْ، لَا مَضَلَّكُمْ أَيُّهَا الْمَسْلُومُونَ. فَهَلْ فِيكُمْ مَنْ يَقْبَلُ دَعْوَتِي، وَيَنْظُرُ بِحَسَنِ الظَّنِّ إِلَيَّ كَلِمَتِي؟ أَلَيْسَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ أَيُّهَا الْمُسْتَكْبِرُونَ؟ وَلَوْ لَمْ أُبْعَثْ، يَا فِتْيَانُ، فِي هَذَا الزَّمَانِ، لَوَطَّأَ الدِّينَ أَهْلُ الصُّلْبَانِ. وَإِنَّ هَذَا السَّيْلَ بَلَغَ الرَّؤُوسَ، وَأَفْنَى النُّفُوسَ، أَلَا تَعْلَمُونَ الْقَسُوسَ كَيْفَ يُضَلُّونَ؟ وَمَا أُرْسِلْتُ إِلَّا عِنْدَ ضَلَالٍ نَجَسِ الْأَرْضِ وَأَهْلِكَ أَهْلَهَا، فَمَا لَكُمْ لَا تَفْهَمُونَ؟ وَوَاللَّهِ، لَيْسَ فِي الدَّهْرِ أَعْجَبُ مِنْ حَالِكُمْ! كَيْفَ طَالَ إِعْرَاضُكُمْ وَصَفْحُكُمْ عَنِّي،

وقد رأيتم الآيات وأعطيتم
البيّنات فبذتموها كالحصاة.
وَفُتِحَ لَكُمْ باب الحسَنات،
فغَلَقْتُمْ أبوابكم، لئلا تدخل في
العِرضات. ما لكم لا تتقون
حرمات الله وللتكذيب
تعجلون؟ وإن الله سيّاف يسلّ
سيفه على الذين يعتدون.

وإني أنا المسيح الموعود،
وأنتم تكذبونني وتسبون
وتقولون إنّ هذا الدعوى باطلٌ
وقولٌ خالفه الأوّلون. فأعجبنى
قولكم هذا مع دعاوى العلم
والفضل! أتقولون ما يخالف
القرآن وأنتم تعلمون؟ وإن
دعوى الإجماع بعد الصحابة
دعوى باطل وكذب شنيع لا
يصرّ عليه إلا الظالمون. وائي
الإجماع؟ أتسنون ما قال
المعتزلون؟ أتزعمون أنهم ليسوا
من المسلمين وأنتم قوم مسلمون؟
فثبت أنّ قولكم ليس قولاً واحداً

تم نے تو نشانات دیکھے اور تمہیں کھلے کھلے نشان عطا
کئے گئے لیکن تم نے ان سب کو کنکر یوں کی طرح
پھینک دیا۔ اور تمہارے لئے نیکیوں کے دروازے
کھولے گئے لیکن تم نے اپنے دروازے بند کر لئے
تاکہ وہ (نیکیاں) تمہارے صخوں میں داخل نہ ہو
جائیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی ممنوعہ حدوں
سے بچ کر نہیں رہتے اور تکذیب میں جلد بازی کرتے
ہو۔ اللہ شمشیر زن ہے اور اس نے حد سے تجاوز
کرنے والوں کے لئے اپنی تلوار کو سونت لیا ہے۔
میں ہی مسیح موعود ہوں اور تم مجھے جھٹلاتے اور
گالیاں دیتے ہو اور یہ بھی کہتے ہو کہ (میرا) یہ
دعویٰ باطل ہے اور ایسا قول ہے جس کی پہلے لوگوں
نے مخالفت کی ہے۔ علم و فضل کے دعویٰ کے
باوجود تمہاری بات نے مجھے حیرت میں ڈال دیا
ہے۔ کیا جانتے بوجھتے ہوئے تم وہ بات کہہ رہے
ہو جو مخالف قرآن ہے۔ صحابہ کے بعد اجماع کا
دعویٰ ایک باطل دعویٰ اور بدترین کذب ہے۔
جس پر صرف ظالم لوگ ہی اصرار کرتے ہیں۔ اور
کیسا اجماع۔ کیا تم بھول جاتے ہو جو معتزلہ نے
کہا؟ کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ مسلمانوں میں
سے نہیں اور صرف تم ہی مسلمان ہو۔ پس ثابت
ہوا کہ تمہارا قول ایک (متفق علیہ) قول نہیں۔

بل اَدَارَةٌ تُم فِيهَا، فَالآنَ يَحْكُم
 اللَّهُ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ.
 وَعِنْدِي شَهَادَاتٌ مِنْ رَبِّي وَآيَاتٌ
 رَأَيْتُمُوهَا أَنْتُمْ تَنْكُرُونَ؟ إِنَّ
 الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِي لَا إِثْمَ عَلَيْهِمْ
 وَهُمْ مَبْرُؤُونَ، وَالَّذِينَ بَلَغْتَهُمْ
 دَعْوَتِي، وَرَأَوْا آيَاتِي، وَعَرَفُونِي
 وَعَرَفْتُهُمْ بِنَفْسِي، وَتَمَّتْ عَلَيْهِمْ
 حُجَّتِي، ثُمَّ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ
 وَآذَوْنِي.. أُولَئِكَ قَوْمٌ حَقَّ
 عَلَيْهِمْ عِقَابُ اللَّهِ، بِأَنَّهُمْ لَا
 يَخَافُونَ اللَّهَ، وَبِأَيِّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
 يَسْتَهْزِئُونَ. وَمَا جَنَّتْهُمْ مِنْ غَيْرِ
 بَيِّنَةٍ، بَلْ أَرَاهُمْ رَبِّي آيَةً عَلَى آيَةٍ،
 وَمِعْجَزَةً عَلَى مِعْجَزَةٍ، وَأَقِيمَتِ
 الْحُجَّةَ، وَقُضِيَ التَّنَازَعُ
 وَالْخُصُومَةُ، ثُمَّ عَلَى الْإِنْكَارِ
 يَصْرُونَ. أَيَحَارِبُونَ اللَّهَ بِمَا أَنَّهُ
 جَعَلَنِي الْمَسِيحَ الْمَوْعُودَ وَالْمَهْدَى
 الْمَعْهُودَ، وَلَهُ الْأَمْرُ وَلَهُ الْحُكْمُ،

بلکہ اس میں تم نے اختلاف کیا ہے۔ اس لئے اب
 اللہ ہی اس بارے میں فیصلہ کرے گا جس میں تم
 باہم اختلاف کیا کرتے تھے۔ میرے پاس میرے
 رب کی شہادتیں اور نشانات ہیں جنہیں تم نے
 دیکھا ہے، کیا تم (اب بھی) انکار کرتے ہو۔ جو
 لوگ مجھ سے پہلے گزرے ہیں ان پر کوئی گناہ
 نہیں، وہ بری ہیں۔ ہاں البتہ وہ لوگ جن تک
 میری دعوت پہنچی اور انہوں نے میری نشانیاں
 دیکھیں اور انہوں نے مجھے پہچان لیا اور خود میں
 نے بھی انہیں اپنی پہچان کروائی اور جن پر میری
 حجت تمام ہو چکی ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے
 اللہ کی آیات کا انکار کیا اور مجھے ایذا دی۔ یہ ایسے
 لوگ ہیں جن پر اللہ کا عذاب واجب ہو گیا۔ کیونکہ
 وہ اللہ سے ڈرتے نہیں اور اس کی آیتوں اور اس
 کے رسولوں سے استہزاء کرتے ہیں۔ میں کھلے
 نشان کے بغیر تو ان کے پاس نہیں آیا۔ بلکہ میرے
 رب نے انہیں نشان پر نشان اور معجزے پر معجزہ
 دکھایا اور حجت قائم کر دی گئی اور تنازعے اور
 جھگڑے کا فیصلہ کر دیا گیا۔ پھر بھی وہ انکار پر اصرار
 کر رہے ہیں۔ کیا وہ اللہ سے اس وجہ سے جنگ
 کرتے ہیں کہ اس نے مجھے مسیح موعود اور مہدی
 معہود بنایا جبکہ امر اور فیصلہ کا اختیار اسی کو ہے۔

لا يُسأل عما يفعل وهم يُسألون.
وتنحى بعضهم عن هذا النزاع
خجلاً وجلاً ورجعوا إلى تائبين،
وأكثرهم قاسطون.

﴿۲۳﴾
أَيَصْرُونَ عَلَى حَيَاةِ عِيسَى،
وَيَخْفُونَ إِجْمَاعًا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ
كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ؟ وَيَتَّبِعُونَ غَيْرَ سَبِيلِ
قَوْمِ آدْرَكُوا صَحْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ
اسْتِغْفَاضَ مِنَ النَّبِيِّ وَتَعَلَّمَ، وَانْعَقَدَ
إِجْمَاعُهُمْ عَلَى مَوْتِ عِيسَى، وَهُوَ
الإِجْمَاعُ الْأَوَّلُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ وَيَعْلَمُهُ
العالمون. أَنَسَيْتُمْ قَوْلَ اللَّهِ:
قَدْ خَلَّتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۱
أَوْ أَنْتُمْ لِلْكَفْرِ مُتَعَمِّدُونَ؟ وَقَدْ
مَاتَ عَلَى هَذَا الإِجْمَاعِ مَنْ كَانَ
مِنَ الصَّحَابَةِ، ثُمَّ صرْتُمْ شِيْعًا،
وَهَبْتُ فِيكُمْ رِيحَ التَّفْرِقَةِ، وَمَا
أَوْتَيْتُمْ سُلْطَانًا عَلَى حَيَاتِهِ، وَإِنْ
أَنْتُمْ إِلَّا تَظَنُّونَ. وَقَدْ قَالَ اللَّهُ
حِكَايَةً عَنْ عِيسَى: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي ۲

اس پر جو وہ کرتا ہے پوچھا نہیں جاتا البتہ ان سے
پُرسش ہوگی۔ ان میں سے بعض اس جھگڑے سے
بوجہ شرمندگی اور خوف الگ ہو گئے اور انہوں نے
توبہ کرتے ہوئے میری طرف رجوع کیا لیکن
ان میں سے اکثر ظالم ہیں۔

کیا وہ حیاتِ عیسیٰ پر اصرار کرتے ہیں اور اس
اجماع کو چھپاتے ہیں جس پر سب کے سب صحابہ
نے اتفاق کیا اور ان لوگوں کی راہ کے خلاف چلتے
ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی
اور ان میں سے ہر ایک نے نبی کریم ﷺ سے
فیض پایا اور تعلیم حاصل کی۔ اور ان کا اجماع عیسیٰ
کی وفات پر تھا اور یہ اجماع رسول کریم ﷺ
کے بعد سب سے پہلا (اجماع) تھا۔ اور علماء اس
بات کو جانتے ہیں۔ کیا تم اللہ کا ارشاد قد خلت
من قبله الرسل بھول گئے اور کیا تم جان بوجھ
کر کفر کو اختیار کرتے ہو اور صحابہ میں سے ہر ایک
صحابی نے اسی اجماع پر وفات پائی۔ اس کے بعد
تم مختلف گروہ بن گئے اور تم میں تفرقے کی ہوا
چلنے لگی۔ تمہیں حیاتِ مسیح کی کوئی دلیل نہیں دی گئی
صرف ظن سے کام لیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ
کی زبان سے فلما توفيتني فرمایا ہے

فلا تفكروا في قول الله ولا تتوجهون. ^۱ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ
 أو تقولون ما لا تعلمون؟
 ثم اعلّموا أنّ حقّ اللفظ الموضوع
 لمعنى أن يوجد المعنى الموضوع
 له في جُمع أفراده من غير تخصيص
 وتعيين، ولكنكم تخصّصون عيسى
 في المعنى الموضوع للتوفى عندكم،
 وتقولون لا شريك له في ذلك
 المعنى في العالمين، كأنّ هذا المعنى
 تولّد عند تولّد ابن مریم، وما كان
 وجوده قبله ولا يكون بعده إلى يوم
 الدين! وهَبْ، يا فتى، أن عيسى لم
 يتولّد ولم يُرزق الوجود من الحضرة،
 فبقى هذا اللفظ كعاطلٍ محرومة من
 الحلية. فتفكّر ولا تُرنا الأنياب،
 واتق الله التّواب. أتزعم أنّ هذا
 المعنى بساطٌ ما وطأه إلا ابن
 مریم، أو سِباطٌ ما أمّهم إلا
 هذا الملك المكرم؟ ولو
 فرضنا أنّ معنى التوفى في آية:
 فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي لَيْسَ إِلَّا الرفع
 مع الجسم العنصرى إلى السماء،

پس پھر بھی تم اللہ تعالیٰ کے اس قول پر غور و فکر نہیں
 کرتے اور نہ ہی اس کی طرف توجہ کرتے ہو۔ کیا تم زیادہ
 جانتے ہو یا اللہ؟ یا تم وہ کچھ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔
 پھر تم جان لو کہ کسی معنی کیلئے وضع کئے گئے لفظ کا یہ
 حق ہے کہ اس کے تمام افراد میں بغیر تخصیص و تعیین
 کے وہ وضعی معنی پائے جائیں۔ لیکن تم توفیٰ کے لئے
 اپنے وضع کردہ معنی میں صرف عیسیٰ کو مخصوص کرتے
 ہو اور کہتے ہو کہ تمام دنیا جہان میں اس معنی میں
 اس کا کوئی شریک نہیں۔ گویا (تونی کا) یہ معنی صرف
 ابن مریم کے تولد کے وقت پیدا ہوا اور اس معنی کا
 وجود نہ تو اس سے پہلے تھا اور نہ آئندہ یوم الدین
 تک ہوگا۔ اے مرد جوان! فرض کر لے کہ عیسیٰ پیدا نہ
 ہوتا اور نہ ہی اسے اللہ کی طرف سے کوئی وجود دیا
 جاتا تو یہ لفظ (توفیٰ) زیور سے محروم ایک عورت
 کی طرح ہوتا۔ پس غور کرو اور ہم پر دانت مت پیس
 اور خدائے تّواب سے ڈر۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ یہ معنی
 وہ قالین ہے جس پر صرف ابن مریم نے قدم رکھا یا
 وہ راہ ہے جس کی رہبری صرف اس شاہِ مکرم
 (عیسیٰ) نے کی۔ اگر ہم یہ بھی فرض کر لیں کہ آیت
 فلما توفيتني میں توفیٰ کے معنی صرف
 جسدِ عنصری کے ساتھ آسمانوں کی طرف رفع ہی ہیں

ثم مع فرض هذا المعنى يكذب هذه الآية نزول عيسى إلى الغبراء ، ولا يحصل مقصود الأعداء ، بل يبقى أمر عدم النزول على حاله كما لا يخفى على العقلاء . فإن عيسى يجب بهذا الجواب يوم الحساب يعني يقول : فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي فِي يَوْمِ يبعث الخلق ويحضرون ، كما تقرؤون في القرآن أيها العاقلون . وخلاصة جوابه أنه يقول إنى تركت أمتى على التوحيد والإيمان بالله الغيور ، ثم فارقتهم إلى يوم القيامة وما رجعت إلى الدنيا إلى يوم البعث والنشور ، فلذلك لا أعلم ما صنعوا بعدى من الشرك والفجور ، ولست من الملمومين . فلو كان رجوعه إلى الدنيا أمراً حقاً قبل يوم القيامة فيلزم منه أنه يكذب كذباً شنيعاً عند سؤال حضرة العزة . وهذا باطلٌ بالبدهة . فالنزول باطلٌ من غير الشك والشبهة .

تو پھر بھی یہ آیت حضرت عیسیٰ کے زمین پر نزول فرمانے کو جھٹلاتی ہے، اور دشمنوں کا مقصد پورا نہیں ہوتا بلکہ عدم نزول کا معاملہ جوں کا توں باقی رہتا ہے۔ جیسا کہ صاحبانِ عقل سے مخفی نہیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ ان الفاظ میں یوم الحساب کو جواب دیں گے۔ یعنی آپؑ فلما توفیتنی اُس دن کہیں گے جب مخلوق اٹھائی جائے گی اور وہ حاضر کئے جائیں گے۔ جیسا کہ تم قرآن پاک میں پڑھتے ہو۔ اے عقلمندو! مسیح کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ آپؑ کہیں گے کہ میں نے اپنی امت کو توحید اور غیور خدا پر ایمان لانے کی حالت میں چھوڑا تھا۔ پھر میں ان سے روزِ قیامت تک جدا رہا اور حشرِ نثر کے دن تک دنیا کی طرف واپس نہیں گیا۔ اس لیے میں نہیں جانتا کہ انھوں نے میرے بعد کیسے کیسے شرک اور فسق و فجور کا ارتکاب کیا۔ اور میں قابلِ ملامت نہیں ہوں۔ اگر قیامت سے پہلے دنیا کی طرف آپؑ کا واپس آنا یقینی امر ہوتا تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ رب العزت کے سوال کرنے پر آپؑ (عیسیٰ) قبیح جھوٹ بولیں گے اور یہ بالبداہت باطل ہے۔ لہذا بلاشک و شبہ (آپؑ کا) نزول بھی باطل ہے۔

فاستيقظوا يا فتیان! أين أنتم من
تعليم القرآن؟ بل مات عيسى
كما ماتت إخوانه من النبيين،
ولحق بهم كما تفرؤون في
أخبار خير المرسلين. أقرآتم في
حديث سيّد الكائنات أنه في
السماء في حجرة على حدة من
الأموات؟ كلاً بل هو ميت، ولا
يعود إلى الدنيا إلى يوم يبعثون.
ومن قال متعمداً خلاف ذلك
فهو من الذين هم بالقرآن
يكفرون. إلا الذين خلوا من قبلي
فهم عند ربهم معذرون.
ويشهد القرآن أنه يقول يوم
القيامة إني ما كنت مطلعاً على
ارتداد الأمة، ولا أعلم أنهم
اتخذوني إلهاً من دون رب
البرية، وكذلك يبرء نفسه من
علم فساد النصارى ووقوعهم
في الضلالة. فلو كان نازلاً قبل
القيامة لكان من شأنه أن يصدق
بحضرة الله كما هو طريق البررة،

پس اے نوجوانو! بیدار ہو جاؤ۔ تعلیم قرآن سے
تم کتنے دور ہو (حقیقت یہ ہے) کہ حضرت عیسیٰ
بھی اپنے دوسرے نبی بھائیوں کی طرح وفات
پاگئے ہیں، اور ان میں شامل ہو گئے ہیں جیسا کہ تم
خیر المرسلین کی احادیث میں پڑھتے ہو۔ کیا تم نے
سید الکائنات ﷺ کی حدیث میں پڑھا ہے کہ
آپ آسمان میں مرنے والوں سے علیحدہ ایک حجرے
میں مقیم ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ وہ فوت شدہ ہیں اور
یوم البعث تک دنیا کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں
گے۔ جس شخص نے اس کے خلاف عمداً کچھ اور کہا
تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو قرآن کا انکار کرتے
ہیں سوائے ان لوگوں کے جو مجھ سے پہلے گزر چکے
ہیں۔ پس وہ لوگ اپنے رب کے نزدیک معذور
ہیں۔ اور قرآن گواہی دیتا ہے کہ آپ (عیسیٰ)
قیامت کے روز فرمائیں گے کہ مجھے اپنی امت کے
مرد ہو جانے کا قطعی علم نہیں اور نہ ہی مجھے
اس بات کا علم ہے کہ انھوں نے مخلوق کے رب کو
چھوڑ کر مجھے معبود بنا لیا ہے۔ آپ اپنے آپ کو
نصاری کے بگاڑ اور ان کے گمراہی میں پڑنے کے
متعلق علم رکھنے سے بری قرار دیں گے۔ اگر انھوں
نے قیامت سے پہلے نازل ہونا ہوتا تو آپ کی
شان کا تقاضا تھا کہ آپ اللہ کے حضور سچ بات کہتے

بل هو من حُلل الرسالة والإمامة. فكيف يُظنُّ أنه يختار الكذب ويرتكب جُرم إخفاء الشهادة، ويقول: يا ربِّ، ما عُدْتُ إلى الدنيا، وليس لي علم بأحوال أُمّتي، ولا أعلم ما صنعوا بعدى. فَإِنَّ هَذَا كَذِبٌ شَنِيعٌ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ الْجُلْدَةُ، وَتَأْخُذُ مِنْهُ الرَّعْدَةُ.★ ولو فرضنا أنه يقول كمثّل هذه الأقوال، وَيُخْفِي مَتَعَمِّدًا زَمَنَ عَوْدِهِ إِلَى الدُّنْيَا عِنْدَ سَوَالِ اللَّهِ ذِي الْجَلَالِ وَيُخْفِي حَقِيقَةَ إِطْلَاعِهِ عَلَى كُفْرِ أُمَّتِهِ وَإِصْرَارِهِمْ عَلَى طَرِيقِ الضَّلَالِ، فَلَا شَكَّ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَهُ: يَا عَيْسَى، مَا لَكَ لَا تَخَافُ عِزَّتِي وَجَلَالِي،

جیسا کہ یہ ابرار کا طریق بلکہ رسالت و امامت کا لباس ہے۔ پھر یہ کیسے گمان کیا جا سکتا ہے کہ آپؐ جھوٹ اختیار کریں اور اخفاء شہادت کے جرم کے مرتکب ہوں گے اور یہ کہیں گے کہ اے میرے رب میں دنیا کی طرف واپس نہیں گیا اور نہ مجھے میری امت کے حالات کا کچھ علم ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے میرے بعد کیا کیا۔ پس یہ ایسا جھوٹ ہے جس سے جسم کے روگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور لرزہ طاری ہو جاتا ہے★ اور اگر ہم فرض کر لیں کہ وہ ایسی باتیں کہے گا اور اللہ ذوالجلال کے سوال کرنے پر دنیا میں اپنے واپس جانے کے زمانے کو عمد اچھپائے گا اور اپنی امت کے کفر پر مطلع ہونے کی حقیقت اور ان کی گمراہی کی راہ پر مصر رہنے کو مخفی رکھے گا تو بلاشک اللہ اس سے کہے گا کہ اے عیسیٰ! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو میری عزت اور میرے جلال سے نہیں ڈرتا۔

★ روى الإمام البخارى عن المغيرة بن النعمان قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه يجاء برجال من أمتي (يعنى يوم القيامة)، فيؤخذ بهم ذات الشمال، فأقول: يا ربِّ أصبحابى، فيقال: إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك. فأقول كما قال العبد الصالح (يعنى عيسى) وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ سَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ! وكذا الك روى البخارى فى معنى التوفى عن ابن عباس قال: متوفيك: مميتك. منه

★ امام بخاری نے مغیرہ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ (قیامت کے دن) لائے جائیں گے اور انہیں پکڑ کر بائیں جانب لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا اے میرے رب! یہ میرے صحابہ ہیں۔ تو کہا جائے گا کہ تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کچھ کیا۔ تو میں وہی کچھ کہوں گا جو ایک عبد الصالح (یعنی عیسیٰ) کہے گا کہ میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا۔ پس جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان پر نگران رہا۔ اور اسی طرح توفی کے معنی کے متعلق امام بخاری نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ متوفیک کے معنی ممیتک یعنی ”میں تجھے وفات دوں“ گا کے ہیں۔ منہ

وتكذب أمام وجهي عند
سؤالی؟ أَلَسْتُ ذَهَبْتُ إِلَى الدنیا
عند رجعتك، وأعشرت علی
شرك أمتك؟ ألم تر الذین
اتخذوك إلهًا انتشروا فی جمیع
البلاد، ونسلوا من كل حدب
كالجیاد، وأنت حاربتهم وكسرت
صلیبهم بجهدك وطاقتك، ثم
تنكر الآن من نزولك، فأعجبني
كذبك وفريتك.

فخلاصة الكلام أن قولكم برفع
عیسی باطل، ومضّر للذین كأنه قاتل.
وتقولون: لفظ الرفع فی القرآن
موجود. نعم، موجود، ولكن معناه
من لفظ مُتَوَقِّئِكَ مشهود، بل
جمیع کلمِ الآیة علی الرفع الروحانی
شهود. أتؤمنون ببعض الكتاب
وتكفرون ببعض؟ أهذا إسلامكم أو
كفر وعود؟ أو تريدون أن تحرفوا
كتاب الله كما حرف اليهود؟ ألا
ترون أن لفظ مُتَوَقِّئِكَ مقدم
علی لفظ الرفع وفي القرآن موجود؟
فما لكم تنكرون رعاية الترتیب،

اور میرے سوال کرنے پر میرے روبرو جھوٹ بولتا
ہے۔ کیا تو اپنی واپسی کے وقت دنیا میں نہیں گیا تھا
اور کیا تو اپنی امت کے شرک سے آگاہ نہیں ہے۔
کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے تجھے
معبود بنا لیا وہ تمام ممالک میں پھیل گئے اور عمدہ
گھوڑوں کی طرح ہر بلندی سے دوڑے چلے آئے
اور تو نے ان سے جنگ کی ہے اور اپنی کوشش اور
طاقت سے ان کی صلیب توڑی ہے۔ پھر اب تو
اپنے نزول سے انکار کر رہا ہے۔ پس تیرے کذب
اور افترا نے مجھے حیران کر دیا ہے۔

پس خلاصہ کلام یہ کہ تمہارا رفع عیسیٰ کے بارہ میں
قول باطل اور دین کے لئے مضر ہے گویا یہ (دین
کا) قاتل ہے۔ اور تم کہتے ہو کہ دفع کا لفظ
قرآن میں موجود ہے۔ ہاں موجود تو ہے لیکن اس
کے معنی متوفیک کے لفظ سے مشہود ہیں بلکہ
آیت کے تمام کلمات رفع روحانی پر شاہد ہیں۔ کیا
تم کتاب کے کچھ حصہ پر ایمان لاتے ہو اور کچھ کا
انکار کرتے ہو۔ کیا یہ تمہارا اسلام ہے یا کفر اور عناد؟
یا تم اللہ کی کتاب کو یہودیوں کی طرح بدلنا چاہتے
ہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ متوفیک کا لفظ رفع
کے لفظ سے پہلے آیا ہے اور قرآن میں موجود ہے۔
پھر کیا وجہ ہے کہ تم رعایت ترتیب کو چھوڑتے ہو

وتختارون ما يضرّكم، وتعرضون
 عما ينفعكم، وتجاوزون الحدود؟
 أَلَمْ يَنْهَكُمُ اللَّهُ أَنْ تَحْرَفُوا مَعْنَى
 الْقُرْآنِ، وَلَا تَتَّبِعُوا سَبِيلَ الشَّيْطَانِ؟
 وَوَاللَّهِ، ثُمَّ وَاللَّهِ، مَا صَرَفَكُمْ عَنِ
 الْحَقِّ إِلَّا التَّعَصُّبَ وَالْعِنَادَ،
 وَحَسِبْتُمُ الْفَسَادَ الْكَبِيرَ كَأَنَّ فِيهِ
 رَفْعَ الْفَسَادِ. وَتَقُولُونَ لِي: أَنْتَ
 كَفَرْتَ أَهْلَ الْقِبْلَةِ، وَخَالَفْتَ قَوْلَ
 خَيْرِ الْبَرِيَّةِ. يَا سَبْحَانَ اللَّهِ! كَيْفَ
 نَسِيتُمْ فِتْوَاكُمْ بِهَذِهِ الْعَجَلَةِ؟ وَمَا
 ابْتَدَرْنَا بِالتَّكْفِيرِ وَمَا بَدَأْنَا
 بِالتَّحْقِيرِ. أَمَا أَشَعْتُمْ كُفْرَنَا فِي هَذِهِ
 الدِّيَارِ وَفِي الْآفَاقِ وَفِي السُّكُكِ
 وَالْأَسْوَاقِ؟ أُنْسِيتُمْ قِرطاسَ الْإِفْتَاءِ
 وَمَا قَلْتُمْ وَمَا تَقُولُونَ بِتَرْكِ
 الْحَيَاءِ؟ وَجَاهَدْتُمْ كُلَّ الْجَهْدِ
 لِتَنْقُضُوا مَا عَقَدْنَا، وَلِتَبْطُلُوا مَا
 أَرَدْنَا، وَكَذَلِكَ مَكْرَتُمْ كُلَّ
 الْمَكْرِ إِلَى عَشْرِينَ حِجَّةً بَلْ أَزِيدُ
 مِنْ ذَلِكَ عِدَّةً، وَأَنْتُمْ مِنْ كُلِّ
 نَوْعٍ فِتْنَةٌ، وَقُلْتُمْ كُلَّ مَا أَرَدْتُمْ
 فِي شَأْنِي مِنَ السَّبِّ وَالشَّتْمِ

اور اسے اختیار کرتے ہو جو تمہارے لئے نقصان دہ
 ہے۔ اور تم اس سے اعراض کرتے ہو جو تمہیں نفع
 پہنچاتا ہے اور حدود سے تجاوز کرتے ہو۔ کیا اللہ
 نے تمہیں قرآن کے معنی میں تحریف کرنے سے منع
 نہیں فرمایا اور کیا یہ نہیں کہا تم شیطان کی راہوں کی
 اتباع نہ کرو؟ اور اللہ کی قسم! ہاں اللہ کی قسم!!
 تمہیں صرف اور صرف تعصب اور عناد نے حق سے
 ہٹایا ہے اور تم نے فساد کبیر کو یوں سمجھا ہے کہ گویا اسی
 سے فساد رفع ہوگا۔ اور تم مجھے کہتے ہو کہ تو نے اہل
 قبلہ کی تکفیر اور خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی مخالفت کی
 ہے۔ واہ سبحان اللہ! تم جلدی میں اپنے فتوؤں کو
 کیسے بھول گئے۔ جبکہ ہم نے نہ تو کبھی تکفیر میں
 جلدی کی اور نہ تحقیر میں پہل کی۔ کیا تم نے اس ملک
 اور اس کے آفاق اور گلی کوچوں اور بازاروں میں
 ہمیں کافر ٹھہرانے کی اشاعت نہیں کی؟ کیا تم
 فتوؤں کے پرچہ کو اور وہ جو تم کمال بے حیائی سے کہہ
 چکے ہو اور کہہ رہے ہو بھول گئے ہو؟ اور تم نے پوری
 کوشش کی کہ ہمارے عقیدہ کو توڑ دو اور ہمارے ارادہ
 کو باطل کر دو اور اسی طرح تم نے بیس بلکہ بیس سال
 سے بھی زیادہ عرصہ سے، ہر قسم کے منصوبے باندھے
 اور ہر نوع کے فتنے اختیار کئے اور میری ذات کے
 متعلق گالی گلوچ میں سے تم نے جو چاہا کہہ دیا۔

ثم أشعثموه في الأغيار والأحباب،
كَانَكُمْ مَبْرُؤُونَ مِنَ الْمُؤَاخَذَةِ
وَالْحِسَابِ. وَلَكِنَّ اللَّهَ أْتَمَّ نُورًا
أَرَدْتُمْ إِطْفَاءَهُ، وَمَلَأَ بَحْرًا تَمَنَّيْتُمْ
أَنْ تَغِيضَ مَائِهِ، وَدَعَوْتُمْ لَنَا أَرْضًا
جَدْبَةً، فَأَنَا وَاللَّهُ إِلَى رَبْوَةٍ،
وَوَادٍ خَضِرٍ وَرَوْضَةٍ، وَرَزَقْنَا
نِعْمَاءً وَأَلْنَا وَبَرَكَاتٍ مَا
رَأَيْتُمُوهَا وَلَا آبَاؤُكُمْ. أَهَذَا جِزَاءُ
الْفَرِيَةِ؟ أَعَشَرْتُمْ عَلَيَّ مِثْلَهُ فِي
زَمَانٍ مِنَ الْأَزْمِنَةِ؟

فاعلموا، رحمكم الله، أن صدق
دعواي وموت عيسى ما كان أمرًا
متعسر المعرفة، ولكن طوّعت
لكم أنفسكم تكذيب إمامكم،

پھر تم نے اس کی غیروں اور دوستوں میں اشاعت
کی۔ گویا تم مؤاخذہ اور حساب سے بری ہو لیکن
اللہ نے اُس نور کو مکمل کیا جسے تم بجھانا چاہتے تھے
اور اس سمندر کو بھر دیا جس کے پانی خشک ہونے کی
تم امید کرتے تھے۔ اور تم نے ہمارے لئے تخط زہ
زمین کی دعادی لیکن اللہ نے ہمیں ربوہ ☆ اور سر
سبز و شاداب وادی اور باغ میں پناہ دی۔ اور ہمیں
وہ وہ نعمتیں، احسانات اور برکات عطا کیں جنہیں
نہ تم نے اور نہ ہی تمہارے آباء و اجداد نے دیکھا
تھا۔ کیا یہ افتراء کا صلہ ہے؟ کیا تم نے کسی زمانے
میں بھی ایسا ہونے کی اطلاع پائی ہے؟

اللہ تم پر رحم فرمائے۔ تمہیں معلوم ہو کہ میرے
دعویٰ کی صداقت اور عیسیٰ کی وفات کوئی ایسا
امر نہیں تھا جسے سمجھنا مشکل ہو لیکن تمہارے
نفس نے تمہیں اپنے امام کی تکذیب پر ابھارا۔

☆ قد قال الله عز وجل في القرآن:
وَأَوْيُنَّهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ
وَمَعِينٍ ۗ وَلَمَّا جَعَلَنِي اللَّهُ مِثْلَ عِيسَى
جَعَلَ لِي السُّلْطَنَةَ الْبُرْطَانِيَّةَ رَبْوَةً آمِنٍ وَرَاحَةً
وَمُسْتَقْرًا حَسَنًا. فَالْحَمْدُ لِلَّهِ مَا وَى
الْمُظْلُومِينَ. وَلِلَّهِ الْحُكْمُ وَالْمَصَالِحُ، مَا
كَانَ لِأَحَدٍ أَنْ يُؤْذِيَ مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ، وَاللَّهُ
خَيْرُ الْعَاصِمِينَ. مِنْهُ

☆ اللہ عزوجل نے آویسناہما الی ربوۃ ذات قرار
ومعین (اور ان دونوں کو ہم نے ایک مرتفع مقام کی طرف پناہ دی
جو پُر امن اور چشموں والا تھا) کے الفاظ قرآن کریم میں ارشاد
فرمائے ہیں اور جب اللہ نے مجھے مثل عیسیٰ بنایا تو اس نے سلطنت
برطانیہ کو میرے لئے امن و راحت کا ربوہ اور اچھا ٹھکانہ بنا دیا۔ پس
سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو مظلوموں کی پناہ گاہ ہے اور تمام
حکمتیں اور مصلحتیں اللہ کے لئے ہیں۔ کسی کی کیا مجال کہ وہ ایسے
شخص کو اذیت دے سکے جسے اللہ بچائے اور اللہ ہی سب سے بہتر
حفاظت فرمانے والا ہے۔ منہ

فزاغت قلوبکم، وما فکرتم حقّ
 الفکرۃ. وقد جئتکم بالآیات
 والشواهد والبیّنات، وقد فتح
 اللّٰهُ علیّ امرًا أخفاه علیکم فی
 ابن مریم، وذلک فضلہ أنه
 فهّمنی امرًا ما أعتزکم علیہ وما
 فهّم. أم حسبتم أن أصحاب
 الکھف والرقیم کانوا من آیاتنا
 عجبًا؟ **☆** إن اللّٰهُ أخفانا من أعینکم
 إلی قرون، وأسبّل علیہا حجابا،
 فکنتم تنتظرون نزول المسیح من
 السماء، وصرّف اللّٰهُ أفکارکم
 عن الحقیقۃ الغرّاء، لیظہر
 علیکم عجزکم فی أسرار حضرة
 الکبریاء. ذالک من سنن اللّٰهُ
 لیعلّمکم أدبًا عند إظهار الآراء.

پس تمہارے دل ٹیڑھے ہو گئے اور تم نے ویسا نہ
 سوچا جو سوچنے کا حق ہوتا ہے۔ اور میں تمہارے
 پاس نشانات، شواہد اور کھلے دلائل لے کر آیا اور
 اللہ نے وہ امر مجھ پر کھول دیا جو ابن مریم کے بارہ
 میں اس نے تم پر مخفی رکھا ہوا تھا۔ اور یہ اُس خدا کا
 فضل ہے کہ اُس نے مجھے وہ بات سمجھا دی جس
 سے اُس نے نہ تو تمہیں آگاہ کیا اور نہ ہی تمہیں
 سمجھایا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ غار والے اور کتبوں
 والے ہمارے عجیب نشانوں میں سے تھے۔ **☆** اللہ
 نے صدیوں تک ہمیں تمہاری آنکھوں سے
 چھپائے رکھا اور ان پر پردے ڈالے رکھے۔ پس تم
 آسمان سے مسیح کے نازل ہونے کا انتظار کرتے
 رہے اور اللہ نے تمہاری فکروں اور سوچوں کو اس
 درخشندہ حقیقت سے ہٹائے رکھا تا کہ وہ تم پر یہ
 ظاہر کر دے کہ تم حضرت کبریا کے اسرار و رموز
 سمجھنے سے عاجز ہو اور یہ اللہ کی سنت ہے تا کہ وہ
 تمہیں آراء کے اظہار کے وقت آداب سکھائے۔

☆ هذا ما أوحى إليّ ربّي بوحى القرآن،
 وكذالك أخفاني ربّي كما أخفى أصحاب
 الكهف، وإن ذالك من سنن اللّٰهُ أنه يخفى
 بعض أسرارہ من أعين الناس ليعلموا أن
 علمهم قاصر، وليتلى اللّٰهُ عباده، وليرى
 المؤمنین منهم والمعجمین. منه

☆ یہ وہ وحی ہے جو میرے رب نے قرآنی الفاظ میں مجھے کی۔ اور
 اس طرح میرے رب نے مجھے اسی طرح مخفی رکھا جس طرح اس نے
 اصحاب کھف کو مخفی رکھا تھا اور یہ سنن الہی میں سے ہے کہ وہ اپنے بعض
 اسرار لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھتا ہے تا کہ انہیں یہ معلوم ہو کہ ان
 کا علم محدود ہے اور تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے اور ان میں
 سے مومنوں اور مجرموں کے فرق کو دکھادے۔ منہ

یہ معاملہ تم پر صرف آزمائش کی وجہ سے مشتبہ رہا کہ اللہ اس کے ذریعہ تمہارا امتحان لے۔ پس اس نے اس اخفا کے بعد اسے ظاہر فرما دیا۔

اس سے بڑھ کر اور گناہ کیا ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم میں اللہ عیسیٰ کی وفات کی خبر دیتا ہے اور اس بات کی بھی خبر دیتا ہے کہ قیامت کے دن عیسیٰ اپنی امت کے کفر اور اس کے بارہ میں علم نہ ہونے سے قبل اپنی موت کا اقرار کریں گے جیسا پہلے بیان ہو چکا ہے اور (ہمارے) نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے معراج کی رات وفات یافتہ لوگوں میں یحییٰ کے پاس دیکھا، پھر بھی تم اسے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھاتے ہو۔ ہم نے اس سے عجیب تر کوئی بات نہیں دیکھی۔ تم کیوں بات نہیں سمجھتے۔ میرا قول قول فیصل ہے۔ پس اس سے تم ہرگز فرار نہ پاسکو گے۔ تم اس (مسیح) کی زندگی پر اصرار کرتے ہو لیکن اس پر کوئی دلیل پیش نہیں کرتے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون سچی بات کہہ سکتا ہے۔

اور اس کے سوا تمہارا جواب کوئی نہیں کہ تم کہو کہ ہمارے آباء واجداد اسی عقیدہ پر تھے اگرچہ تمہارے آباء واجداد سیدھی راہ سے بٹے ہوئے ہوں۔

فما تشابه الأمر علیکم إلا من فتنۃ أراد اللہ لیتلیکم بہا، فأظہرہا بعد هذا الإخفاء .

وَأَيُّ ذَنْبٍ أَكْبَرَ مِنْ ذَلِكَ أَنْ اللَّهُ يَخْبِرُ فِي الْقُرْآنِ بِمَوْتِ عِيسَى وَيَخْبِرُ بِأَنْ عِيسَى يَقْرَأُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَوْتِهِ قَبْلَ كُفْرِ أُمَّتِهِ وَعَدَمِ عِلْمِهِ بِهِ كَمَا مَضَى، وَالنَّبِيُّ يَقُولُ إِنِّي رَأَيْتُهُ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ فِي الْمَوْتَى عِنْدَ يَحْيَى، ثُمَّ أَنْتُمْ تَرْفَعُونَهُ مَعَ الْجِسْمِ إِلَى السَّمَاءِ؟ فَمَا رَأَيْنَا أَعْجَبَ مِنْ هَذَا. فَمَا لَكُمْ لَا تَفْقَهُونَ حَدِيثَنَا؟ وَإِنَّ قَوْلِي قَوْلٌ فَيَصِلُ، فَلَنْ تَجِدُوا عَنْهُ مَحِيصًا. تَصَرُّونَ عَلَى حَيَاتِهِ، وَلَا تَوْتُونَ عَلَيْهِ دَلِيلًا، وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا؟

ولیس جوابکم من أن تقولوا إن آباءنا كانوا على هذا الاعتقاد، وإن كان آباؤكم عدلوا عن طريق السداد.

وَأَيُّ شَيْءٍ خِيَالًا تُنَاسِ ظَهَرُوا
 بعد الصحابة بل بعد القرون
 الثلاثة؟ وما كان حقهم أن
 يُؤَوَّلُوا أبناء الله قبل وقوعها، بل
 كان من حسن الأدب أن يفوضوا
 إلى الله مجارى ينبوعها،
 وكذلك كانت سيرة كبراء
 الأمة. إنهم كانوا لا يصرون على
 معنى عند بيان الأنباء الغيبية، بل
 كانوا يؤمنون بها ويفوضون
 تفاصيلها إلى عالم الحقيقة.
 وهذا هو المذهب الأحوط عند
 أهل التقوى وأهل الفطنة. ثم
 خَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ جَاوَزُوا
 حُدَّ عِلْمِهِمْ وَحُدَّ الْمَعْرِفَةِ،
 وَنَسُوا مَا قِيلَ: لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ
 لَكَ بِهِ عِلْمٌ^۱ وَطَفَرُوا فِي كُلِّ
 مَوْطِنٍ طَفَرُ الْبَقَّةِ، وَأَصْرُوا عَلَى
 أَمْرِ مَا أَحَاطَ بِهِ حَقُّ الْإِحَاطَةِ. يَا
 حَسْرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَعَلَى جِرَاتِهِمْ!
 قَدْ أَصَابَتِ الْمَلَّةَ مِنْهُمْ صَدْمَةٌ هِيَ
 أُخْتُ صَدْمَةِ النَّصْرَانِيَّةِ، وَمَا هُمْ
 إِلَّا كَجَدْبٍ لِسِنَوَاتِ الْمَلَّةِ.

اور ان لوگوں کے خیالات کی کیا حیثیت جو صحابہ کے
 بعد ظاہر ہوئے، بلکہ تین صدیوں کے بعد۔ ان کا
 کوئی حق نہ تھا کہ وہ اللہ کی دی ہوئی خبروں کی ان
 کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے ہی تاویل کرنے لگیں
 بلکہ حسن ادب کا تقاضا تھا کہ وہ ان (خبروں) کے
 چشموں کے رستوں کا معاملہ اللہ کے سپرد کر
 دیتے۔ اور اکابرین امت کی سیرت یہی رہی
 ہے۔ کہ وہ اخبار غیبیہ کو بیان کرتے وقت کسی ایک
 معنی پر اصرار نہیں کرتے تھے۔ بلکہ وہ ان پر ایمان
 لاتے تھے۔ اور ان کی تفصیل کو حقیقت کا علم رکھنے
 والے (خدا) کے سپرد کر دیتے تھے۔ اور یہی طریق
 اہل تقویٰ اور دانشمندیوں کے نزدیک محتاط طریق ہے۔
 پھر ان کے بعد ایسے جانشین ہوئے جنہوں نے اپنے
 علم و معرفت کی حدود سے تجاوز کیا اور جو لا تقف
 ما لیس لک بہ علم فرمایا گیا ہے یعنی جس چیز کا
 تجھے علم نہیں اس کی پیروی نہ کر۔ کو بھول گئے۔ اور
 ہر جگہ پسوؤں کی طرح اچھلے کودے اور ایسے امر پر
 اصرار کیا جس کا انہوں نے پوری طرح احاطہ
 نہ کیا تھا۔ وائے افسوس! ان پر اور ان کی جرأت پر
 کہ ملت (اسلامیہ) کو ان سے ایسا صدمہ پہنچا ہے جو
 عیسائیت کی طرف سے پہنچنے والے صدمہ کی بہن
 ہے۔ اور ملت کے لئے محض قحط سالیوں کی مانند ہیں۔

وہ عیسیٰ کو جسم سمیت آسمان پر اٹھاتے ہیں اور اللہ کے فرمانِ قل سبحان ربی پر غور نہیں کرتے ☆
 بلکہ وہ بغض اور کینہ میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔
 اے جو انو! تم ان آیات (مذکورہ) کے مقابل کہاں کھڑے ہو اور تم مشتبہ بات کی پیروی کیوں کرتے ہو۔ اور جو محکم نشانات ہیں انہیں چھوڑ رہے ہو۔
 کیا تم نہیں جانتے کہ کافروں نے اس آیت (قل سبحان ربی) میں ہمارے نبی ﷺ جو خیر الانبیاء افضل الاصفیاء ہیں سے آسمان پر چڑھنے کے معجزہ کا مطالبہ کیا تھا۔ جس کا اللہ نے انہیں یہ جواب دیا تھا کہ کسی بشر کا آسمان کی طرف اپنے جسم سمیت رفع اللہ کی سنت نہیں۔ بلکہ یہ اس کے وعدوں اور اس کے طریق کے خلاف ہے۔ اگر بالفرض عیسیٰ اپنے جسم سمیت دوسرے آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ تو اس آیت میں اس ممانعت کے کیا معنی ہوں گے؟ کیا عیسیٰ رب العزت کے نزدیک بشر نہ تھا؟

یرفعون عیسیٰ مع جسمہ الی السماء، ولا یتدبرون قولہ تعالیٰ: قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ ☆ بل یریدون فی البغض والشحناء. یا فتیان این أنتم من تلک الآیات، ولم تتبعون ما تشابه من القول وتترکون البینات المحکمات؟ ألا تعلمون أن الکفار طلبوا فی هذه الآیة معجزة الصعود الی السماء، من نبینا خیر الانبیاء وزبدة الاصفیاء، فأجابهم الله أن رفع بشرٍ مع جسمه لیس من عادته، بل هو خلاف مواعیده وسنته. ولو فرض أن عیسیٰ رُفِعَ مع جسمه الی السماء الثانية، فما معنی هذا المنع فی هذه الآیة؟ ألم یکن عیسیٰ بشرًا عند حضرة العزة؟

☆ میری مراد قل سبحان ربی هل كنت الابشرا رسولا کی آیت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ آیت کسی بشر کے جسمِ عرضی سمیت آسمان پر چڑھنے کے امتناع پر ایک واضح دلیل ہے اور صرف جاہل ہی اس کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان سبحان ربی میں آیت فیہا تحیون و فیہا تموتون کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ کسی بشر کا آسمان کی طرف رفع ایسا امر ہے جو اس عہد کو توڑتا ہے اور اللہ کی ذات اس سے پاک ہے۔ کہ وہ اپنا عہد توڑے۔ پس اے عقل مند و انور کرو۔ منہ

☆ أَعْنَى آیة: قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ۚ فَلَاشْكَ أَنْ هَذِهِ الْآیةُ دَلِيلٌ وَاضِحٌ عَلَى امْتِنَاعِ صُعُودِ بَشَرٍ إِلَى السَّمَاءِ مَعَ جَسْمِهِ الْعَنْصَرِيِّ، وَلَا يَنْكُرُهُ إِلَّا الْجَاهِلُونَ. وَفِي قَوْلِهِ تَعَالَى سُبْحَانَ رَبِّيْ إِشَارَةٌ إِلَى آیة: فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ ۚ فَإِنْ رُفِعَ بَشَرٌ إِلَى السَّمَاءِ أَمْرٌ يَنْقُضُ هَذَا الْعَهْدَ، فَسَبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يَنْقُضُ عَهْدَهُ، فَفَكِّرُوا أَيُّهَا الْعَاقِلُونَ. مِنْهُ

ثم أَى حاجة اشتدّت لرفعه إلى
السّمَاوات العُلى؟ أَرَهَقْتَهُ
الأرض بضيقها، أو ما بقى مفرّ
من أیدی اليهود فيها، فرفع إلى
السّمَاء لِیُخْفَى؟

أیها النَّاس.. لا تجاوزوا حدود
النهج القويم، وزنوا بالقسطاس
المستقیم. ووالله، إن موت عیسی
خیر للإسلام من حیاته، وکلّ فتح
الدّین فی مماته. أتستبدلون الذی
هو شرّ بالذی هو خیر، ولا تُفرّقون
بین النفع والصّیر؟ ووالله، لن یجتمع
حیاة هذا الدین وحیاة ابن مریم،
وقد رأیتم ما عمّر حیاته إلى هذا
الوقت وما هدم، وترون کیف
نصر النصارى حیاته وقدم،
وجرح الدّین الأقوم. ولما ثبت
ضیره فیما بین یدینا، فكیف یُتوقع
خیره فیما خلفنا؟ وإذا جربنا إلى
طول الزمان مضرات حیاته،
فأى خیر یرجى من هذه العقیده
بعد ذالک مع ثبوت معرّاته؟

تو پھر اس کے بلند آسمانوں کی طرف اٹھائے جانے کی
کون سی اشد ضرورت آن پڑی تھی۔ کیا زمین اس پر
تنگ پڑ گئی تھی یا یہودیوں کے ہاتھوں سے بچنے کے
لئے اس کے لئے زمین میں کوئی جائے مفر نہ رہا
تھا کہ اسے چھپانے کے لئے آسمان پر اٹھایا گیا؟

اے لوگو! سیدھی راہ کی حدود سے تجاوز نہ کرو اور
سیدھی ڈنڈی سے تولو۔ اور اللہ کی قسم! اسلام کی زندگی
کے لئے عیسیٰ کی موت اس کی زندگی سے بہتر ہے۔
اور دین اسلام کی تمام تر فتح اس کی موت میں ہے۔
کیا تم خیر کو شر سے بدلنا چاہتے ہو۔ اور نفع و نقصان
کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ کی قسم! اس
دین (اسلام) کی زندگی اور ابن مریم کی زندگی
ہرگز اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ تم دیکھ چکے ہو کہ ان کی
حیات نے اب تک کیا تعمیر اور کیا تخریب کی اور تم دیکھ
رہے ہو کہ ان کی حیات نے نصاریٰ کی کیسی مدد کی
اور انہیں آگے بڑھایا اور دین قیسم کو مجروح کیا۔
جب اس (حیات مسیح) کا نقصان بالکل ہمارے
سامنے ثابت ہو چکا ہے تو پھر ہمارے بعد کے زمانہ
میں اس سے خیر کی کیونکر توقع کی جاسکتی ہے۔
اور جب ہم نے ایک طویل مدت تک ان کی
حیات کے نقصانات کا تجربہ کر لیا ہے تو اس کے
بعد اس عقیدہ سے کس خیر کی توقع کی جاسکتی ہے۔

والعاقل لا يعرض عن مجرباته.
 وإن الله يوافي دروب الحكمة،
 ويرحم عباده ويعصمهم من أبواب
 الضلالة. ولا شك أن حياة عيسى
 وعقيدة نزوله باب من أبواب
 الإضلال، ولا يتوقع منه إلا أنواع
 الوبال. والله في أفعاله حكيم لا
 تعرفونها، ومصالح لا تمسونها.
 ففكروا، رحمكم الله.. إن عقيدة
 حياة عيسى كما تصرون عليه إلى
 هذا الآن، ثم عقيدة نزوله في
 آخر الزمان، أمر ما أفادكم مثقال
 ذرة، وما أبد ديننا الذي هو خير
 الأديان، بل أيد دين النصارى
 وأدخل أفواجا من المسلمين في
 أهل الصّلبان. فلا أدرى أيّ
 حاجة أحسستم لنزوله يا معشر
 المسلمين؟ وإن حياته يضركم
 ولا ينفعكم. أما رأيتم ضرراً فيما
 مضى من السنين؟ أنفعتكم
 هذه العقيدة فيما مرّ من الزمان؟

عقل مند وہ ہے جو تجربات سے اعراض نہیں کرتا۔ اور
 اللہ حکمت کی راہوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور
 اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ اور انہیں ضلالت کے
 دروازوں سے بچاتا ہے۔ اور بلاشبہ عیسیٰ کی زندگی اور
 اس کے نزول کا عقیدہ گم راہ کن کے دروازوں میں
 سے ایک دروازہ ہے۔ اور انواع و اقسام کے وبال کے
 سوا اس سے کوئی توقع نہیں رکھی جاسکتی۔ اور اللہ کے
 افعال میں ایسی حکمتیں ہوتی ہیں۔ جنہیں تم نہیں
 جانتے۔ اور ایسی مصلحتیں ہوتی ہیں جن کو تم چھو بھی
 نہیں سکتے۔ اللہ تم پر رحم کرے سو چو تو کہ حیات مسیح کا
 عقیدہ جیسا کہ اب تک تم اس پر اصرار کر رہے
 ہو۔ پھر زمانے کے آخر میں ان کے نزول کا عقیدہ
 ایسا امر ہے جس نے تمہیں ذرہ بھر فائدہ نہیں پہنچایا۔
 اور نہ اس نے ہمارے اس دین کی تائید کی ہے جو
 سب دینوں سے بہتر ہے بلکہ عیسائی مذہب کی تائید
 کی ہے۔ اور فوج در فوج مسلمانوں کو صلیبی مذہب
 میں داخل کیا ہے۔ اے مسلمانوں کے گروہ! مجھے
 معلوم نہیں کہ تم نے اس کے نزول کی کیا ضرورت
 محسوس کی، اور اس کی حیات تمہیں نقصان پہنچاتی
 ہے فائدہ نہیں۔ کیا تمہیں گزشتہ سالوں میں اس کا
 نقصان نظر نہیں آیا۔ کیا گزرے ہوئے زمانے
 میں اس عقیدے نے تمہیں کوئی فائدہ پہنچایا؟

بل ما زادتکم غیر تتیب وارتداد
الرجال والنسوان. فأتى خیر
یُرْجى منه بعده یا فتیان؟ ورأیتم
المتنصرین ما جذبوا إلی
القسیسین إلا بهذه الحبال،
وهذا هو اللصّ الذی ألقاهم فی
بئر الضلال. وکانوا ذراری هذه
الملة، ثم صاروا کالحيوات أو
کسباع الأجمة. وعادوا الإسلام
وسبوه بأنکر أصوات نهیق،
وترکوا أقاربهم ووالدیهم فی
زفیر وشهیق، ووقفوا نفوسهم
علی سبّ خیر البریة وتوهین
کتاب هو أكمل من الکتب
السابقة، وقالوا: قریض، وأتى
رجل منه مستفیض؟ واتخذوا
دیننا سُخرة، ولا یذکرونه إلا
طعنة. وقالوا إن مُتم علی
هذا الدین دخلتم النار
بالیقین. فاعلم، وفقک الله
للسواب، وجنبک طرق العتاب،

نہیں بلکہ تمہیں بربادی میں بڑھایا اور مرد وزن
مرد ہوئے۔ پس اے جوانو! اس کے بعد
اُس سے کس خیر کی امید رکھی جاسکتی ہے۔ اور
تم دیکھ چکے ہو کہ عیسائیت قبول کرنے والے
پادریوں کی طرف ان سے جالوں کے ذریعہ کھینچے
گئے۔ یہ وہ چور ہے جس نے انہیں ضلالت کے
کنوئیں میں پھینک دیا۔ حالانکہ وہ اس ملت
(اسلامیہ) کی ذریت و نسل تھے۔ اور پھر وہ
سانپوں یا جنگل کے درندوں کی طرح ہو گئے۔ اور
انہوں نے اسلام سے عداوت کی اور اسے گدھوں
جیسی ناپسندیدہ آواز کے ساتھ برا بھلا کہا۔ اور
اپنے قریبی رشتہ داروں اور والدین کو چیتنے چلاتے
چھوڑ دیا۔ اور خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہنے
اور کتب سابقہ میں سے اکمل ترین کتاب (قرآن
کریم) کی توہین کرنے میں اپنی زندگی وقف کر
دی۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ تو شاعرانہ کلام ہے
اور کون شخص اس سے فیضیاب ہو رہا ہے۔ اور
انہوں نے ہمارے دین کو تمسخر کا نشانہ بنایا، اور اس
کا ذکر صرف طعن کے رنگ میں کرتے ہیں اور کہا کہ
اگر تم اس دین (اسلام) کی حالت میں مرے تو
یقینی طور پر آگ میں داخل ہو گے۔ اللہ تمہیں صحیح راہ
کی توفیق دے۔ اور عتاب کی راہوں سے بچائے

أَنَّ هَذِهِ الْفِتْنَةَ الَّتِي حَسَبْتُمُوهَا هَيِّنًا هِيَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ، وَقَدْ أَهْلَكَتْ أَفْوَاجًا مِنْكُمْ وَأَدْخَلْتَهَا فِي نَارِ الْجَحِيمِ، وَلِذَا لَكَ ذِكْرُهَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي مَوَاضِعٍ مِنْ كِتَابِهِ الْكَرِيمِ، وَنَسَبَ إِلَيْهَا تَفَطَّرَ السَّمَاءِ وَخَرَّ الْجِبَالِ وَظَهَرَ آثَارُ الْغَضَبِ الْعَظِيمِ.

فَوَاللَّهِ، إِنِّي أَعْجَبُ كُلَّ الْعَجَبِ مِنْ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ نَصَرُوا النَّصَارَى بِقَوْلِ يَخَالِفُ قَوْلَ حَضْرَةِ الْكَبْرِيَاءِ، وَقَالُوا إِنَّ عَيْسَى رُفِعَ مَعَ جِسْمِهِ الْعَنْصُرَى إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ يَنْزِلُ فِي زَمَانٍ إِلَى الْغُبْرَاءِ. وَهَذَا هُوَ الدَّلِيلُ الْأَعْظَمُ عِنْدَ النَّصَارَى عَلَى اتِّخَاذِهِ إِلَهًا، وَبِهِ يُضَلُّونَ كَثِيرًا مِنَ الْجُهَلَاءِ. وَالْحَقُّ أَنَّهُ مَاتَ وَلِحَقِّ الْأُمُوتِ، وَعَلَى ذَلِكَ دَلَالِيلٌ كَثِيرَةٌ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَقَدْ ذَكَرَ الْقُرْآنُ مَوْتَهُ فِي الْمَقَامَاتِ الْمُتَعَدِّدَةِ، وَرَأَى نَبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوْتَى لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ عِنْدَ يَحْيَى فِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ.

تمہیں معلوم ہو کہ یہ فتنہ (عیسائیت) جسے تم معمولی سمجھتے ہو اللہ کے نزدیک بہت سنگین فتنہ ہے۔ اور اس فتنہ نے تم میں سے بہت سے لوگوں کو ہلاک کیا اور انہیں دوزخ کی آگ میں داخل کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں کئی جگہوں میں اس (فتنہ) کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اسی عقیدہ کی طرف آسمان کا پھٹنا اور پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہو کر گرنا اور عظیم غضب کے آثار کا ظہور منسوب کیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں اس امر سے سخت حیران ہوں کہ مسلمانوں نے ایسے قول کے ذریعہ جو حضرت کبریٰ کے قول کے مخالف ہے عیسائیوں کی مدد کی اور انہوں نے کہا کہ عیسیٰ اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ اور وہ آئندہ کسی زمانہ میں زمین پر نازل ہوگا۔ اور یہ عیسائیوں کے نزدیک مسیح کو معبود بنانے پر سب سے بڑی دلیل ہے۔ اور اسی دلیل کے ذریعہ وہ بہت سے جاہلوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ وفات پا گیا اور مُردوں سے جا ملا، اور اس پر کتاب و سنت میں بہت سے دلائل ہیں۔ اور قرآن نے اس کی موت کا ذکر متعدد مقامات پر کیا ہے۔ اور ہمارے نبی ﷺ نے انہیں شبِ معراج میں مہکی کے پاس دوسرے آسمان پر مُردوں میں دیکھا۔

وَأَيُّ شَهَادَةِ أَكْبَرَ وَأَعْظَمَ مِنْ هَذِهِ الشَّهَادَةِ؟ ثُمَّ مَعَ ذَلِكَ يَصُولُ الْجَهْلَاءُ عَلَيَّ عِنْدَ سَمَاعِ هَذِهِ الْكَلِمَةِ، وَيَقُولُونَ: لَوْ كَانَ السِّيفُ لِقَتْلُنَاكَ. وَإِنَّ سَيْفَ اللَّهِ أَحَدٌ مِنْ سَيُوفِ هَذِهِ الْفِرْقَةِ. أَلَمْ يَرِ بَعْضُهُمْ ضَرْبَ سَيْفِهِ عِنْدَ الْمَبَاهِلَةِ؟ وَقَدْ تَكَرَّرَ فِي الْقُرْآنِ ذِكْرُ مَوْتِ عَيْسَى، وَذَكَرَ إِيْوَانَهُ إِلَى رَبْوَةِ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ. وَثَبَتَ بِدَلَالِيلٍ أُخْرَى أَنَّهَا أَرْضُ كَاشْمِيرٍ بِالْيَقِينِ. وَوُجِدَ فِيهَا قَبْرُ عَيْسَى، وَوُجِدَ هَذِهِ الْقِصَّةُ فِي كِتَابِ قَدِيمَةٍ لَا بُدَّ مِنْ قَبُولِهَا، وَحَصْحَصِ الْحَقِّ، فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَشَهِدَ سَكَّانُ هَذِهِ الْأَرْضِ أَنَّهُ قَبْرُ نَبِيِّ كَانَتْ مِنْهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَكَانَ هَاجِرًا إِلَى هَذِهِ الْأَرْضِ بَعْدَ إِيْدَاءِ قَوْمِهِ، وَمَرَّ عَلَيْهِ قَرِيبًا مِنَ الْأَلْفِينَ بِالتَّخْمِينِ. فَمَلَّخَصَ الْكَلَامَ أَنَّ مَوْتَ عَيْسَى ثَابِتٌ بِالْبُرْهَانِ،

﴿۳۹﴾

اور اس شہادت سے بڑی اور عظیم شہادت کیا ہو سکتی ہے لیکن اس کے باوجود پھر بھی جاہل لوگ میری اس بات کو سن کر مجھ پر حملہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر تلوار ہوتی تو ہم تجھے ضرور قتل کر دیتے۔ جب کہ اللہ کی تلوار اس گروہ کی تلواروں سے کہیں زیادہ تیز ہے۔ کیا ان میں سے بعض نے مباہلہ کے وقت اللہ کی تلوار کی ضرب کا مشاہدہ نہیں کیا؟ اور قرآن میں عیسیٰ کی وفات کا ذکر بتکرار ہوا ہے اور اس کا ذکر بھی ہوا ہے کہ آپ کو ایک بلند جگہ میں پناہ دی جو نہایت پرسکون اور چشموں والی تھی۔ اور دیگر دلائل سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ قطعی طور پر سرزمین کشمیر ہے۔ اور وہاں عیسیٰ کی قبر ملی ہے اور یہ قصہ قدیم کتابوں میں موجود ہے۔ جسے تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اور حق کھل کر ظاہر ہو گیا اور ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اور اس سرزمین (کشمیر) کے رہنے والوں نے شہادت دی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے ایک نبی کی قبر ہے۔ جس نے اپنی قوم کی ایذا رسانی کے بعد اس سرزمین کی طرف ہجرت کی تھی اور اس واقعہ پر اندازاً دو ہزار سال کے لگ بھگ عرصہ گزر چکا ہے۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ عیسیٰ کی موت واضح دلیل سے ثابت شدہ ہے۔

ولا ينكره إلا من أنكر نصوص
الحديث والقرآن. ولو شاء الله
لفهم من أنكره، ولكنه يضل من
يشاء، ويهدى من يشاء، وإليه
يرجعون. وإن يتبعون إلا ظناً، وما
نرى في أيديهم حجة بها
يتمسكون. والتمسك بالأقوال
الظنية تجاه النصوص التي هي
قطعية الدلالة خيانة وخروج من
طريق التقوى. فويل للذين
لا ينتهون. سيقول الذين لا
يتدبرون إن عيسى علم للساعة،
وإن من أهل الكتاب إلا ليو منن
به قبل موته^۱ ذالك قول سمعوا
من الآباء، وما تدبروه كالقلاء.
ما لهم لا يعلمون أن المراد من
العلم تولده من غير أب علي
طريق المعجزة، كما تقدم ذكره
في الصحف السابقة، ولا ينكره
أحد من أهل العلم والفتنة. وأما
إيمان أهل الكتاب كلهم بعيسى
كما ظنوا في معنى الآية
المذكورة، فأنت تعلم حقيقة
إيمانهم، لا حاجة إلى التذكرة.

اور اس کا انکار صرف وہی شخص کرتا ہے جو قرآن اور
حدیث کی نصوص کا منکر ہے۔ اور اگر اللہ کی مشیت
ہوتی تو وہ ضرور ایسے منکر کو اس کا فہم عطا کرتا لیکن وہ
جسے چاہے گمراہ قرار دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت
دیتا ہے، اور وہ سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں
گے۔ وہ صرف ظن کی اتباع کرتے ہیں۔ اور ہم ان
کے ہاتھوں میں کوئی ایسی حجت نہیں دیکھتے جسے وہ
مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہوں اور نصوص قطعیت
الدلائل کے مقابل ظنی اقوال کو پکڑے رہنا خیانت
اور تقویٰ کی راہ سے خروج ہے۔ پس ان لوگوں کے
لئے جو باز نہیں آتے ہلاکت ہے۔ ایسے لوگ جو تدبر
سے کام نہیں لیتے وہ کہیں گے کہ عیسیٰ قیامت کی نشانی
ہے۔ اور تمام اہل کتاب اپنی موت سے قبل اس پر
ضرور ایمان لائیں گے۔ یہ وہ قول ہے جو انہوں نے
اپنے آباء سے سنا ہوا ہے۔ لیکن عقلمندوں کی طرح
انہوں نے اس پر غور نہیں کیا۔ انہیں کیا ہو گیا کہ وہ
نہیں جانتے کہ علم (نشان) سے مراد ان کا معجزانہ بغیر
باپ کے پیدا ہونا ہے۔ اور کوئی صاحب علم و دانش
اس کا انکار نہیں کرتا۔ باقی رہا تمام اہل کتاب کا عیسیٰ
پر ایمان لانا جیسا کہ انہوں نے مذکورہ آیت کے معنی
سے سمجھا ہے تو تم ان کے ایمان کی حقیقت کو خوب
جانتے ہو جس کے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

وتعلم أن أفواجًا من اليهود قد ماتوا ولم يؤمنوا به، فلا تُحرف كلام الله لعقيدة هي باطلة بالبداهة. وقد قال الله تعالى أَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۗ فَكَيْفَ الْعَدَاوَةُ بعد الإيمان بعيسى؟ ألم يبق في رأسكم ذرة من الفطنة؟ أليس في هذه الآية ردُّ على من زعم أن جميع فرق اليهود يؤمنون بعيسى؟ فما لكم تخالفون النص الذي هو أظهر وأجلى؟ فأى آية بقيت في أيديكم بها تتمسكون؟ فأعجبني حالكم! بأى دليل تخاصمون؟ وإن الله ذكر موت عيسى غير مرة في القرآن، فما لكم لا تتذكرون؟ ويستحيل التناقض في كلام الله رب العالمين. ما لكم إنكم تعاندون المعقول، وتكذبون المنقول، ونعرض عليكم كلام الله ثم تمرّون معرضين.

اور تم جانتے ہو کہ بہت سے یہودی مر گئے لیکن وہ عیسیٰ پر ایمان نہیں لائے۔ پس تم بالبداہت باطل عقیدے کی خاطر اللہ کے کلام میں تحریف نہ کرو۔ جب کہ اللہ نے (واضح طور پر) یہ فرما دیا ہے کہ ”ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک عداوت اور بغض ڈال دیا۔“ پھر عیسیٰ پر ایمان لانے کے بعد عداوت کیسی؟ کیا تمہارے سر میں ذرہ بھر بھی عقل باقی نہیں رہی۔ کیا اس آیت میں اس شخص کا رد نہیں جو یہ خیال کرتا ہے کہ یہودیوں کے تمام فرقے عیسیٰ پر ایمان لائیں گے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اس نص کی مخالفت کر رہے ہو جو بالکل ظاہر و باہر ہے۔ پھر تمہارے ہاتھ میں وہ کونسی آیت باقی رہ گئی ہے جسے تم مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہو۔ مجھے تمہاری حالت پر حیرانی ہے کہ کس دلیل کی بناء پر تم مخالفت کر رہے ہو جبکہ اللہ نے قرآن میں متعدد بار عیسیٰ کی موت کا ذکر فرمایا ہے پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اور اللہ رب العالمین کے کلام میں تناقض محال ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم معقول دلائل سے دشمنی رکھتے ہو اور منقول دلائل کی تکذیب کرتے ہو۔ اور ہم تمہارے سامنے اللہ کا کلام پیش کرتے ہیں لیکن تم منہ موڑ کر گزر جاتے ہو۔

﴿۵۰﴾

وتعلمون أن نزول المسيح الموعود بدون تخصيص أمر مؤمن به وتؤمنون به من غير خلاف. فأصل النزاع بيننا وبينكم في نزول ابن مريم من السماء، ففضى الله هذا النزاع بإخبار موته في صحفه الغراء. فمن يرد الله أن يهديه يشرح صدره لبيان القرآن. وأى كتاب عندنا أو عندكم يتمسك به بعد الفرقان؟ يا حسرات عليكم.. لا تحضرون للمناظرة ولا تحيئون للمباهلة، ومن بعيد تطعنون. وعندنا دلائل كثيرة من كتاب الله وسنة رسوله فكيف نعرض على الذين يعرضون؟ ألا يعلمون أن المبتدعين والكافرين لا يؤيدون من الله ولا هم ينصرون؟ ولا قبول لهم عند الله، ولا هم كالأبرار يؤثرون؟ وأى ذنب ينسبون إلى من غير أنى نعت إليهم بموت عيسى،

اور تم جانتے ہو کہ بلا کسی تخصیص مسیح موعود کا نزول ایسا امر ہے جس پر ہم اور تم بلا اختلاف ایمان رکھتے ہیں۔ پس ہمارے اور تمہارے درمیان اصل جھگڑا ابن مریم کے آسمان سے نزول کے متعلق ہے۔ اس لئے اللہ نے اپنے روشن صحیفوں میں اس کی موت کی خبر دے کر اس نزاع کا فیصلہ فرما دیا پس جسے اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے تو وہ اس کے سینے کو قرآنی بیان کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور فرقان حمید کے بعد ہمارے اور تمہارے نزدیک وہ کون سی ایسی کتاب ہے جسے مضبوطی سے پکڑا جاسکتا ہے؟ حیف ہے تم پر کہ نہ تو تم مناظرہ کے لئے حاضر ہوتے ہو اور نہ مباہلہ کے لئے آتے ہو۔ ہاں دور سے حملے کر رہے ہو۔ اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت سے کثیر دلائل موجود ہیں۔ پس ہم ان لوگوں کے سامنے انہیں کیسے پیش کریں جو اعراض کر رہے ہیں۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ بدعتی اور کافر اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ مدد دیئے جاتے ہیں۔ اور نہ ہی اللہ کے ہاں انہیں قبولیت حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی وہ نیوکا ر لوگوں کی طرح ترجیح دیئے جاتے ہیں۔ وہ کون سا گناہ میری طرف منسوب کرتے ہیں سوائے اس کے کہ میں نے انہیں عیسیٰ کی موت کی خبر دی

وقد ماتت من قبله النبيون. أيعرضون عن الإجماع المستند إلى النصّ الجليّ، أم هم الحاكمون؟ واللّه، إن عيسى مات، وإنهم يعاندون الحقّ الصريح، ويقولون ما يخالف القرآن وما يخافون. وأيّ إشكال يأخذهم في موت عيسى، بل هم قوم مسرفون. يخصّصونه بصفة لا توجد في أحد من الناس، ويؤيدون النصراري وهم يعلمون. وكيف تقبل غيرة اللّه أن يُخصّص أحد بصفة لا شريك له فيها من بدء الدنيا إلى آخرها، وأيّ عقيدة أقرب إلى الكفر منها، لو كانوا يتدبرون. فإن التخصيص أساس الشرك، وأيّ ذنب أكبر من الشرك أيّها الجاهلون؟ وإذ قالت النصراري إن عيسى ابن اللّه بما تولّد من غير أب، وكانوا به يتمسكون، فأجابهم اللّه بقوله:

جب کہ ان سے پہلے تمام نبی فوت ہو چکے ہیں۔ کیا وہ اس مستند اجماع سے اعراض کریں گے جو واضح اور روشن نص پر قائم ہے یا وہ خود فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اللہ کی قسم! عیسیٰ فوت ہو گئے۔ اور وہ حق صریح سے عناد رکھتے ہیں اور وہ کچھ کہہ رہے ہیں جو قرآن کے خلاف ہے اور وہ اللہ سے ڈرتے نہیں۔ اور انہیں عیسیٰ کی موت کے بارے میں کیا اشکال درپیش ہے، دراصل وہ حد سے تجاوز کرنے والی قوم ہیں۔ وہ اسے (یعنی عیسیٰ کو) ایسی صفت سے خاص کر رہے ہیں جو انسانوں میں سے کسی شخص میں نہیں پائی جاتی۔ وہ جانتے بوجھتے ہوئے عیسائیوں کی تائید کرتے ہیں اور اللہ کی غیرت یہ کیسے گوارا کر سکتی ہے کہ کوئی شخص ایسی صفت کیساتھ مخصوص کیا جائے جس میں ابتدائے دنیا سے اس کی انتہا تک اس کا کوئی شریک نہ ہو۔ اس سے بڑھ کر کون سا عقیدہ کفر کے زیادہ قریب ہے۔ کاش وہ غور کرتے کیونکہ ایسی تخصیص شرک کی بنیاد ہے۔ اے جاہلو! شرک سے بڑا کونسا گناہ ہے اور جب نصرانیوں نے کہا کہ عیسیٰ بن باپ ولادت کی وجہ سے ابن اللہ ہے اور وہ اس عقیدہ کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں تو اللہ نے اس قول کے ذریعہ انہیں جواب میں فرمایا کہ

”إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۚ“^۱ ولکن لا نری جواب خصوصیتِ رفعِ عیسیٰ و نزولہ فی القرآن، مع أنه أكبر الدلائل علی الوہیۃ عیسیٰ عند أهل الصُّلبان. فلو كان أمر صعود عیسیٰ و ہبوطہ صحیحاً فی علم ربنا الرحمن، لكان من الواجب أن یذكر الله مثیل عیسیٰ فی ہذہ الصفة فی الفرقان، كما ذكر آدم لیبطل به حُجَّة أهل الصلبان. فلا شك أن فی ترک الجواب إشعار بأن ہذہ القصۃ باطلۃ لا أصل لها و لیس إلا كالهذیان. أتعلمون أی مصلحة منعت اللہ من ہذا الجواب؟ وقد كان حقاً علی اللہ أن یجیب و یجیح زعم النصارى بالاستیعاب. وإن علماء النصارى قوم یزیدون كلَّ یوم فی غلوهم، ولا یلتفتون إلی الحق من تكبرهم و علوهم. وائی أتممت علیہم حجة اللہ لتأیید الإسلام،

”اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی حالت آدم کی حالت کی طرح ہے جسے اس نے خاک سے پیدا کیا پھر اسے کہا کہ ہو جا، تو وہ ہو گیا، لیکن ہم عیسیٰ کے رفع اور اس کے نزول کی خصوصیت کا جواب قرآن میں نہیں پاتے۔ جبکہ وہ صلیبوں کے ہاں الوہیتِ عیسیٰ پر تمام دلائل میں سے سب سے بڑی دلیل ہے۔ اگر ہمارے رب رحمن کے علم میں عیسیٰ کے آسمان پر چڑھنے اور وہاں سے اترنے کا معاملہ درست ہوتا تو لازمی تھا کہ اللہ فرقانِ حمید میں بھی عیسیٰ کے مثیل کا ذکر فرماتا جس طرح اس نے حضرت آدم کا ذکر فرمایا ہے تاکہ وہ اس طرح عیسائیوں کی حجت کو باطل کرے۔ بلاشبہ اس ترکِ جواب میں یہ اظہار موجود ہے کہ یہ قصہ باطل اور بے بنیاد ہے اور محض غیر معقول باتوں کی طرح ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ کونسی مصلحت تھی جس نے خدا تعالیٰ کو اس جواب سے روکا۔ حالانکہ یہ اللہ پر لازم تھا کہ وہ جواب دیتا اور نصاریٰ کے اس خیال کی بالاستیعاب بیخ کنی کرتا۔ اور عیسائی علماء ایسے لوگ ہیں جو ہر روز اپنے غلو میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور اپنے تکبر اور سرکشی کی وجہ سے حق کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور میں نے اسلام کی تائید کے لئے ان پر اللہ کی حجت تمام کر دی ہے۔

وَأَلْفَتْ فِيهَا كُتُبًا وَأَشْعَتْهَا إِلَى
 دِيَارٍ بَعِيدَةٍ لِنَفْعِ الْأَنَامِ. فَلَمَّا جَرَّ
 الْجِدَالَ فِينَا ذَيْلَهُ، وَمَا رَأَيْتَ أَحَدًا
 أَنْ يُظْهِرَ إِلَى الْإِسْلَامِ مِيلَهُ،
 فَهَمْتُ أَنْ الْأَمْرَ مَحْتَاجٍ إِلَى
 نَصْرَةِ اللَّهِ الْمَنَّانِ، وَلَسْتُ بِشَيْءٍ
 حَتَّى يَدْرِكَنِي رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ.
 فَخَرَرْتُ عَلَى الْحَضْرَةِ سَائِلًا
 لِلنَّصْرَةِ، وَمَا كُنْتُ إِلَّا كَالْمَيِّتِ.
 فَأَحْيَانِي رَبِّي بِالْكَلِمَتَيْنِ، وَنَوَّرَ
 الْعَيْنَيْنِ، وَقَالَ: يَا أَحْمَدُ بَارَكَ
 اللَّهُ فِيكَ. الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ.
 لَتَنْذِرَ قَوْمًا مَا أَنْذَرَ آبَاؤُهُمْ،
 وَلَتَسْتَبِينَ سَبِيلَ الْمُجْرِمِينَ. قُلْ
 إِنِّي أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ☆

اور اس بارہ میں میں نے بہت سی کتابیں تالیف کیں
 اور لوگوں کے فائدے کی خاطر دور دراز ملکوں تک
 ان کی اشاعت کی ہے۔ پھر جب ہمارے درمیان
 اس بحث نے طول پکڑا اور میں نے ایک شخص بھی
 ایسا نہیں دیکھا جو اسلام کی طرف میلان ظاہر کرے
 تو میں سمجھ گیا کہ یہ معاملہ مٹان خدا کی نصرت کا محتاج
 ہے۔ اور میں خود تو کچھ بھی نہیں ہوں یہاں تک کہ
 خدائے رحمان کی رحمت مجھے آئے تو میں اس کی
 نصرت کا سوالی بن کر آستانہ الہی پر گر گیا اور میں محض
 مردہ کی طرح تھا۔ تب میرے رب نے دو کلمات
 سے مجھے زندہ کیا اور آنکھوں کو منور کیا اور فرمایا:
 یعنی ”اے احمد خدانے تجھ میں برکت رکھ دی۔ وہ
 خدائے رحمان ہے جس نے تجھے قرآن سکھایا ہے۔
 کہ تا تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادا
 نہیں ڈرائے گئے اور تا خدا کی حجت پوری
 ہو جاوے اور مجرموں کی راہ کھل جائے۔ ان کو کہہ
 دے کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور سب
 سے پہلے اس بات پر میں ایمان لانے والا ہوں۔“ ☆

☆ إن الأعداء من أهل القبلة يسمونني
 أول الكافرين، فسبق القول من الله لردهم في
 كتابي ”البراهين“ وقال: قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ وَأَنَا
 أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ. وقالوا لا يُدْفَنُ هَذَا الرَّجُلُ
 فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، فَسَبِقَ الْقَوْلُ مِنْ
 الرَّسُولِ لَرُدِّهِمْ، وَقَالَ إِنَّ الْمَسِيحَ الْمَوْعُودَ
 يُدْفَنُ فِي قَبْرِي، وَإِنَّهُ يُبْعَثُ مَعِيَ يَوْمَ الدِّينِ.

☆ اہل قبلہ میں سے مرے دشمن میرا نام اول الکافرین رکھتے
 ہیں۔ ان کی تردید میں اللہ تعالیٰ کا قول جو میری کتاب براہین
 احمدیہ میں آچکا ہے۔ ”کہہ میں مامور ہوں اور میں اس بارہ میں تمام
 مومنوں میں سے پہلا ہوں۔“ اور انہوں نے کہا کہ اس شخص کو
 مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ تو اس کے رد میں
 رسول اللہ ﷺ کا قول آچکا ہے کہ ”مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا
 جائے گا اور قیامت کے روز میرے ساتھ ہی مبعوث کیا جائے گا“

وَبَشِّرْنِي بَأَنَّ الدِّينَ يُعْلَىٰ وَيُشَاعُ،
ومثلك دُرٌّ لَا يُضَاعُ. وكان هذا
أَوَّلَ مَا أُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الحَقِيرُ، من
اللَّهِ القَدِيرِ النَّصِيرِ. وبشّرني ربِّي
بأنه يُظهِرُ لِي آيَاتٍ باهِرَاتٍ،
وَيُنصِرُنِي بِتَأْيِيدَاتٍ متواتراتٍ،

اور اس نے مجھے بشارت دی کہ دین اسلام سر بلند
کیا جائے گا اور اس کی اشاعت کی جائے گی۔ اور
تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا اور یہ پہلی وحی
ہے جو قدیر و نصیر خدا کی طرف سے اس عاجز کو کی
گئی۔ اور میرے رب نے مجھے بشارت دی کہ وہ
میرے لئے درختاں نشانِ ظاہر فرمائے گا
اور پے در پے تائیدات سے میری مدد کرے گا

بقیہ حاشیہ: وما كان هذا إلا جواب
المكفّرین الذين يحسونني من أهل جهنم،
وان كنت في شك فاسأل المفتين. ومن
عجائب عالم البرزخ أن بعض الناس بعد
موتهم يقربون إلى روضة النبي التي تحتها
الجنة، وبعضهم يُبعدون منها، فأخبر لي
رسولي أني من المقربين. وهذا رد علي من
قال إنه من جهنميين. وهذا الدفن الذي
يكمله الله على الطريقة الروحانية أمرٌ يوجد
في كتاب الله وقول رسوله أثره، واتفق عليه
طائفة قوم روحانيين.

بقیہ حاشیہ اور یہ ان مکفّرین کو جواب دیا گیا ہے۔ جو مجھے
جہنمی خیال کرتے ہیں اور اگر تو شک میں مبتلا ہے تو مفتیوں سے
دریافت کر لے۔ اور عالم برزخ کے عجائبات میں سے یہ بھی ہے کہ
کچھ لوگ ان کی موت کے بعد نبی ﷺ کے روضہ مبارک کے
قریب کئے جاتے ہیں۔ جس کے نیچے جنت ہے اور بعض لوگ اس
روضہ سے دور کئے جاتے ہیں۔ پس رسول ﷺ نے میرے بارہ میں
یہ خبر دی ہے کہ میں مقربین میں سے ہوں اور یہ اس شخص کے
اعتراف کا رد ہے جس نے کہا کہ یہ شخص جہنمیوں میں سے ہے۔ اور
یہ ایسی تدفین ہوگی جس کو اللہ تعالیٰ روحانی طریق پر پورا کرے گا اور
یہ ایسا امر ہے جس کے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کے
ارشادات میں اشارے پائے جاتے ہیں اور جس پر روحانیت سے
تعلق رکھنے والے ایک گروہ کا اس پر اتفاق ہے۔

وكذلك قالوا إن جماعة هذا الرجل قوم
كافرون لا من المؤمنين، فلا تدفنوا موتاهم في
مقابر المسلمين، فإنهم شرّ الكافرين. فأوحى
إليّ ربّي وأشار إليّ أرض وقال إنها أرض
تحتها الجنة، فمن دفن فيها دخل الجنة، وإنه
من الآمنين. فلولا أقوال الأعداء ما كان وجود
هذه الآلاء. فهيج غضبهم رحمة الله، فالحمد
للّٰه ربّ العالمين. منه

اسی طرح انہوں نے کہا کہ اس شخص کی جماعت کے لوگ کافر ہیں۔
مؤمن نہیں۔ پس ان کے وفات یافتوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں
دفن نہ کرو۔ کیونکہ یہ بدترین کافر ہیں۔ تو میرے رب نے مجھے وحی کی
اور ایک قطعہ زمین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ایسا قطعہ زمین ہے
جس کے نیچے جنت ہے۔ جو اس میں دفن کیا جائے گا وہ جنت میں داخل
ہوگا۔ اور وہ امن دینے جانے والوں میں سے ہوگا۔ پس اگر دشمنوں کی
باتیں نہ ہوتیں تو ان انعامات کا وجود بھی نہ ہوتا۔ پس ان کے غضب
نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش دلایا۔ پس تمام قسم کی تعریفیں اللہ کے لئے
ہیں جو رب العالمین ہے۔ منہ

ليحق الحق ويُبطل الباطل،
 بالحجج القاهرة، والمعجزات
 الباهرة. ثم بعد ذلك دعوتُ
 القسّيسين والنصارى
 والتمنّصّرين وغيرهم من
 البراهمة والمشرّكين، وقلت:
 جرّبوا الحقّ بآيات الله ونصرتّه،
 ليظهر من يُنصر من الله ومن يكون
 محلّ لعنته. فما بارزوا لهذا النضال
 كالكمّاة، واختفوا في الوُكنات.
 ووالله، لو بارزوا لما رمى ربّي إلّا
 صائباً، وما رجع أحد منهم إلّا
 خاسراً وخائباً. ووالله، إن فتّشت
 لرأيت الإسلام كُنز الآيات
 ومدينتها، وتجد فيه نوراً يهب
 لكلّ نفس سكينتها. فيا حسرة
 على قوم يكفرون بدفائنه، ولا
 يتوجّهون إلى خزائنه، ويحسبون
 الإسلام كالعظام الرميّة، لا
 مملوّاً من النعم العظيمة. أو لئنك
 قوم لا يؤمنون بأن يكلم الله
 أحداً بعد سيّدنا المصطفى،

تا کہ وہ زبردست دلائل اور روشن معجزات سے حق کو
 حق اور باطل کو باطل ثابت کر دے۔ پھر اس کے
 بعد میں نے پادریوں اور عیسائیوں اور عیسائیت
 میں داخل ہونے والوں اور ان کے علاوہ برہمنوں
 اور مشرکوں کو دعوت دی اور انہیں کہا کہ اللہ کے
 نشانوں اور اس کی نصرت کے ذریعہ حق کو پرکھو
 تا یہ ظاہر ہو جائے کہ کون اللہ کی طرف سے نصرت
 یافتہ ہوگا اور کون اس کی لعنت کا مورد ہوگا۔ مگر وہ
 ہتھیار بند پہلوانوں کی طرح اس مقابلہ کیلئے نہ
 نکلے اور اپنے آشیانوں میں چھپ گئے۔ اور اللہ کی
 قسم! اگر وہ میدان میں آتے تو میرا بٹھیک ٹھیک
 نشانے پر تیر برساتا، اور ان میں سے ہر ایک ناکام
 و نامراد ہو کر لوٹتا۔ اور اللہ کی قسم اگر تو تحقیق کرتا
 تو دیکھ لیتا کہ اسلام نشانات کا خزانہ اور ان کا شہر
 ہے اور تو اس میں ایسا نور پاتا جو ہر شخص کو اسکی
 سکینت بخشتا۔ پس افسوس ہے ایسے لوگوں پر
 جو اس کے دینوں کا انکار کرتے ہیں اور اس کے
 خزانے کی طرف کچھ توجہ نہیں کرتے اور اسلام کو
 بوسیدہ ہڈیوں کی طرح سمجھتے ہیں عظیم نعمتوں سے
 بھرا ہوا نہیں سمجھتے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو اس بات
 پر ایمان نہیں لاتے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت
 محمد ﷺ کے بعد اللہ کسی سے کلام کرتا ہے

ويقولون قد خُتم على المكالمة بعد خير الوری. فكأنَّ الله فقد في هذا الزمن صفة الكلام، وبقي صفة السَّمع فقط! ولعله يفقد صفة السَّمع أيضًا بعد هذه الأيام. وإذا تعطلَّت صفة التكلّم وصفة سماع الدعوات، فلا يُرجى عافية الباقيات، أعنى عند ذالك ارتفاع الأمان من جميع الصفات. فمن أنكر أبدية أحد من صفات حضرة العزة فكأنما أنكر جميعها ومال إلى الدهرية. فما تقولون فيه يا أهل الفطنة: هل هو مسلمٌ أو خرٌّ من منار الملة؟

أتظنون أن الإسلام مرادٌ من قصص معدودة، وليست فيه آيات مشهودة؟ أعرض عنا ربنا بعد وفاة سيدنا خير البرية؟ فأئى شيء يدلّ على صدق هذه الملة؟ أنسى الله وعد الإنعام الذى ذكره فى سورة الفاتحة.. أعنى جعل هذه الأمة كأنبياء الأمم السابقة؟

اور وہ کہتے ہیں کہ خیر الوری ﷺ کے بعد مکالمہ الہی کے سلسلہ پر مہر لگ گئی ہے۔ گویا اس زمانے میں اللہ صفت کلام کو کھو بیٹھا ہے۔ اور صرف سماعت کی صفت باقی رہ گئی ہے اور شاید یہ صفت سماعت بھی آئندہ زمانے میں جاتی رہے اور جب صفتِ تکلم اور دعائیں سننے کی صفت معطل ہوگئی تو باقی صفات کی سلامتی کی بھی امید نہیں رکھی جاسکتی۔ میری مراد یہ ہے کہ اس صورت میں تمام صفات سے امان اٹھ جائے گی۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی ایک صفت کے ابدی ہونے کا انکار کیا تو گویا اس نے تمام صفات کا انکار کر دیا اور دہریت کی طرف مائل ہو گیا۔ پس اے اہل دانش! تم ایسے شخص کے متعلق کیا کہتے ہو۔ کیا وہ مسلمان ہے یا وہ ملت (اسلامیہ) کے مینار سے گر گیا ہے؟ کیا تم خیال کرتے ہو کہ اسلام چند گنے چنے قصوں سے عبارت ہے اور اس میں ایسے نشان موجود نہیں جو دکھائی دیتے ہوں۔ کیا ہمارے رب نے ہمارے سید و مولیٰ خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہم سے منہ موڑ لیا ہے؟ پھر کونسی چیز اس ملت کی صداقت پر دلالت کرتی ہے۔ کیا اللہ اپنے اس انعام کے وعدے کو بھول گیا جس کا اس نے سورۃ فاتحہ میں ذکر فرمایا ہے۔ یعنی اس امت کو سابقہ امتوں کے انبیاء کی مانند بنانا۔

ألسنا بخير الأمم في القرآن؟ فأئى
 شىء جعلنا شرَّ الأمم على خلاف
 الفرقان؟ أيجوز العقل أن نجاهد
 حقَّ الجهاد لمعرفة الله ثم لا نوافى
 دروبها، ونموت لنسيم الرحمة ثم
 لا نُرزق هبوبها؟ أهذا حدُّ كمال
 هذه الأمة، وقد وافت شمس عمر
 الدنيا غروبها؟ فاعلموا أن هذا
 الخيال كما هو باطل عند الفطنة
 التامة، كذلك هو باطل نظرًا
 على الصَّحف المقدسة.

وَأئى موتٍ هو أكبر من موت
 الحجاب؟ وَأئى عمى أشدَّ أذى
 من عدم رؤية وجه الله الوهاب؟
 ولو كانت هذه الأمة كالأبكم
 والأصم، لمات العشاق من هذا
 الهم، الذين يُذيون وجودهم
 لِوِصالِ المحبوب، وما كانت
 مُنيتهم في الدنيا إلا وصول هذا
 المطلوب، فمع ذلك كيف
 يتركهم جِبهم فى لظى
 الاضطرار، وفى نار الانتظار؟

کیا ہمیں قرآن میں بہترین امت قرار نہیں دیا
 گیا۔ پھر کس چیز نے فرقان حمید کے خلاف ہمیں
 بدترین امت بنا دیا۔ کیا عقل جائز قرار دیتی ہے کہ
 ہم تو اللہ کی معرفت کے لئے پوری تگ و دو کریں
 لیکن پھر بھی اس کی شاہراہوں کو پا نہ سکیں اور ہم
 نسیم رحمت کی خاطر مریں لیکن پھر بھی ہم اس کے
 جھونکوں سے محروم رہیں۔ کیا یہی اس امت کے
 کمال کی حد ہے؟ جبکہ دنیا کی عمر کا آفتاب ڈوبنے کو
 ہے۔ سو جان لو کہ جس طرح یہ خیال کمال ذہانت کی
 رو سے باطل ہے۔ ویسے ہی صحف مقدسہ پر تحقیقی
 نظر ڈالنے کے لحاظ سے بھی باطل ہے۔

کیا حجاب کی موت سے بڑھ کر بھی کوئی
 موت ہے اور اُس اندھے پن سے زیادہ
 اذیت ناک اور کیا چیز ہے کہ جس میں وہاب
 خدا کے چہرے کا دیدار نہ ہو۔ اگر یہ امت
 گونگوں اور بہروں جیسی ہوتی تو عشاق اس غم
 سے مر جاتے۔ جو محبوب کے وصال کیلئے اپنے
 وجود گھلا دیتے ہیں اور ان کی دنیا میں کوئی اور
 آرزو نہیں ہوتی بجز اس کے کہ انہیں اپنا یہ
 مطلوب مل جائے۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کا
 محبوب خدا ان پیاروں کو اضطرار و کرب کے
 شعلوں اور انتظار کی آگ میں پڑا رہنے دے۔

ولو كان كذلك لكان هذا
القوم أشقى الأقسام، لا تُسفر
صباحهم، ولا تُسمع صياحهم،
ويموتون في بكاء وأنين. كلا..
بل الله أرحم الراحمين. وإنه ما
خلق جوعاً إلا خلق معه طعاماً
للجوعان، وما خلق غليلاً إلا
خلق معه ماءً للعطشان،
وكذلك جرت سنته لطلباء
العرفان. وإنى عايتها فكيف
أنكرها بعد المعاينة، وجرّبتها
فكيف أشكّ فيها بعد التجربة.
ولا بدّ لنا أن ندعو الناس إلى
ما وجدناه على وجه البصيرة.
فوجب على كلّ من يؤمن بالله
الوحيد، ولا يأنف من كلمة
التوحيد، أن لا يقنع بالأطمار،
ويطلب السابغات من حلل
الدين، ويرغب في تكميل الدثار
والشعار، ويقرّع باب الكريم
بكمال الصدق والاضطرار. وإنه
جوّاد لا يسأم من سؤال الناس،

اور اگر ایسے ہوتا تو یہ قوم تمام بد بخت قوموں سے
زیادہ بد بخت ہوتی کہ نہ ان کی صبح تابناک ہوتی اور
نہ ان کی چیخ و پکار سنی جاتی اور وہ آہ و بکاہ کی حالت میں
مر جاتے۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ اللہ سب سے بڑھ کر
رحم کرنے والا ہے اور اس نے بھوک پیدا کی تو اس
کے ساتھ ہی اس نے بھوکے کے لئے کھانا بھی پیدا
کیا۔ پیاس پیدا کی تو پیاس سے کیلئے پانی بھی پیدا کیا
اور معرفت کے طالبوں کیلئے بھی اس کی یہی سنت
جاریہ ہے۔ میں نے پچشم خود یہی دیکھا ہے پھر یہ کیسے
ممکن ہے کہ میں مشاہدہ کے بعد اس کا انکار کروں۔
اور میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے پھر اس تجربے
کے بعد میں اس میں کیونکر شک کر سکتا ہوں۔

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم لوگوں کو علی وجہ
البصیرت اس طرف بلائیں جسے ہم نے پایا ہے۔
اس لئے ہر اس شخص کے لئے جو خدائے یگانہ پر
ایمان رکھتا ہے اور کلمہ توحید سے ناک بھوں
نہیں چڑھاتا، لازم ہے کہ وہ بوسیدہ کپڑوں پر
قناعت نہ کرے (بلکہ) دین کے فاخرانہ لباس کا
متلاشی ہو اور ظاہری اور باطنی لباس کی تکمیل
کے لئے رغبت دکھائے اور کمال صدق اور اضطرار
سے رب کریم کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ وہ (اللہ)
بہت سخی ہے وہ لوگوں کے سوال سے اکتاتا نہیں

وَإِنَّ خَزَائِنَهُ خَارِجَةٌ مِنَ الْحَدِّ
وَالْقِيَاسِ. فَمَنْ زَادَ سُؤلاً زَادَ
نَوْالاً. فَمِنْ حُسْنِ الْإِيمَانِ أَنْ لَا
يُبَاسَ الْعَبْدَ مِنْ عَطَائِهِ، وَلَا يَحْسَبُ
بَابَهُ مَسْدُودًا عَلَى أَحْبَائِهِ. وَإِنَّكُمْ
أَيُّهَا النَّاسُ تَحْتَاجُونَ إِلَى نِعْمِ اللَّهِ
وَأَلَانِهِ، فَمَنْ الشَّقْوَةُ أَنْ تَرُدُّوا نِعْمَهُ
بَعْدَ إِعْطَائِهِ. وَأَيُّ جُوعَانٍ أَشْقَى مِنْ
جَائِعٍ أَشْرَفَ عَلَى الْمَوْتِ، وَإِذَا
عُرِضَ عَلَيْهِ طَعَامٌ لَذِيذٌ وَرَغِيفٌ
لَطِيفٌ رَدَّهُ وَمَا أَخَذَهُ وَمَا نَظَرَ إِلَيْهِ،
وَهُوَ قُلُّ الْجُوعِ وَطَرِيدُهُ، وَمَعَ
ذَلِكَ لَا يَرِيدُهُ.

فَاعْلَمُوا أَيُّهَا الْإِخْوَانُ، رَحِمَكُمُ
اللَّهُ الرَّحْمَنُ.. إِنْ جِئْتُمْ
بَطَعَامٍ مِنَ السَّمَاءِ، وَقَدْ حَقَّقَ
اللَّهُ لَكُمْ آمَالَكُمْ عَلَى رَأْسِ هَذِهِ
الْمِائَةِ، وَكُنْتُمْ تَطْلُبُونَهَا بِالْدَعَاءِ
فَفْتَحَ عَلَيْكُمْ أَبْوَابَ الْآلَاءِ،
فَهَلْ أَنْتُمْ تَقْبَلُونَ؟ وَأَعْلَمُ أَنْكُمْ
لَنْ تَرْضَوْا عَنِّي حَتَّى أَتَّبِعَ
عِقَائِدَكُمْ، وَكَيْفَ أَتْرُكُ وَحْيَ رَبِّي

اور اس کے خزانے حد و قیاس سے باہر ہیں۔ پس
جو زیادہ مانگے گا زیادہ انعام پائیگا۔ پس ایمان کی
ایک خوبصورتی یہ بھی ہے کہ بندہ اللہ کی عطا سے
مایوس نہ ہو اور اس کے دروازہ کو اس کے پیاروں پر
بند خیال نہ کرے۔ اور اے لوگو! یقیناً تم اللہ کی
نعمتوں اور اس کی عنایات کے محتاج ہو۔ پس یہ
بدبختی ہوگی کہ تم اس کی عطا کردہ نعمتوں کو رد کر دو۔
اس بھوکے شخص سے بڑھ کر بد بخت اور کون
ہو سکتا ہے جو قریب المرگ ہو اور جب اسے لذیذ
کھانا اور عمدہ روٹی پیش کی جائے وہ اسے رد کر
دے اور اسے نہ لے اور اس پر نگاہ تک نہ ڈالے
جبکہ وہ بھوک کا مارا ہوا اور بے حال ہو لیکن اس کے
باوجود وہ اس کی خواہش نہ کرے۔

اے بھائیو! رحمان خدا تم پر رحم فرمائے! جان لو
کہ میں تمہارے لئے آسمان سے ایک کھانا لایا ہوں
اور اللہ نے اس صدی کے سر پر تمہاری آرزوؤں کو
پورا کیا اور تم ان کے پورا ہونے کی دعا کیا کرتے
تھے۔ سو اس نے تم پر اپنی نعمتوں کے دروازے
کھول دیئے۔ کیا تم ان (نعمتوں) کو قبول کرو گے؟
مجھے معلوم ہے کہ تم مجھ سے ہرگز خوش نہیں ہو گے۔
جب تک کہ میں تمہارے عقائد کی پیروی نہ
کروں۔ اور میں اپنے رب کی وحی کیسے چھوڑ دوں

وَأَتَّبِعْ أَهْوَاءَكُمْ، وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ.

وَإِنِّي أُعْطِيتُ آيَاتٍ وَبَرَكَاتٍ، وَأَنْوَاعَ النَّصْرَةِ وَتَأْيِيدَاتٍ، وَإِنَّ الْكَاذِبِينَ لَا يُفْتَحُ لَهُمْ هَذَا الْبَابُ، وَلَوْ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ بِالْمُجَاهِدَةِ إِلَّا الْأَعْصَابُ. أَتَظُنُّونَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ خَوَّانًا أَثِيمًا؟ وَإِنِّي جِئْتُ لِنَصْرَتِكُمْ مِنْ جَنَابِهِ، كَأَسَدٍ يُطْلَعُ مِنْ غَابِهِ، وَيَصُولُ كَاشِرًا عَنْ أُنْيَابِهِ، فَأَرْوِنِي رِجَالًا مِنَ الْقَسِيسِينَ وَالْمَلْحَدِينَ وَالْمَشْرَكِينَ، مِنْ بِيَارِزْنِي فِي هَذَا الْمَضْمَارِ، وَيَبْضُلْنِي بِآيَاتِ اللَّهِ الْقَهَّارِ. وَوَاللَّهِ إِنَّ كَلِّهْمُ صَيْدِي، وَسَدُّ اللَّهِ عَلَيْهِمْ طَرِيقَ الْفِرَارِ، لَا يُؤْوِيهِمْ أَجْمَعَةَ، وَلَا بَحْرَ مِنَ الْبَحَارِ، وَنَحْنُ نَفْرِي الْأَرْضَ مَسَارِعِينَ إِلَيْهِمْ وَنَبْرِئُهَا بِسُرْعَةِ كَالْمُنْتَهَبِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ نَصَلُ إِلَيْهِمْ فَاتِحِينَ فَائِزِينَ. ☆

اور تمہاری خواہشات کی پیروی کروں جبکہ اللہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور مجھے نشانات، برکات اور ہر قسم کی نصرت اور تائیدات عطا کی گئی ہیں اور کاذبوں کے لئے یہ دروازہ کھولا نہیں جاتا خواہ مجاہدہ سے ان کے اعصاب کے سوا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ خانوں اور گناہ گاروں سے پیار کرتا ہے۔ میں اس کی جناب سے تمہاری مدد کیلئے ایسے شیر کی طرح آیا ہوں جو اپنی کچھار سے نمودار ہوتا اور اپنی کچھلیاں ظاہر کر کے حملہ کرتا ہے۔ پس تم مجھے پادریوں، ملحدوں اور مشرکوں میں کوئی شخص بھی ایسا دکھاؤ جو اس میدان کارزار میں میرا مقابلہ کرے اور قہار خدا کے نشانات کے ساتھ مجھ سے برسری پیکار ہو۔ بخدا وہ سب میرا شکار ہیں اور اللہ نے ان پر راہ فرار بند کر دی ہے۔ نہ تو انہیں کوئی جنگل پناہ دے گا اور نہ سمندروں میں سے کوئی سمندر۔ ہم ان کی طرف تیز رفتاروں کی طرح سرعت سے فاصلے طے کرتے آ رہے ہیں اور ہم ان شاء اللہ ان تک فتح مند اور کامیاب و کامران ہو کر پہنچیں گے۔ ☆

﴿۵۴﴾

☆ میرے رب نے میری طرف وحی کی اور فرمایا کہ اس رات کی تمہاری تمام دعائیں میں قبول کروں گا اور ان میں سے ایک دعا اسلام کی قوت و شوکت کے بارہ میں ہے اور یہ 16 مارچ 1907ء کی شب تھی۔ منہ

☆ أَوْحَى إِلَيَّ رَبِّي وَقَالَ: أَسْتَجِيبُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ كُلَّ مَا دَعَوْتَ، وَمِنْهَا قُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَشَوْكَتُهُ، وَكَانَ ١٦ مَارِچَ سَنَةِ ١٩٠٧. مِنْهُ

وإنهم ما كانوا ليغلبوكم، ولكن
 ذهبتم إلى الفلاة من الحماة،
 وإلى الموامى من حمى الحامى،
 وأنفدتم زاد العلوم، وصرتم
 كالبائس المحروم، وجعلتم
 أنفسكم كشيخ مفند لا رأى له ولا
 عقل، أو كهيمة لا تدرى إلا
 البقل. لا تقبلون سلاحًا نزل من
 السماء من حضرة الكبرياء، أما
 أسلحة الدنيا فليست بشيء
 بمقابلة هؤلاء الأعداء. فالآن
 مسكنكم فلاة عوراء، ودشت
 ليس هنالك الماء. وإنكم
 تتركون متعمدين عيوناً جاريةً
 تروى العطشان، وتختارون موامى
 ولا تخافون الغيلان، وقد ذابت
 الهاجرة الأبدان. ما لكم لا تأوون
 إلى هذا الظل الرحب الذى
 ينجيكم من الحرور، ويهديكم إلى
 ماءٍ عذب، ويبعدكم عن حُفر
 القبور؟ وإن أكبر الدلائل على
 صدق من ادعى الرسالة، هو
 وجود زمانٍ كَمَّل الضلالة.

اور وہ تم پر غالب نہیں آسکتے تھے مگر تم حفاظت کرنے
 والوں کو چھوڑ کر جنگل کی طرف چلے گئے ہو، اور
 پناہ دینے والے کی پناہ سے بیابان کی طرف نکل گئے
 ہو اور تم نے علوم کا توشہ ختم کر دیا اور تم ایک تنگدست
 محروم کی طرح ہو گئے اور تم نے اپنے آپ کو
 ایک ایسے پیر فروت کی طرح بنا لیا جس کی نہ کوئی
 رائے ہوتی ہے اور نہ عقل۔ یا پھر ایسے چوپائے کی
 طرح جو بڑی بوٹیوں کے سوا کچھ نہیں جانتا۔ تم اس
 ہتھیار کو قبول نہیں کرتے جو آسمان سے حضرت
 کبریاء کی طرف سے اتر ہے۔ رہے دنیا کے ہتھیار
 تو وہ ان دشمنوں کے مقابلے میں کوئی چیز نہیں۔ پس
 اب تمہاری جائے رہائش چٹیل بیابان اور ایسے
 دشت ہیں جہاں پانی نہیں۔ تم عمداً ایسے چشمہ ہائے
 رواں کو چھوڑ رہے ہو جو پیاسے کو سیراب کرتے
 ہیں۔ تم بیابانوں کو ترجیح دیتے ہو اور ہلاک کرنے
 والوں سے نہیں ڈرتے۔ اور دوپہر کی گرمی نے
 (تمہارے) بدنوں کو پگھلا دیا ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا
 ہے کہ تم اس کشادہ سایہ تلے پناہ نہیں لیتے جو تمہیں
 شدت گرمی سے بچائے اور تمہیں آب شیریں کی
 طرف لے جائے اور تمہیں قبروں کے گڑھوں سے
 دور رکھے۔ مدعی رسالت کے صدق کی سب سے
 بڑی دلیل ضلالت سے بھرپور زمانے کا ہونا ہے۔

وإن كنتم في شك من أمرى
فاصبروا حتى يحكم الله بيننا
وهو خير الحاكمين. ألم يكفكم
أنه جعل لنا فرقاناً بعد ما باهل
العداء، وقالوا إن لنا الغلبة من
الحضرة، فأهلك الله من
هلك عن البيّنة، ومكرتم ومكر
الله، والله خير الماكرين. وترون
كيف تخيّم الأعداء حولكم،
وكيف نزل عليكم البلاء،
وتدللتهم لهم من ضعف أنفسكم
وجذبتكم إليهم الأهواء، وقد
نحتوا حيلًا حيّرت البصائر
والأبصار.

فما لكم لا ترون إصعاباً أجاحت
الأشجار؟ إنهم قوم يريدون لكم
ارتداداً وضلالاً، ولا يألونكم
خبالاً. وقد غلبوا أهل الأرض
وجعلوهم كالغلمان والإماء،

اور اگر تمہیں میرے معاملہ میں شک ہو تو صبر سے کام لو
حتیٰ کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمادے اور وہی
فیصلہ کرنے والوں میں سے سب سے بہتر فیصلہ
کرنے والا ہے۔ کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ
دشمنوں سے مباہلہ ہونے کے بعد اللہ نے ہمیں فرقان
عطا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی طرف سے ہمیں غلبہ
حاصل ہوگا لیکن اللہ نے دلیل سے ہلاک ہونے
والے کو ہلاک کر دیا۔ اور تم نے بھی منصوبہ باندھا
اور اللہ نے بھی تدبیر کی اور اللہ تمام تدبیر کرنے والوں
میں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ تم دیکھ رہے ہو کہ
دشمن تمہارے گرد کس طرح خیمہ زن ہیں اور تم پر کس
طرح مصیبت نازل ہو رہی ہے اور تم اپنی کمزوری
کے باعث ان کے سامنے ذلت سے سرنگوں ہو اور
نفسانی خواہشات نے تمہیں ان کی طرف کھینچا ہے
اور انہوں نے ایسے ایسے حیلے تراشے ہیں جو بصارت
اور بصیرت کو محو حیرت کر دیتے ہیں۔

کیا وجہ ہے کہ تم اس بگولے کو دیکھ نہیں پاتے
جس نے درختوں کو جڑوں سے اکھاڑ دیا ہے۔ وہ
ایسی قوم ہیں جو تمہیں مرتد اور گمراہ کرنا چاہتے ہیں
اور تم سے برائی کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔
وہ اہل زمین پر غالب آچکے ہیں اور انہوں نے
انہیں غلاموں اور لونڈیوں کی طرح بنا لیا ہے۔

وَكَادُوا أَنْ يَرْمُوا سَهَامَهُمْ إِلَى
السَّمَاءِ . وَوَاللَّهِ لَا قِبَلَ لَكُمْ بِهِمْ ،
وَإِنْ أَنْتُمْ عِنْدَهُمْ إِلَّا كَالهَبَاءِ .
فَقُولُوا أَعْضَبُ عَلَيْكُمْ أَوْ لَا
أَغْضَبُ؟ لَمْ تَنَامُونَ فِي هَذَا
الْأَوَانِ؟ أَرْضَيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا
مِنَ الْآخِرَةِ ، فَأَنَّا قَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ
كَالسُّكْرَانِ؟ وَأَيُّ شَيْءٍ أَنَا مَكْمٌ ،
وَقَدْ صَرْتُمْ غَرَضَ الْخُسْرَانِ؟
وَأَيُّ طَاقَةٍ بَقِيَتْ لَكُمْ يَا فِتْيَانِ؟
وَوَاللَّهِ مَا بَقِيَ إِلَّا رَبَّنَا الْمَنَانُ . فَلَا
أَدْرِي مَا صَنَعْتُمْ وَمَا تَصْنَعُونَ
بِالْأَسْبَابِ . وَكَيْفَ يَنْصُرْكُمْ
عَقْلُكُمْ الَّذِي لَيْسَ إِلَّا كَالذَّبَابِ؟
وَأَيُّ زِينَةٍ تُظْهِرُونَ بِهَذِهِ الثِّيَابِ؟
وَلَمَّا قُمْتُ فِيكُمْ وَقَلْتُ إِنِّي مِنَ
اللَّهِ الْكَرِيمِ اشْتَعَلْتُمْ غَضَبًا
وَسَخَطًا ، وَقَلْتُمْ رَجُلٌ افْتَرَى ،
وَحَسِبْتُمُونِي كَالشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ .
وَمَا نَظَرْتُمْ إِلَى الْوَقْتِ . . هَلْ
الْوَقْتُ يَقْتَضِي دَجَالًا يُشِيعُ
الضَّلَالَ ، أَوْ مَصْلَحًا يَحْيِي الدِّينَ ،

اور قریب ہے کہ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف
پھینکیں۔ اور اللہ کی قسم! تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔
اور تم ان کے نزدیک محض ایک ذرہ ہو۔ اب بتاؤ
کیا مجھے تم سے ناراض ہونا چاہیے یا نہیں۔ تم اس وقت
کیوں سو رہے ہو؟ کیا تم آخرت کے مقابلہ میں دنیا
کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو جس کے باعث تم مدہوش
کی طرح بوجھل بن کر زمین کی طرف جھکے جاتے
ہو۔ اور کس چیز نے تمہیں سلا دیا ہے اور تم گھائے کا
ہدف بن گئے ہو۔ اور اے جوانو! تمہارے لئے
کون سی طاقت باقی رہ گئی ہے۔ اللہ کی قسم! ہمارے
رب مٹان کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ میں نہیں
جانتا کہ تم نے کیا کیا اور آئندہ اسباب سے تم کیا
کر لو گے۔ اور تمہاری عقل جو محض ایک مکھی کی طرح
ہے، تمہاری کیا مدد کرے گی۔ اور ان کپڑوں کے
ساتھ تم کس زینت کو ظاہر کر رہے ہو۔ اور جب میں
تمہارے درمیان کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ میں
خدائے کریم کی طرف سے ہوں تو تم غیظ و غضب
سے مشتعل ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ شخص مفتری
ہے اور مجھے مردود شیطان کی طرح خیال کرنے
لگے۔ اور تم نے وقت پر نظر نہ ڈالی کہ کیا یہ
وقت ایسے دجال کا تقاضا کرتا ہے جو گمراہی
پھیلانے یا ایسے مصلح کا جو احیائے دین کرے

ویردّٰ لیکم ما زال؟ وائیٰ اُشهد
اللّٰه علیٰ ما فی قلبی، ووالله انّی
منه، ولست فعلت امرًا من
تزویری، وقد ظلمتم إذ عمدتم
إلی تکفیری وتحقیری، وما نظرتم
إلی ما صُبَّ علی الإسلام فی هذه
الأيام. فنبکی علیکم بدموع
جاریة، وعبرات متحدرة، كما
تضحکون علینا وتستهزؤون. ما
لکم لا تفکرون فی أنفسکم ولا
تنظرون فی ضعف الإسلام؟ أما
شبعتم من الدجاجلة، وتتمنون
دجالًا آخر فی هذا الوقت المخوفة
وفی هذه الأيام المنذرة؟ وقد
جئتکم علی رأس المائة، وعند
الضرورة الحقة، وشهد علی
صدقی الکسوف والخسوف
والزلازل والطاعون. فأعجبنی أنکم
ترون الآیات ثم لا تزول
الظنون. أهذه فراستکم أيها
العالمون؟ بل حال بینکم وبين
تقواکم کبرٌ کنتم تخفونه وتکتُمون.

اور جو زائل ہو چکا ہے وہ اسے دوبارہ تمہارے
پاس لوٹائے۔ اور میں اللہ کو اس چیز پر گواہ بناتا ہوں
جو میرے دل میں ہے۔ اللہ کی قسم! میں اسی کی
طرف سے ہوں اور میں نے کوئی کام اپنی فریب کاری
سے نہیں کیا۔ اور جب تم نے ارادۂ میری تکفیر اور
تحقیر کی تو تم نے ظلم کیا۔ تم نے ان مصائب پر
بھی نگاہ نہ کی جو ان دنوں میں اسلام پر ڈھائے
گئے۔ سو ہم جاری اشکوں اور بہتے آنسوؤں کے
ساتھ تم پر ویسا ہی روتے ہیں جیسا تم ہم پر ہستے اور
استہزاء کرتے ہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خود اپنے
نفسوں کے متعلق غور و فکر نہیں کرتے اور نہ اسلام
کے ضعف پر نگاہ ڈالتے ہو۔ کیا تمہارا دجالوں سے
جی نہیں بھرا اور اس خوفناک وقت اور مندر زمانے
میں ایک اور دجال کی تمنا کرتے ہو۔ حالانکہ میں
تمہارے پاس صدی کے سر پر اور ضرورت حقہ
کے وقت آیا ہوں۔ اور کسوف و خسوف، زلزلوں اور
طاعون نے میری سچائی پر گواہی دی۔ پس مجھے
تعجب ہوتا ہے کہ تم نشانات کو دیکھتے ہو اس کے
باوجود بدظنیاں دور نہیں ہوتیں۔ اے عالمو! کیا
یہی تمہاری فراست ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ
تمہارے اور تمہارے تقویٰ کے درمیان وہ تکبر
حائل ہو گیا ہے جسے تم چھپاتے اور مخفی رکھتے ہو

وَعَمِيثٌ عَيْنِكُمْ فَلَا تَرَى فِتْنِ
 الْأَعْدَاءِ، وَتَسْمَوْنِي دَجَّالًا وَلَا
 تَبْصُرُونَ. وَتَفْتَنُونَ بَأْنِي كَافِرٍ بَلْ
 أَكْفَرُ مِنْ كُلِّ مَنْ كَفَرَ بِالْأَنْبِيَاءِ.
 فَمَرْحَبًا بِكُمْ بِهَذَا الْإِفْتَاءِ.
 وَالْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ أَنْ الَّذِينَ
 يَرِيدُونَ أَنْ يَجِيحُوا الَّذِينَ مِنْ أَهْلِ
 الصُّلْبَانِ وَالْمَشْرُكِينَ لِيَسُوا عِنْدَكُمْ
 دَجَّالِينَ، وَأَنَا دَجَّالٌ بَلْ أَكْبَرُ
 الْمَفْسِدِينَ! فَلَا تَشْكُوا إِلَّا إِلَى اللَّهِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَلَمَّا صرْتُ عِنْدَكُمْ
 كَافِرًا.. كَيْفَ يُرْجَى أَنْ يَنْفَعَكُمْ
 مَوْعِظَةٌ مِنَ الْكُفَّارِ؟ وَلَكِنِّي أُرِدْتُ أَنْ
 أَذْكَرَ مَا أُؤْذِيَتْ فِي اللَّهِ فَلِذَلِكَ
 أَفْضَى بِنَا الْكَلَامِ إِلَى هَذِهِ الْأَذْكَارِ.

﴿۵۶﴾

رَحْمَكُمُ اللَّهُ.. مَا لَكُمْ لَا
 تَتْرَكُونَ ظُلْمًا وَعَدْوَانًا، وَلَا
 تَخَافُونَ عَلِيمًا دِينَانَا؟ أَيُّهَا
 النَّاسُ.. جِئْنَا مِنَ اللَّهِ عَلَى مِيقَاتِهِ،
 وَنَطَقْنَا بِأَنْطَاقِهِ، نَبْلَغُ إِلَيْكُمْ
 الدَّعْوَةَ، وَتَنَالُنَا عِنْدَكُمْ اللَّعْنَةَ!
 فَمَا أَدْرِي مَا هَذِهِ الدَّنَاءَةُ؟

اور تمہاری آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں۔ پس وہ
 دشمنوں کے فتنوں کو نہیں دیکھتیں۔ اور تم میرا نام
 دجال رکھتے ہو اور تم بصیرت سے کام نہیں لیتے۔
 تم فتویٰ دیتے ہو کہ میں کافر بلکہ ہر اس شخص سے
 بڑا کافر ہوں جس نے انبیاء کا انکار کیا۔

واہ رے تمہارا یہ فتویٰ! سب سے تعجب خیز امر
 ہے کہ اہل صلیب اور مشرک جو دین کی بیخ کنی کرنا
 چاہتے ہیں وہ تمہارے نزدیک تو دجال نہیں اور
 میں دجال ہوں بلکہ سب سے بڑا مفسد ہوں۔ پس
 ہم صرف اللہ رب العالمین کی جناب میں فریاد
 کرتے ہیں۔ اور پھر جب میں تمہارے نزدیک
 کافر ٹھہرا تو پھر یہ کیسے امید کی جاسکتی ہے کہ کافروں
 کی نصیحت تمہیں فائدہ دے۔ لیکن میں نے چاہا کہ
 اللہ کی راہ میں دی گئی ایذا کا ذکر کروں لہذا ہمارا یہ
 سلسلہ کلام ان اذکار کی طرف چل نکلا۔

اللہ تم پر رحم کرے! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ظلم اور
 زیادتی ترک نہیں کرتے۔ اور نہ ہی تم علیم، جزا سزا
 کے مالک خدا سے ڈرتے ہو۔ اے لوگو! ہم اللہ کی
 جانب سے اس کے مقرر کردہ وقت پر آئے ہیں اور
 اسی کے بلانے سے ہم بولتے ہیں۔ ہم تمہیں پیغام
 حق پہنچاتے ہیں لیکن تمہاری طرف سے ہمیں
 لعنت ملتی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ کیا کمینگی ہے

إنکم حاذیتم الیہود حتی صکت النعال بالنعال، وتشابہت الأقوال بالأقوال. إنہم کانوا لیخلہم یسمون نبی اللہ عیسیٰ دجالاً، وكذلك سُمیت منکم بہذا الاسم، فضاہیتہم بہم أفعالاً وأقوالاً. ولولا سیف الحکومة لأری منکم ما رأی عیسیٰ من الکفرة. ولذلك نشکر ہذہ الحکومة لا بسبیل المداہنۃ، بل علی طریق شکر المنۃ. وواللہ إنا رأینا تحت ظلہا أماناً لا یرجى من حکومة الإسلام فی ہذہ الأيام، ولذلك لا یجوز عندنا أن یرفع علیہم السیف بالجہاد، وحرام علی جمیع المسلمین أن یحاربوہم ویقوموا للبغاوة والفساد. ذالک بأنہم أحسنوا إلینا بأنواع الامتنان، وہل جزاء الإحسان إلا الإحسان؟ ولا شک أن حکومتہم لنا حمی الأمن، وبہا عُصمنا من جور أهل الزمن. ومع ذالک لا نخفی أنا نخالف القسیسین، بل إنا لہم أول المخالفین.

کہ تم یہود کے شانہ بشانہ چلے یہاں تک کہ جوتے سے جوتا گر کر کھانے لگا، اور تمہارے اقوال ان کے اقوال کے مشابہ ہو گئے۔ وہ [یہودی] اپنے بجل کی وجہ سے اللہ کے نبی عیسیٰ کا نام دجال رکھتے تھے۔ بعینہ اسی طرح تمہاری طرف سے مجھے اسی نام سے موسوم کیا گیا۔ پس اس طرح تم اقوال اور افعال میں ان کے مشابہ ہو گئے۔ اور اگر حکومت کی تلوار نہ ہوتی تو میں بھی تمہاری طرف سے وہی کچھ دیکھتا جو عیسیٰ نے انکار کرنے والوں کی طرف سے دیکھا۔ اس لئے ہم ازراہ مداہنت نہیں بلکہ احسان کے شکرانہ کے طور پر اس حکومت کا شکر یہ ادا کرتے ہیں۔ اور اللہ کی قسم! ہم نے اس کے زیر سایہ ایسا امن پایا جس کی اس زمانہ میں کسی اسلامی حکومت سے توقع نہیں کی جاسکتی۔ لہذا ہمارے نزدیک یہ جائز نہیں کہ ان کے خلاف جہاد کے نام پر تلوار اٹھائی جائے۔ اور تمام مسلمانوں پر حرام ہے کہ وہ ان سے جنگ کریں اور بغاوت اور فساد کیلئے کھڑے ہوں کیونکہ انہوں نے ہم پر طرح طرح کے احسان کئے اور احسان کی جزا احسان ہی ہوتا ہے۔ بے شک ان کی حکومت ہمارے لئے امن کا گہوارہ ہے۔ اور اس کی وجہ سے ہی ہم اہل زمانہ کے ظلم سے بچائے گئے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ نہیں چھپاتے کہ ہم پادریوں کے مخالف ہیں بلکہ ہم ان کے اول درجہ کے مخالف ہیں۔

ذالک بأنهم يجعلون عبداً ضعيفاً عاجزاً رب العالمين، وتركوأ خالق السماوات والأرضين. والله يعلم أنهم من الكاذبين المفتريين، والدجالين المُحرِّفين. ونعلم أن الحكومة ليست معهم، ولا تُغريهم بهذا الأمر ولا من المعاوين، بل إنهم ليسوا بالنصارى إلا بأفواههم. نحتوا القوانين من عند أنفسهم، وتركوأ الإنجيل وراء ظهورهم، فكيف نقول إنهم النصارى، بل هم قوم آخرون، وسلكوأ مسالك أخرى، ولا يدرسون الأناجيل، ولا يعملون بأحكامها، ولا إليها يتوجهون. ونجد فيهم عدلاً وإنصافاً عند الخصومات، وإنى جرَّبْتُ بعضهم في بعض المخاصمات، ورأيتهم أنهم أقرب مودَّةً إلينا، ولا يريدون الظلم ولا يتعمدون. وإن الليل تحت ظلهم خير من نهارِ رأينا تحت ظلّ المشركين،

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک کمزور عاجز بندے کو رب العالمین قرار دیتے ہیں۔ اور انہوں نے آسمانوں اور زمینوں کے خالق کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے، مفتری، دجال اور تحریف کرنے والے ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ حکومت ان کے ساتھ نہیں اور نہ ہی وہ انہیں اس امر پر اکساتی ہے اور نہ ہی وہ معاونین میں سے ہے بلکہ وہ صرف زبانی کلامی عیسائی ہیں جنہوں نے اپنی طرف سے کچھ قوانین تراش لئے ہیں اور انجیل کو اپنے پس پشت ڈالا ہوا ہے۔ پھر ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ عیسائی ہیں۔ بلکہ وہ کوئی اور قوم ہیں اور انہوں نے دوسرے مسلک اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ انجیلوں کو نہیں پڑھتے اور نہ ان کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور نہ ہی وہ ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ہم جھگڑوں کے وقت ان میں عدل اور انصاف پاتے ہیں۔ اور میں نے بعض جھگڑوں (مقدمات) میں خود ان میں سے بعض کو آزمایا ہے۔ اور میں نے انہیں دیکھا ہے کہ وہ مودت کے اعتبار سے ہمارے زیادہ قریب ہیں۔ اور وہ ظلم نہیں چاہتے اور نہ ہی وہ (اس کا) قصد کرتے ہیں۔ اور ان کے زیر سایہ رات اُس دن کی نسبت زیادہ بہتر ہے جو ہم نے مشرکوں کے زیر سایہ پایا۔

فوجب علينا شكرهم وإن لم نشكر فإننا مذنبون.

فخلاصة الكلام.. إنا وجدنا هذه الحكومة من المحسنين، فأوجب كتاب الله علينا أن نكون لها من الشاكرين، فلذا لک نشكرهم ولا نبغى لهم إلا خيرا. وندعو الله أن يهديهم إلى الإسلام، وينجيهم من عبادة عبد هو كمثلهم في المصائب والآلام، ويفتح عيونهم لدينه، ويوجههم إلى خير الأديان، ويحفظهم في الدين والدنيا من الخسران.

هذا دعاؤنا، وهل جزاء الإحسان إلا الإحسان؟ ولا يجازى الحسنة بالسئنة إلا الذي آثم قلبه و صار كالشياطين، فلا نريد طريق القاسطين. وليس وجه كلامنا في هذه الرسالة إلا إلى علماء النصراني والقسيسين، الذين حسبوا سب الإسلام وتوهين سيدنا خير الأنام فرص مذهبهم، فقمنا لدفعهم وذبحهم من الله تعالى،

اس لئے ہم پر ان کا شکر یہ واجب ہے اور اگر ہم شکر ادا نہ کریں تو ہم گناہ گار ہوں گے۔

پس خلاصہ کلام یہ کہ ہم نے اس حکومت کو محسنوں میں سے پایا۔ اور اللہ کی کتاب (قرآن) نے ہم پر واجب کر دیا ہے کہ ہم ان کے شکر گزار ہوں۔ اسی وجہ سے ہم ان کا شکر یہ ادا کرتے ہیں اور ان کی خیر چاہتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کی اسلام کی طرف راہنمائی فرمائے اور اس بندے کی بندگی سے انہیں نجات بخشے جو مصائب و آلام جھیلنے میں ان جیسا ہی بندہ تھا۔ اور اللہ اپنے دین کے لئے ان کی آنکھیں کھولے اور انہیں سب سے بہتر دین کی طرف متوجہ کرے اور انہیں دین و دنیا میں ہر نقصان سے محفوظ رکھے۔

یہ ہماری دعا ہے اور احسان کا بدلہ احسان ہی ہے اور نیکی کے بدلے میں برائی صرف وہی شخص کرتا ہے جس کا دل گنہگار ہو اور وہ شیاطین کی طرح ہو گیا ہو۔ پس ہم ظالموں کا طریق نہیں چاہتے۔ اور اس رسالے میں ہمارا روئے سخن ان علماء نصاریٰ اور پادریوں کی طرف نہیں مگر جنہوں نے اسلام کو گالیاں نکالنے اور ہمارے سید و مولیٰ خیر الانام ﷺ کی توہین اپنا مذہبی فریضہ خیال کیا ہوا ہے۔ پس ہم اللہ کی طرف سے ان کو روکنے اور دور ہٹانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں

اور وہ (خدا) اپنے دین کا مددگار ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔

اور میرے رب نے اپنے دین کی نصرت کے لئے ایسے کلام سے مجھے مخاطب کیا جس میں میں بہت بڑا وعدہ پاتا ہوں اور اس نے فرمایا: یعنی کہ ”تو انہیں اللہ کے ایام کی بشارت دے اور انہیں خوب نصیحت کر“۔ پس ہم پورے اطمینان اور یقین کے ساتھ یہ جانتے ہیں کہ وہ اللہ اپنے دین کی مدد فرمائے گا اور اسے دشمنوں سے بچائے گا۔ اور آسمان سے اسے تمام ادیان پر غلبہ دے گا۔ لیکن وہ غلبہ جنگ اور جہاد سے نہیں بلکہ زبردست نشانات کے ذریعہ اور ایسے ہاتھ سے ہوگا جو دشمنوں کی کھوپڑیاں توڑ دے گا۔ اور ہم نے اس کی کتاب میں ایسا ہی پایا ہے۔ پھر میرے رب نے مجھے اس جیسی وحی کی اور یہ وحی کا خلاصہ ہے۔ پس اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا۔ اور اس ظالم اپنے ظلم کا پورا پورا بدلہ پائیں گے۔ اور اس طرح اس زمانے میں آثارِ ظاہر ہوئے اور ہمارا رب اہل زمین کیلئے قہری تجلی کے ساتھ جلوہ گر ہوا۔ پس اس نے اپنے قہری نشان تمام ملکوں میں دکھائے۔ اور بہت سے لوگوں کو طاعون نے فنا کر دیا۔ اور ان میں سے بہتوں کو زلزلوں نے جڑوں سے اکھاڑ دیا اور موتوں نے انہیں آلیا۔

وهو ناصر دينه وهو خير الناصرین .

وقد خاطبني ربّي لنصرة دينه بكلمة أجد فيها وعدًا كبيرًا، وقال: بَشِّرْهُمْ بِآيَامِ اللَّهِ وَذَكِّرْهُمْ تَذْكِيرًا. فنعلم مطمئنين مستيقنين أن الله ينصر دينه ويعصمه من الأعداء، ويظهره على الأديان كلها من السماء، ولكن لا بالحرب والجهاد، بل بآيات قاهرة، ويَدِّ تَدَقُّ قِصْفَ الأعداء . وكذا لك وجدنا في كتابه، ثم كمثله أوحى إلی ربّي، وهذا ملخص الإیحاء . فلن يخلف الله وعده، ويرى الذين ظلموا جزاءهم أتمّ الجزاء . وكذا لك ظهرت الآثار في هذا الزمان، وتجلّى ربنا لأهل الأرض بتجلّي قهری، فأرى آيات قهره في جميع البلدان . وكثير من الناس أفناهم الطاعون، وكثير منهم انتسفّتهم الزلازل وتلقّاهم المنون .

والذین كانوا فى البارحة ينومون
فى القصور، اليوم تراهم ميتين فى
القبور. أقفرت منهم مجالس،
وعُطلت مقاصر، وحلوا بدارٍ لا
تترکهم أن يرجعوا إلى إخوانهم،
أو ينزعوا ذورهم عن جيرانهم.
وترى الناس لا يملكون الفرار من
هذا الوباء، وما بقى لهم مفرٌّ
تحت السماء. ولا يُحمل هذا
البلاء على البُخت والاتفاق، كما
زعم أهل الشقاق، فالسعيد هو
الذى عرف هذه الآيات، وولج
شعب تلك الحرّات.

فاعلموا، رحمکم اللہ.. أن
هذه المصائب من الأقدار التى
ما رأیتم قبل هذا الزمان، ولا
آبأؤکم فى حین من الأحيان، وإنّما
هى آیات لرجل بُعث فیکم من اللّٰه
المنان، لیجدد اللّٰه دینہ ویظهر
براهینہ، ویخصر بساتینہ،

اور وہ جو کل رات تک محلات میں سو رہے تھے
آج تو انہیں قبروں میں مردہ پڑے ہوئے دیکھ رہا
ہے۔ مجالس ان سے سونی ہو گئیں اور محلات ویران
ہو گئے اور وہ ایسے گھر میں اترے جس نے انہیں
(اس قابل) نہ چھوڑا کہ وہ اپنے بھائیوں کے
پاس واپس جاسکیں اور اپنے ہمسایوں سے اپنے گھر
واپس چھین سکیں اور تو لوگوں کو دیکھتا ہے کہ
انہیں اس وباء سے بچ نکلنے کی طاقت نہیں اور
آسمان کے نیچے ان کے لئے کوئی بھاگنے کی راہ
باقی نہیں رہی۔ اور جیسا کہ مخالفین کا خیال ہے
اس بلا کو قسمت اور اتفاق پر محمول نہیں کیا جاسکتا
پس نیک بخت وہی ہے جس نے ان نشانوں کو
پہچانا اور ان سنگلاخ گھاٹیوں میں داخل ہوا۔

اللہ تم پر رحم فرمائے! تم جان لو کہ یہ مصائب
ان تقدیروں میں سے ہیں جنہیں نہ تم نے اس
زمانہ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی کبھی تمہارے آباء
نے دیکھا۔ اور یہ نشانات صرف اس شخص کی خاطر
ہیں جسے خدائے متان کی طرف سے تمہارے
درمیان اس لئے مبعوث کیا گیا تاکہ اللہ اپنے
دین کی تجدید اور اس کے دلائل کو ظاہر کر دے
اور اس کے باغات کو سرسبز و شاداب کرے۔

ويثمر أشجاره من الثمرات الطيبات، وليجعل حطبه كالغصون الناعمات. كذلك ليعرف الناس دين الله القويم، ويميلوا كل الميل إلى ربهم الرحيم، وينفروا عن الدنيا نفور طبع الكريم. ولما أسفر صبح الدين، وأرى شعاع البراهين، غصّ أكثرهم أبصارهم لئلا يبصروا، وعافوا دعوة الله وهم يعلمون. يا حسرة عليهم.. من الخير يفرّون، وعلى الضير يتمايلون. قد حان أن يُفتح الباب، فمن القارع المنتاب؟ وقد جرت العين لمن كانت له العين. والله غفور رحيم، لا يردّ من جاء بقلب سليم، ومن زاد سؤالاً يزدّه نوالاً. والعجب أن القوم جمعوا خصاصةً جسمانيةً مع خصاصة روحانية، ثم يحسبون أنهم ليسوا بمحتاجين إلى مصلح من الله الكريم! وسدّ عليهم كلّ باب

اور اس کے پیڑوں کو پاک پھلوں سے لاد دے۔ اور اس کی جلانے کے قابل ٹہنیوں کو تروتازہ شاخوں کی طرح بنا دے اور ایسا اس لئے ہوتا لوگ اللہ کے دین تویم کو شناخت کر لیں اور اپنے رب رحیم کی طرف پوری طرح مائل ہوں اور وہ کریم الطبع شخص کی طرح دنیا سے نفرت کریں۔ اور جب دین کی صبح روشن ہوئی اور اس نے براہین کی شعاعیں دکھائیں تو ان میں سے اکثر نے اپنے آنکھیں نیچی کر لیں تاکہ وہ نہ دیکھیں اور انہوں نے جانتے بوجھتے اللہ کے پیغام کو ناپسند کیا۔ حیف ہے ان پر کہ وہ خیر سے بھاگتے ہیں اور نقصان کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ یقیناً دروازہ کھلنے کا وقت آ گیا ہے۔ پس کون ہے جو بار بار دستک دے؟ اور جس کی آنکھ ہے اس کے لئے (معرفت کا) چشمہ جاری ہو گیا ہے۔ اللہ غفور ورحیم ہے جو اس کے پاس قلبِ سلیم کے ساتھ آئے وہ اسے واپس نہیں لوٹاتا۔ اور جو طلب میں بڑھتا جاتا ہے وہ اسے عطا میں بڑھاتا جاتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ قوم نے جسمانی فقر کو روحانی بد حالی کے ساتھ جمع کر دیا ہے۔ پھر بھی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خدائے کریم کی طرف سے مبعوث ہونے والے مصلح کے محتاج نہیں اور ان پر تمام دروازے بند کر دیئے گئے ہیں،

ثم يظنون أنهم رزقوا من كل نوع النعيم! قد رضوا بأن يعيشوا كالأنعام، معرضين عن آلاء الله والإنعام. فتعجب من قعود همّتهم، وخسّة حالتهم، ونسأل الله إصلاحهم، حتى يُرزقوا فلاحهم، ووقفنا على الدعاء لهم أكثر أوقاتنا ووقت الأسحار، والعين التي لا يملكها غمض من هذه الأفكار. ووالله إني أخبرتهم بأيام الطاعون قبل ظهورها، وما نطقْتُ إلا بعد ما أنطقني ربي وأعترني على مستورها. ثم بعد ذلك أخذهم الطاعون، ونزل بهم المنون. وكان هذا الخبر في وقت ما اهتدى إليه رأى الأطباء، وما نطق به أحد من العقلاء، فوقع كما أخبر ربي، وكان هذا برهاناً عظيماً من رب السماء. ولكنّ الناس ما سرّحوا الطرف إليه،

پھر بھی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ہر قسم کی نعمتیں دی گئی ہیں اور اس بات پر خوش ہیں کہ چوپایوں کی سی زندگی گزاریں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور انعامات سے اعراض کریں۔ ہمیں ان کی کم ہمتی اور خستہ حالی پر حیرانگی ہوتی ہے۔ اور ہم ان کی اصلاح کے لئے اس وقت تک اللہ سے التجا کرتے رہیں گے جب تک انہیں کامیابی حاصل نہ ہو جائے اور ہم نے ان کے لئے دعا کے واسطے اپنے اکثر اوقات، بالخصوص اوقات سحر و سحر و وقف کر دیئے ہیں اور وہ آنکھ بھی جو ان افکار سے اغماض نہیں کرتی (وقف کر دی ہے)۔ اور اللہ کی قسم! میں نے ایام طاعون کے ظاہر ہونے سے قبل ہی ان لوگوں کو اس کے زمانہ کی اطلاع دیدی تھی۔ اور میں نے کوئی بات نہیں کہی تھی مگر جب میرے رب نے مجھے اس کے پوشیدہ راز سے اطلاع دی اور اس کے بتانے کا ارشاد فرمایا۔ پھر اس کے بعد طاعون نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا اور ان پر موتوں کا نزول ہوا۔ اور اس کی یہ اطلاع اس وقت دی گئی جب اطباء کی رائے کو اس تک کوئی رسائی نہ تھی۔ اور کسی عقلمند نے اس کے متعلق کچھ بھی نہیں کہا تھا۔ پھر ویسے ہی وقوع میں آیا جیسے میرے رب نے مجھے خبر دی تھی اور یہ آسمان کے رب کی طرف سے ایک برہان عظیم تھی لیکن لوگوں نے اس کی طرف نگاہ نہ کی

وما أفاض رجل ماء الدموع من
عينيهِ، وما بادروا إلى التوبة
والأعمال الحسنة، بل زادوا في
المعاصي والسيئة. وكذبوني
وكفروني، وقالوا دجال لئيم،
وما آنسني في وحدتي إلا ربّي
الرحيم. واجتمعوا عليّ سباً وشتماً،
ولزموني ملازمة الغريم، وما
عرفوني لبغضهم القديم،
فاختفينا من أعينهم كأصحاب
الكهف والرقيم. ووجدوا
آيات الله واستيقنوا أنفسهم
ظلمًا وعُلوًّا فما أمكنهم
الرجوع بعد ما أروا تشدداً
وعُلوًّا. ووالله إن الآيات قد
نزلت كصيب من السماوات. أشعلت
المصابيح فما زالت ظلماتهم،
وكثر الإنذار والتنبية فما قلت
سيئاتهم. عكفوا على حطب،
وأعرضوا عن أشجار باسقة،
وأثمار يانعة، وأزهار منورة.

اور کسی شخص نے اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کا پانی نہ
بھایا۔ اور نہ انہوں نے توبہ کرنے اور اعمال حسنہ
بجالانے کیلئے کوئی فوری قدم اٹھایا بلکہ وہ معاصی
اور برائی میں اور بڑھ گئے۔ اور انہوں نے میری
تکذیب کی اور مجھے کافر قرار دیا اور کہا کہ یہ لئیم
دجال ہے اور میری تنہائی میں صرف میرے رب
رحیم نے میری غمخواری فرمائی۔ اور وہ سب میرے
خلاف سب و شتم میں اکٹھے ہو گئے۔ اور قرض خواہ
کے چمٹنے کی طرح وہ مجھ سے چٹ گئے اور اپنے
قدیمی بغض کے باعث انہوں نے مجھے نہیں پہچانا۔
اور ہم اصحاب کہف و رقیم کی طرح ان کی نگاہوں
سے چھپے رہے۔ اور انہوں نے ظلم اور سرکشی کرتے
ہوئے اللہ کے نشانوں کا انکار کر دیا حالانکہ ان کے
دل ان پر یقین لاکچے تھے۔ پس یہ ان کے لئے
ممکن نہ رہا کہ وہ تشدد اور برائی کے مظاہرہ کے بعد
رجوع کر سکیں۔ اور اللہ کی قسم! نشانات موسلا دھار
بارش کی طرح آسمان سے نازل ہوئے۔ چراغ
روشن ہوئے لیکن پھر بھی ان کی تاریکیاں دور
نہ ہوئیں۔ انذار اور تنبیہ بکثرت ہونے کے
باوجود ان کی برائیاں کم نہ ہوئیں۔ وہ خشک
لکڑیوں پر جم کر بیٹھے رہے اور بلند و بالا درختوں،
کچے ہوئے پھلوں اور شگفتہ پھولوں سے بے رخی کی۔

وواللّٰه لا أدرى لِمَ أعرضوا
عنى مع هذه الآيات البينات، وقد
أتّم الله حجّته عليهم وعلى كلّ
من كان فى الظلمات. ولّمّا راعنى
منهم ما يروع الوحيد، أدر كنى
عون ربّى وكلّ يومٍ زِيد. وما
زلت أنصر وأؤيد، حتّى تمّت
الحجّة، وتواترت النصره،
وبلغت الآيات إلى حدّ لا أستطيع
أن أحصيها، ولكنى رأيت أن أكتب
آية منها فى آخر هذه الرسالة،
لعلّ الله ينفع بها أحدًا من
الطبايع السعيدة، ويعلم الناس
أن نصره الله قد أحاطت مشارق
الأرض ومغاربها، وشاعت
تغلغلها فى أحيار العباد
وعقاربها، حتّى بلغت أشعة
هذه الآيات إلى بلاد أمريكا التى
هى أبعد البلاد.

وكلّ ما أوحى الله إلىّ من الآيات
المنيرة، والبراهين الكبيرة، إنّها ليست
لى بل لتصديق الإسلام، وما أنا إلاّ أحد
من الخدام. وأعجبني حال المنكرين.

اور اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ ان کھلے کھلے نشانوں
کے ہوتے ہوئے انہوں نے مجھ سے کیوں منہ موڑ
لیا۔ جبکہ اللہ نے ان پر اور اندھیروں میں پڑے ہوئے
ہر شخص پر اپنی حجت تمام کر دی تھی۔ اور جب ان کی
طرف سے مجھے وہ خوف لاحق ہوا جو اکیلے شخص کو ڈراتا
ہے تو میرے رب کی مدد مجھے آپہنچی اور وہ روز بروز
بڑھتی چلی گئی۔ اور یہ نصرت و تائید تمام حجت ہونے
تک مجھے مسلسل دی جاتی رہی۔ اور تو اتر سے یہ نصرت
جاری رہی۔ اور یہ نشانات اس حد تک جا پہنچے کہ جن
کے شمار کی مجھ میں طاقت نہیں تھی لیکن میں نے
مناسب سمجھا کہ ان نشانوں میں سے ایک نشان اس
رسالے کے آخر میں لکھ دوں تا کہ شاید اللہ اس
رسالے کے ذریعہ کسی سعید فطرت کو نفع پہنچادے اور
لوگ جان جائیں کہ اللہ کی نصرت زمین کے مشارق
اور مغارب کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔ اور اس
کا غلغہ (شہرت) نیک بندوں اور بچھو فطرت لوگوں
میں اتنا عام ہے کہ ان نشانوں کی شعاعیں ممالک
امریکہ تک جو تمام ملکوں سے دور ہے پہنچیں۔

اور روشن نشانوں اور عظیم براہین پر مشتمل جو جو بھی
اللہ نے مجھ کی وہ میرے لئے نہیں بلکہ اسلام کی تصدیق
کے لئے ہے۔ اور میں تو صرف خدام میں سے ایک
خادم ہوں۔ منکروں کی حالت میرے لئے تعجب خیز ہے۔

إِنَّهُمْ أَصْرُوا عَلَى التَّكْذِيبِ
 حَتَّى صَارُوا أَوْلَ الْمُعْتَدِينَ! وَكُلُّ
 جَهْدٍ جَهْدَهُ، وَبِذَلِّ مَا عِنْدَهُ
 لِيُطْفِئَ نُورًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ،
 فَزَادَ اللَّهُ نُورَهُ، وَمَا كَانَ جَهْدَهُمْ
 إِلَّا كَالْهَبَاءِ. وَرَأَيْنَا فِتْنَتَهُمْ
 كَالْبَحْرِ إِذَا مَاجَ، وَالسَّيْلِ إِذَا
 هَاجَ، وَلَكِنْ كَانَ مَالَ الْأَمْرِ فَتُحْنَا
 وَهَزِيمَتَهُمْ، وَعَزَّتْنَا وَذَلَّتَهُمْ. وَلَوْ
 كَانَ هَذَا الْأَمْرُ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ
 لَمَزَقُونِي كُلَّ مَمزَّقٍ، وَلَمَحُوا
 نَقْشِي مِنَ الْأَحْيَاءِ، وَلَكِنْ كَانَتْ
 يَدُ اللَّهِ تَحْفَظُنِي مِنَ شَرِّ الْأَعْدَاءِ،
 حَتَّى بَلَغْتَ آيَاتِي إِلَى أَقْصَى
 الْبِلَادِ، فَمَا كَانَ هَذَا إِلَّا فِعْلُ رَبِّ
 الْعِبَادِ. وَالْآنَ نَكْتُبُ آيَةَ ظَهَرَتْ
 فِي بِلَادِ أَمْرِيكِهِ، وَطَلَعَتْ شَمْسُنَا
 مِنَ الْمَشْرِقِ حَتَّى أَرَتْ بَرِيقَهَا
 أَهْلَ الْمَغْرِبِ بِصُورٍ أُنِيقَةٍ. فَهَذَا
 فَضْلُ اللَّهِ وَرَحْمَتُهُ وَعِنَايَةُ اللَّهِ
 وَمَنْتَهُ وَبُشْرَى لِقَوْمٍ يَعْرِفُونَهُ
 وَطُوبَى لِعِبَادٍ يَقْبَلُونَهُ.

انہوں نے تکذیب پر اصرار کیا یہاں تک کہ وہ زیادتی
 کرنے والوں میں اول درجہ پر ہو گئے۔ اور (ان میں
 سے) ہر ایک نے اپنی پوری کوشش کی اور جو اس کی بساط
 میں تھا اسے صرف کر دیا تاکہ وہ آسمان سے نازل
 ہونے والے نور کو بجھا دے مگر اللہ نے اپنا نور بڑھایا
 اور ان کی کوششیں غبار کی طرح تھیں۔ اور ہم نے ان
 کے فتنے کو لہریں مارتے ہوئے سمندر اور تند و تیز
 سیلاب کی مانند دیکھا لیکن اس معاملہ کا نتیجہ ہماری
 فتح اور ان کی ہزیمت اور ہماری عزت اور ان کی ذلت
 تھا اور اگر یہ کاروبار غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ
 (مخالف) مجھے پارہ پارہ کر دیتے۔ اور زندہ لوگوں سے
 میرا نقش مٹا دیتے لیکن اللہ کا ہاتھ مجھے دشمنوں کے شر
 سے بچاتا رہا۔ یہاں تک کہ میرے نشان دور دراز
 ملکوں تک پہنچ گئے اور یہ محض رب العباد کا فعل تھا۔ اور
 اب ہم اس عظیم الشان نشان کو لکھتے ہیں جو بلاد
 امریکہ میں ظاہر ہوا۔ اور ہمارا سورج مشرق سے طلوع
 ہوا۔ یہاں تک کہ اس آفتاب نے اہل مغرب کو
 نہایت خوبصورت انداز میں اپنی چمک دکھائی۔ پس
 یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اور اللہ کی عنایت
 اور اس کا احسان ہے اور بشارت ہے ان لوگوں کے لئے
 جو اسے پہچانتے ہیں اور مبارک ہے ان لوگوں کے لئے
 جو اسے قبول کرتے ہیں۔

﴿ ۶۱ ﴾

اس مباہلہ کا ذکر جس کی طرف میں نے
ڈوئی کو بلایا، اسکے خلاف دعا اور لوگوں
میں اس کی اشاعت کے بعد
اس معرکہ میں اللہ کے سلوک کی تفصیل

اللہ تم پر رحم فرمائے جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت
کے بہت سے نمونوں اور میری صداقت کی شہادتوں
میں سے ایک وہ نشان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ڈوئی
نامی شخص کو ہلاک کر کے میری تائید میں ظاہر فرمایا۔
اور اس جلیل القدر نشان اور عظیم معجزے کی تفصیل یہ
ہے۔ ڈوئی نامی شخص امریکہ کے متمول عیسائیوں اور
متکبر پادریوں میں سے ایک تھا۔ اور اس کے ساتھ
قریباً ایک لاکھ مرید تھے۔ اور وہ عیسائیوں کے طریق
پر غلاموں، اور لونڈیوں کی طرح اس کی اطاعت
کرتے تھے۔ اور اسے اپنی قوم اور دوسرے لوگوں میں
اتنی زیادہ شہرت حاصل تھی کہ اس کا ذکر دنیا کے کناروں
تک پھیل گیا تھا۔ اور اس کے جادو نے عیسائیوں کی
ایک بہت بڑی جماعت کو تخریب کر رکھا تھا۔ اور وہ ابن مریم
کی الوہیت کے اقرار کے ساتھ ساتھ اپنی رسالت
اور نبوت کا مدعی بھی تھا۔ اور وہ ہمارے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتا اور گالیاں دیتا تھا۔

ذکر المباہلة التي دعوتُ
دُوئی اليها مع ذكر الدعاء
عليه وتفصيل ما صنع الله
في هذا الباس بعد ما
أشعناه في الناس

اعلموا، رحمكم الله، أن من نموذج
نصرته تعالى، ومن شهاداته على
صدقي، آية أظهرها الله تعالى
لتأييدي، بإهلاك رجل اسمه دُوئی.
وتفصيل هذه الآية الجليلة، والمعجزة
العظيمة، أن رجلاً مسمّى بدُوئی،
كان في أمريكة من النصاري
المتمولين، والقسيسين المتكبرين.
وكان معه زهاء مائة ألف من
المريدين، وكانوا يُطيعونه كالعباد
والإماء على منهج اليسوعيين.
وكان كثير الشهرة في قومه وغير
قومه، حتى طبّق الآفاق ذكره،
وسخر فوجاً من النصاري سخره.
وكان يدّعي الرسالة والنبوة،
مع إقرار الوهيّة ابن مریم،
ويسبّ ويشتم رسولنا الأكرم،

وكان يدعى مقامات فائقة ومراتب عالية، وبحسب نفسه من كل نفس أشرف وأعظم. وكان يزيد يوماً فيوماً في المال والشهرة والتابعين، وكان يعيش كالمملوك بعد ما كان كالمشّاذين. فالناظر من المسلمين في ترقّياته، مع افتراءه وتقوّله، إن كان ضعيفاً.. ضلّ وحارّ، وإن كان عَرِيفاً لم يأمن العثار. وذلك أنه كان عدوّ الإسلام، وكان يسبّ نبينا خيراً الأنام، ثم مع ذلك صعد في الشهرة والتموّل إلى أعلى المقام، وكان يقول إني سأقتل كل من كان من المسلمين، ولا أترك نفساً من الموحّدين المؤمنين. وكان من الذين يقولون ما لا يفعلون، وعلا في الأرض كفرعون ونسي المنون. وكان يجعل النهار لنهب أموال الناس، والليل للكأس، واجتمع إليه جهال اليسوعيين، وسفهاء المسيحيين، فما زالوا يتعاطون أقداح الضلالة، ويصدّقون من جهلهم دعوى الرسالة.

﴿ ٢٢ ﴾

اور وہ بلند مقامات اور مراتب عالیہ کا دعویٰ کرتا تھا۔ اور اپنے آپ کو ہر شخص سے زیادہ بزرگ و برتر سمجھتا تھا اور وہ روز بروز شہرت اور مال اور ماننے والوں کی تعداد میں بڑھ رہا تھا اور وہ گداگروں کی طرح ہونے کے بعد بادشاہوں جیسی زندگی بسر کرنے لگا۔ اس کے افترا اور خدا پر جھوٹ گھڑنے کے باوجود اس کی ترقیوں کو مسلمانوں میں سے دیکھنے والا اگر ضعیف (العقیدہ) ہوتا تو وہ گمراہ ہو جاتا اور نقصان اٹھاتا، اور اگر وہ عالم ہوتا تو بھی لغزش سے محفوظ نہ رہتا۔ اور یہ اس لئے کہ وہ (ڈوئی) اسلام کا دشمن تھا اور وہ ہمارے نبی خیر الانام ﷺ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ بایں ہمہ وہ شہرت اور تمول میں اعلیٰ مقام تک ترقی کرتا رہا۔ اور وہ یہ کہتا تھا کہ میں عنقریب ہر مسلمان کو قتل کروں گا اور کسی موحد مومن کو نہیں چھوڑوں گا۔ اور وہ (ڈوئی) ایسے لوگوں میں سے تھا جو کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ اور اس نے زمین میں فرعون کی طرح سرکشی کی اور موت کو بھول گیا۔ اس نے دن کو لوگوں کے مال لوٹنے اور رات کو مے نوشی کے لئے لڑختل کر رکھا تھا۔ جاہل عیسائی اور ناسمجھ مسیحی اس کے گرد جمع ہو گئے وہ ضلالت کے جام لٹکھاتے رہے اور اپنی جہالت کی وجہ سے اس کے دعویٰ رسالت کی تصدیق کرتے رہے

وكان هو عَبْدَ الدنیا لا كَحُرٍّ،
و كصَدْفِ بلا دُرٍّ، ومع ذالك
كان شيطانَ زمانه، وقرينَ شيطانه،
ولكن الله مهله إلى وقتِ دعوته
للمباهلة، ودعوتُ عليه في حضرة
العزة. وكنْتُ أجد فيه ریح
الشیطان، ورأيت أنه صریع
الطاغوت وعودُ عباد الرحمن،
نجس الأرض ونجس أنفاس أهلها
من أنواع خبائث الهدیان، وما رأيتُ
كمثلِه عميتاً ولا عفريتاً في هذا
الزمان. كان مجنونَ الثلث،
وعدوَّ التوحيد، ومصرّاً على الدین
الخبیث، وكان ينظر مضرّاته
كحسنة، ومعراته كأسباب راحة.
واجتمع الجهال عليه من الأمراء
وأهل الثروة، ونصروه بمالٍ لا
يوجد إلا في خزائن الملوک
وأرباب السلطنة.

وكان يساق إليه قناطيرُ الدولة،
حتى قيل إنّه ملک ويعيش
كالملوک بالشأن والشوكة.

﴿ ۲۳ ﴾

حالانکہ وہ دنیا کا غلام تھا نہ کہ آزاد۔ اور وہ ایسا سبب
تھا جس میں موتی نہ ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ
اپنے زمانے کا شیطان اور اپنے شیطان کا ساتھی
تھا۔ مگر اللہ نے اسے اس وقت تک مہلت دی
جب تک کہ میں نے اسے مباہلہ کیلئے بلایا اور اس
کے خلاف رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی۔ اور
میں اس (ڈوئی) کے وجود میں شیطان کی بدبو پاتا
تھا۔ اور میں نے اسے طاغوت کا پچھاڑا ہوا اور
رحمان خدا کے بندوں کا دشمن پایا۔ اس نے زمین کو
ناپاک کیا اور اہل زمین کی سانسوں کو اپنی طرح طرح
کی خبیثت سے بکواس سے نجس کر دیا۔ میں نے اس
زمانے میں اس جیسا کوئی شاطر اور سرکش شیطان
نہیں دیکھا۔ وہ تثلیث کا دیوانہ اور تو حید کا دشمن اور
خبیث دین پر مصر تھا۔ اور وہ اس دین کی برائیوں کو
نیکی کی طرح اور اس کے عیوب کو اسباب راحت
کی مانند دیکھتا تھا۔ اور امراء اور دولت مندوں میں
سے جاہل اسکے گرد جمع ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے
اسکی ایسے مال سے مدد کی جو صرف بادشاہوں اور
ارباب سلطنت کے خزانوں میں پایا جاتا ہے۔

اور اس کے پاس ڈھیروں ڈھیروں دولت لائی جاتی
یہاں تک کہ یہ کہا جانے لگا کہ وہ بادشاہ ہے جو
بادشاہوں کی طرح شان و شوکت سے زندگی بسر کرتا ہے

ولما بلغت دولته منتهاها،
 تبع نفسه الأمارة وما زكّاهَا.
 وادّعى الرسالة والنبوة من
 إغواء الشيطان، وما تحامى عن
 الافتراء والكذب والبهتان. وظنّ
 أنه أمرٌ لا يُسأل عنه، ويُزجى
 حياته في التّعمر والرفاهة، ويزيد
 في العظمة والنباهة، بل سلك
 معه طريق الكبر والنخوة، وما
 خاف عذاب حضرة العزة. ولا
 شكّ أنّ المفترى يؤخذ في مآل
 أمره ويُمنع من الصعود،
 وتفترسه غيرة الله كالأسود،
 ويرى يوم الهلاك والدمار
 الموعود في كتاب الله العزيز
 الودود. إن الذين يفترون على
 الله ويتقولون، لا يعيشون إلّا
 قليلاً ثم يؤخذون، وتتبعهم
 لعنة الله في هذه وفي الآخرة،
 ويذوقون الهوان والخزي ولا
 يُكرمون. ألم يبلغك ما كان
 مآل المفترين في الأولين؟

اور جب اس کی دولت اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو وہ اپنے
 نفس امارہ کا مطیع ہو گیا اور اس نے اسے پاک نہ
 کیا۔ اور اس نے شیطان کے بہکانے سے نبوت
 اور رسالت کا دعویٰ کر دیا۔ اور افتراء، جھوٹ اور
 بہتان سے اجتناب نہ کیا۔ اور اس نے یہ خیال کر لیا
 کہ یہ ایسی بات ہے جسکے بارہ میں اس سے باز پرس
 نہیں ہوگی۔ اور وہ اپنی زندگی ناز و نعم اور آسودگی
 میں گزارتا رہے گا اور وہ عظمت و شرف میں بڑھتا
 چلا جائے گا۔ بلکہ اس کے ساتھ وہ کبر و نخوت کی راہ
 پر بھی چل پڑا اور رب العزت کے عذاب سے نہ
 ڈرا۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ مفتری آخر کار پکڑا
 جاتا ہے اور اسے ترقی سے روک دیا جاتا ہے۔ اور
 اللہ کی غیرت اسے شیروں کی طرح چیر پھاڑ دیتی
 ہے۔ اور وہ ہلاکت کا دن اور موعود تباہی کو دیکھ
 لیتا ہے۔ اللہ غالب اور بہت پیار کرنے والے کی
 کتاب (قرآن کریم) میں ہے کہ ”وہ لوگ جو
 اللہ پر افتراء کرتے ہیں اور جھوٹ باندھتے ہیں وہ
 تھوڑا ہی عرصہ زندہ رہتے ہیں اور پھر وہ پکڑے جاتے
 ہیں اور اللہ کی لعنت اس دنیا میں بھی اور آخرت میں
 بھی ان کا پیچھا کرتی ہے اور وہ ذلت اور رسوائی کا مزا
 چکھتے ہیں اور ان کی عزت نہیں کی جاتی۔ کیا تجھے
 پہلے زمانے کے مفتریوں کے انجام کی خبر نہیں پہنچی؟

وإن اللّٰه لا يخاف عقبى
المتقوّلين، ويهزّ لهم حُسامه،
فيجعلهم من الممزّقين.
ولمّا اقترب يوم هلاكه دعوتُه
للمباهلة، وكتبَتْ إليه أنّ
دعواك باطلٌ ولستَ إلّا كذّابًا
مفتريًا لجيفة الدنيا الدنيّة،
وليس عيسى إلّا نبيا، ولستَ إلّا
متقوًّا، ومن العامّة والفرق
الضالّة المضلّة. فاحشّ الذی
یرى كذبك، وإنی ادعوك
إلى الإسلام والدين الحقّ والتوبة
إلى اللّٰه ذی الجبروت والعزّة.
فإن تولّيتَ وأعرضتَ عن هذه
الدعوة، فتعال نباهلاً ونجعل لعنة
اللّٰه على الذی ترک الحقّ،
وادّعی الرسالة والنبوة علی
طریق الفرية. وإن اللّٰه يفتح بينی
وبینک، ويهلك الكاذب فی
زمن حياة الصادق، ليعلم الناس
مَنْ صدق ومَنْ كذب، ولينقطع
النزاع بعد هذه الفیصلة.

اور یقیناً اللہ کو افترا کرنے والوں کے انجام کی کچھ
پرواہ نہیں۔ اور وہ اپنی تلوار ان کے لئے سوننتا ہے
اور انہیں پارہ پارہ کر دیتا ہے۔
اور جب اس کی ہلاکت کا دن قریب آ گیا تو
میں نے اس کو مباہلہ کے لئے بلایا اور اسے لکھا کہ
تیرا دعویٰ باطل ہے اور تو اس حقیر دنیا کے مردار
کی خاطر محض کذاب اور مفتری ہے اور عیسیٰؑ
صرف ایک نبی ہے اور تو محض خدا تعالیٰ کی طرف
جھوٹا قول منسوب کرنے والا، مفتری اور معمولی
آدمی اور خود گمراہ اور گمراہ کرنے والے فرقے سے
ہے۔ پس اس ذات باری تعالیٰ سے ڈر جو تیرے
جھوٹ کو دیکھ رہا ہے۔ اور میں تجھے اسلام اور دین
حق کی طرف اور جبروت اور عزت والے خدا کی
طرف توبہ کرنے کے لئے دعوت دیتا ہوں۔ اگر
تو اس دعوت سے پیٹھ پھیرتا اور منہ موڑتا ہے تو
آؤ ہم مباہلہ کریں اور حق ترک کرنے والے اور
ازراہ افتراء رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرنے والے
پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔ اور اس طرح اللہ میرے
اور تیرے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔ اور صادق
کے عرصہ حیات میں کاذب کو ہلاک کر دے گا تاکہ
لوگ یہ جان لیں کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا
اورتا اس فیصلہ کے بعد نزاع ختم ہو جائے۔

ووالله، إني أنا المسيح الموعود
الذي وُعد مجيئه في آخر الزمن
وأيام شيوخ الضلالة. وإن عيسى
قد مات، وإن مذهب التثليث باطل،
وإنك تفتري على الله في دعوى
النبوة. والنبوة قد انقطعت بعد نبينا
صلى الله عليه وسلم، ولا كتاب بعد
الفرقان الذي هو خير الصحف
السابقة، ولا شريعة بعد الشريعة
المحمدية، بيد أني سُميت نبياً على
لسان خير البرية، وذلك أمر ظلي
من بركات المتابعة، وما أرى في
نفسى خيراً، ووجدت كل ما وجدت
من هذه النفس المقدسة. وما عني
الله من نبوتى إلا كثرة المكالمة
والمخاطبة، ولعنة الله على من أراد
فوق ذلك، أو حسب نفسه شيئاً، أو
أخرج عنقه من الرّبقة النبوية. وإن
رسولنا خاتم النبيين، وعليه انقطعت
سلسلة المرسلين. فليس حقّ أحدٍ
أن يدعى النبوة بعد رسولنا
المصطفى على الطريقة المستقلة،
وما بقى بعده إلا كثرة المكالمة،

اور اللہ کی قسم! میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جس کی
آخری زمانہ میں اور گمراہی کے پھیل جانے کے
دنوں میں آمد کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اور یقیناً عیسیٰ
فوت ہو چکا ہے اور تثلیثی مذہب باطل ہے۔ اور تو
دعوائے نبوت میں اللہ پر افتراء کر رہا ہے اور سلسلہ
نبوت تو ہمارے نبی ﷺ کے بعد منقطع ہو گیا۔ اور
فرقان حمید جو تمام صحف سابقہ سے بہتر ہے، کے بعد
کوئی اور کتاب نہیں اور نہ شریعت محمدیہ کے بعد
کوئی اور شریعت ہے۔ البتہ خیر البریہ ﷺ کی
زبان مبارک سے میرا نام نبی رکھا گیا۔ اور یہ آپ
کی کامل اتباع کی برکات کی وجہ سے ایک ظلی
امر ہے۔ اور میں اپنی ذات میں کوئی خوبی نہیں پاتا
اور میں نے جو کچھ پایا اس پاک نفس سے
پایا۔ میری نبوت سے اللہ کی مراد محض کثرت مکالمہ
و مخاطبہ الہیہ ہے۔ اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جو اس
سے زائد کا ارادہ کرے۔ یا وہ اپنے آپ کو کوئی
شے سمجھے یا جو حضور کی غلامی سے اپنی گردن کو باہر
نکالتا ہو۔ اور یقیناً ہمارے رسول خاتم النبيين
ہیں۔ آپ پر سلسلہ مرسلین منقطع ہو گیا۔ پس کسی کو
بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہمارے رسول پاک
کے بعد نبوت مستقلہ کا دعویٰ کرے۔ اور آپ
کے بعد سوائے کثرت مکالمہ اور کچھ باقی نہیں رہا۔

وهو بشرط الاتباع لا بغير متابعة
خير البرية. والله، ما حصل لي
هذا المقام إلا من أنوار اتباع
الأشعة المصطفوية،

وَسَمِيْتُ نَبِيًّا مِنَ اللَّهِ عَلَى
طريق المجاز لا على وجه
الحقيقة. فلا تهيج ههنا غير الله
ولا غير رسول، فإني أربى
تحت جناح النبي، وقدمي هذه
تحت الأقدام النبوية. ثم ما قلتُ
من نفسي شيئاً، بل أتبعْتُ ما
أوحى إليّ من ربّي. وما أخاف
بعد ذلك تهديد الخليفة، وكلّ
أحدٍ يُسأل عن عمله يوم القيامة،
ولا يخفى على الله خافية.

وَقُلْتُ لَذَلِكَ الْمَفْتَرِي.. إِنْ
كُنْتَ لَا تَبَاهِلْ بَعْدَ هَذِهِ الدَّعْوَةِ،
وَمَعَ ذَلِكَ لَا تَتُوبُ مِمَّا تَفْتَرِي
عَلَى اللَّهِ بِادْعَاءِ النُّبُوَّةِ، فَلَا
تَحْسَبُ أَنَّكَ تَنْجُو بِهَذِهِ
الْحِيلَةِ، بَلِ اللَّهُ يَهْلِكُكَ بِعَذَابٍ
شَدِيدٍ مَعَ الذَّلَّةِ الشَّدِيدَةِ،

اور وہ بھی اتباع کی شرط کے ساتھ ہے نہ کہ خیر البریہ
کی متابعت کے بغیر۔ اور اللہ کی قسم! مجھے یہ مقام
صرف اور صرف مصطفوی شعاعوں کی اتباع کے
انوار سے حاصل ہوا ہے۔

اور اللہ کی طرف سے مجھے حقیقی طور پر نہیں بلکہ
مجازی طور پر نبی کا نام دیا گیا ہے۔ اس طرح یہاں
اللہ اور اس کے رسول کی غیرت جوش میں نہیں آتی،
کیونکہ میری پرورش نبی کریم کے پروں کے نیچے کی
جا رہی ہے۔ اور میرا یہ قدم نبی ﷺ کے قدموں کے
نیچے ہے۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ میں نے اپنی طرف
سے کچھ نہیں کہا۔ بلکہ میں نے اسی وحی کی پیروی کی
ہے جو میرے رب کی طرف سے مجھے کی گئی ہے۔ اور
اس کے بعد میں مخلوق کی دھمکیوں سے نہیں ڈرتا۔ اور
قیامت کے روز ہر شخص سے اسکے عمل کی پرسش کی
جائے گی اور اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

اور میں نے اس مفتری (ڈوٹی) سے کہا کہ
اگر تو میری اس دعوت مباہلہ کے بعد بھی مباہلہ
نہیں کرے گا اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ جس
نبوت کا تو نے اللہ پر افترا کرتے ہوئے دعویٰ
کیا ہے اس سے توبہ نہیں کرے گا تو یہ مت سمجھنا کہ
اس حیلہ سے تونچ جائے گا بلکہ اللہ انتہائی ذلت
کے ساتھ شدید عذاب سے تجھے ہلاک کرے گا

اور تجھے رسوا کرے گا اور تجھے افترا کی سزا کا مزا چکھائے گا۔ اور وہ (ڈوئی) میری موت کا انتظار کرتا تھا۔ اور میں اس کی موت کا۔ میرا توکل اللہ پر تھا جو حق کی مدد کرنے والا ہے اور اس ملت (اسلامیہ) کا حامی ہے۔

اس کے بعد میں نے اس کی طرف لکھی ہوئی اپنی تحریر کو بلاد امریکہ میں بھرپور طریقہ سے شائع کر دیا، اور اس کی طرف لکھی گئی میری تحریرات امریکہ کے اکثر جرائد میں شائع ہوئیں۔ اور میرا یہ خیال ہے کہ میری اس تبلیغ کو ہزار ہا اخبارات نے شائع کیا اور یہ اشاعت اتنی تعداد میں ہوئی کہ میں اس کا شمار نہیں کر سکتا اور صفحات قرطاس میں اتنی گنجائش نہیں کہ میں اس کو رقم کر سکوں۔ ہاں البتہ وہ امریکی جرائد جو مجھے بھیجے گئے اور جن میں میری تبلیغ اور میرے دعوت مباہلہ اور ڈوئی کے خلاف خدائی فیصلہ طلب کرنے کے لئے میری دعا کا ذکر تھا۔ تو میں نے مناسب سمجھا کہ ان میں سے بعض اخبارات کے نام حاشیہ میں لکھ دوں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ مباہلے کا معاملہ کوئی ڈھکا چھپا اور مخفی امر نہ تھا۔ بلکہ زمین کے مشرق، مغرب اور دنیا کے تمام اکناف میں شرقاً و غرباً اور شمالاً جنوباً اس کی اشاعت کی گئی۔ اور اس اشاعت کی وجہ یہ تھی کہ ڈوئی شہرت میں بڑے بادشاہوں جیسا تھا۔

ویخزیک ویذیقک جزاء الفریة. وکان یراقب موتی وأراقب موتہ، وکنتُ أتوکل علی اللہ ناصر الحقّ وحامی هذه الملة.

ثم أشعتُ ما كتبتُ إليه في ممالک أمريكة إشاعةً تامّةً كاملةً، حتى أُشيعَ ما كتبتُ إليه في أكثر جرائد أمريكة، وأظنّ أنّ ألوفاً من الجرائد أشاعتُ هذا التبليغ، وبلغتُ الإشاعة إلى عدّة ما أستطيع أن أحصيها، وليس في القرطاس سعة أنّ أمليها. وأما ما أُرسلَ إلى من جرائد أمريكة التي فيها ذكرُ دعوتي وذكر المباحلة وذكر دعائي علىّ ذوّني لطلب الفيصلة، فرأيتُ أن أكتب في الحاشية أسماء بعضها، ليعلم الناس أنّ هذا الأمر ما كان مكتومًا مخفيًا، بل أُشيعَ في مشارق الأرض ومغاربها، وفي أقطار الدنيا وأعطافها كلّها، شرقًا وغربًا وشمالًا وجنوبًا. وکان سبب هذه الإشاعة أنّ ذوّني كان كالمملوك العظام في الشهرة،

وما كان رجل في أمريكا ولا في يورُب
 من الأكابر والأصاغر إلا كان يعرفه
 بالمعرفة التامة. وكانت له عظمة
 ونباهة كالسلاطين في أعين أهل تلك
 البلاد، ومع ذلك كان كثير السياحة،
 يصطاد الناس بوعظه كالصياد.
 فلذلك ما أبى أحد من أهل
 الجرايد أن يطبع ما أرسل إليه في أمره
 من مسألة المباحلة، بل ساقهم حرص
 رؤية مآل المصارعة إلى الطبع
 والإشاعة. والجرائد التي طُبعتْ
 فيها مسألة مباحلة مباهلتى ودُعائى على
 دُوئى هي كثيرة من جرائد أمريكا،
 ولكننا نذكر على طريق النموذج
 شيئاً منها في حاشيتنا هذه. ☆

اور امریکہ اور یورپ کے بڑے اور چھوٹے طبقوں
 میں کوئی فرد ایسا نہ تھا جو اس کو پورے طور پر نہ جانتا
 ہو۔ اور ان ملکوں کے رہنے والوں کی نگاہوں میں
 اس کی عظمت اور شرف بادشاہوں کی طرح تھا۔
 مزید برآں وہ بہت سفر کرنے والا شخص تھا۔ اور
 اپنے وعظ سے لوگوں کو شکاری کی طرح شکار کرتا
 تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اخبار والوں میں سے کسی نے
 اس مضمون کو چھاپنے سے کبھی انکار نہ کیا جو اسے
 اس کے متعلق بسلسلہ مباحلہ بھیجا جاتا۔ بلکہ اس کشتی
 کے انجام کو دیکھنے کی شدید خواہش نے انہیں اس
 طباعت و اشاعت پر آمادہ کیا۔ اور جن اخبارات
 میں میری دعوت مباحلہ اور دُوئی کے خلاف میری
 دعا چھپی وہ بہت سے امریکی اخبار ہیں لیکن ہم
 بطور نمونہ ان میں سے چند ایک کا ذکر اس حاشیہ
 میں کرتے ہیں۔ ☆

حاشیہ اور اس کا اردو ترجمہ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں

نمبر	اسم الجريدة وتاريخه	ترجمة خلاصة مضمونها
۱	شکاگو انٹریپرٹیر ۸ جون ۱۹۰۳ء	إن الميرزا غلام أحمد رجل من الفنجاب، وهو يدعو "ذوئی" للمباهلة. أیظنُّ أنه يخرج في هذا الميدان؟ وإن الميرزا يكتب أن "ذوئی" مفترى كذّاب في دعوى النبوة، وإنی أدعو الله أن يهلكه ويستأصله كل الاستیصال. ويقول: إنی علی الحق، وإن ذوئی علی الباطل، فالله يحكم بيننا بأنه يهلك الكاذب، ويستأصله في حين حياة الصادق. وإن الميرزا غلام أحمد يقول: إنی أنا المسيح الموعود وإن الحق فی الإسلام.
۲	ٹیلیگراف ۵ جولائی ۱۹۰۳ء	مطابق بما سبق بأدنی تعییر الألفاظ.
۳	أرگونٹ سان فرانسسکو . یکم دسمبر ۱۹۰۲ء	مطابق بما سبق بأدنی تعییر الألفاظ، ومع ذلك قال إن هذا الطریق طریق معقول ومبنى علی الإنصاف. ولا شك أن الرجل الذي يُستجاب دعاؤه فهو علی الحق من غیر شبهة.

نمبر	اخبار کا نام اور تاریخ	خلاصہ مضمون کا ترجمہ
1	شکاگو انٹریپرٹیر ۸ جون ۱۹۰۳ء	مرزا غلام احمد پنجاب کے رہنے والے ہیں اور وہ ڈوئی کو دعوت مہابلہ دیتے ہیں۔ کیا خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہ (ڈوئی) اس میدان میں نکلے گا۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ڈوئی دعوائے نبوت میں مفتری اور کذاب ہے۔ اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اسے ہلاک کرے اور اس کی پوری طرح تیج کنی کرے۔ اور وہ (مرزا صاحب) کہتے ہیں کہ میں حق پر ہوں اور ڈوئی باطل پر ہے۔ اس لئے اللہ ہمارے درمیان یوں فیصلہ کرے گا کہ وہ کاذب کو ہلاک کرے گا اور صادق کی زندگی میں ہی اس کی تیج کنی کرے گا۔ اور مرزا غلام احمد کہتے ہیں کہ میں ہی مسیح موعود ہوں اور حق صرف اسلام میں ہے۔
2	ٹیلیگراف ۵ جولائی ۱۹۰۳ء	الفاظ کے معمولی تعییر سے مضمون مذکورہ بالا کے مطابق۔
3	ارگونٹ - سان فرانسسکو یکم دسمبر ۱۹۰۲ء	الفاظ کی معمولی تبدیلی سے مضمون مذکورہ بالا کے مطابق۔ مزید برآں ایڈیٹر کہتا ہے کہ یہ طریق فیصلہ معقول طریق اور بنی برانصاف ہے۔ اور یقیناً جس شخص کی دعا قبول ہوگی وہی بلاشبہ حق پر ہوگا۔

نمبر	اسم الجريدة وتاريخه	ترجمة خلاصة مضمونها
۴	ٹریبی ڈائجسٹ نیویارک۔ ۲۰ جون ۱۹۰۳ء	ذکر مفصلاً کُل ما دعوتُ به "ڈوئی" للمباهلة، وطبع عكس صورتی وصورته، والباقي مطابق بما سبق.
۵	نیویارک میل اینڈ ایکسپریس ۲۸ جون ۱۹۰۳ء	عنوان ذکرہ: "مباهلة المدعیین"، و ذکر دعائی علی "ڈوئی"، ثم ذکر أن الأمر الفیصل هلاکُ الکاذب فی حین حیاة الصادق. والباقي مطابق بما سبق.
۶	ہیرلڈ روجسٹر ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	ذکر أن "ڈوئی" دُعی للمباهلة، ثم ذکر تفصیلاً ما سبق من البیان.
۷	ریکارڈ بوسٹن۔ ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	مطابق لما سبق.
۸	ایڈورٹائزر۔ ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	//
۹	پایلاٹ بوسٹن ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	ذکرنی و ذکر "ڈوئی"، ثم ذکر دعاء المباهلة.

نمبر	اخبار کا نام اور تاریخ	خلاصہ مضمون کا ترجمہ
4	ٹریبی ڈائجسٹ نیویارک ۲۰ جون ۱۹۰۳ء	ڈوئی کو میری دعوت مباهلہ کا مفصل ذکر کیا گیا ہے اور میری اور اس کی تصویر کا عکس طبع کیا ہے باقی بیان مذکورہ بالا کے مطابق ہے۔
5	نیویارک میل اینڈ ایکسپریس ۲۸ جون ۱۹۰۳ء	"دو مدعیوں کے درمیان مباهلہ" کے عنوان سے ذکر کیا ہے اور ڈوئی کے خلاف میری دعا کا ذکر کیا ہے۔ پھر اس کے بعد یہ لکھا ہے کہ فیصلہ کن امر یہی ہے کہ کاذب، صادق کی زندگی میں ہلاک ہوگا۔ باقی بیان مذکورہ بالا مضمون کے مطابق ہے۔
6	ہیرلڈ روجسٹر ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	اس اخبار نے اس امر کا ذکر کیا ہے کہ ڈوئی کو مباهلہ کے لئے بلایا گیا ہے۔ پھر اس نے تفصیل سے مذکورہ بالا بیان کا ذکر کیا ہے۔
7	ریکارڈ بوسٹن ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	مذکورہ بالا کے مطابق ذکر ہے۔
8	ایڈورٹائزر۔ ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	مذکورہ بالا کے مطابق ذکر ہے
9	پائلٹ بوسٹن ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	میرا اور ڈوئی کا ذکر کیا ہے بعد ازاں دعوت مباهلہ کا ذکر کیا ہے۔

﴿۶﴾

بقیہ صحیفہ

بقیہ صحیفہ

نمبر	اسم الجریده و تاریخہ	ترجمۃ خلاصۃ المضمون
۱۰	پاتھ فائینڈر واشنگٹن ۲۷ / جون ۱۹۰۳ء	ذکر کمثل ما سبق.
۱۱	انٹراوشن شکاگو ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	ذکر کمثل ما سبق.
۱۲	ڈیموکریٹ کرانیکل روچسٹر ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	عنوان ذکرہ للمباہلہ، والباقی مطابق لما سبق.
۱۳	شکاگو	//
۱۴	برلنگٹن فری پریس. ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	//
۱۵	روسٹر سپائی. ۲۸ جون ۱۹۰۳ء	//
۱۶	شکاگو انٹراوشن. ۲۸ جون ۱۹۰۳ء	ذکر دعاء المباہلہ
۱۷	البنی پریس ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	//
۱۸	جیکسنول ٹائمز. ۲۸ جون ۱۹۰۳ء	//
۱۹	بالٹی مور امریکن. ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	//
۲۰	بفلو ٹائمز. ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	//

﴿ ۶۸ ﴾

تقریر

نمبر	اخبار کا نام اور تاریخ	خلاصہ مضمون کا ترجمہ
10	پاتھ فائینڈر واشنگٹن ۲۷ / جون ۱۹۰۳ء	مذکورہ بالا کے مطابق ذکر ہے۔
11	انٹراوشن شکاگو ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	مذکورہ بالا کے مطابق ذکر ہے۔
12	ڈیموکریٹ کرانیکل روچسٹر ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	مباہلہ کے ذکر کا عنوان اور باقی مذکورہ بالا کے مطابق ہے۔
13	شکاگو	مباہلہ کے ذکر کا عنوان اور باقی مذکورہ بالا کے مطابق ہے۔
14	برلنگٹن فری پریس ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	مباہلہ کے ذکر کا عنوان اور باقی مذکورہ بالا کے مطابق ہے۔
15	روسٹر سپائی ۲۸ جون ۱۹۰۳ء	مباہلہ کے ذکر کا عنوان اور باقی مذکورہ بالا کے مطابق ہے۔
16	شکاگو انٹراوشن ۲۸ جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
17	البنی پریس ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
18	جیکسنول ٹائمز ۲۸ جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
19	بالٹی مور امریکن ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
20	بفلو ٹائمز ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے

تقریر

نمبر	اسم الجریده و تاریخہ	ترجمۃ خلاصۃ المضمون
۲۱	نیویارک میل ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	ذکر دعاء المباحلہ
۲۲	بوسٹن ریکارڈ ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	//
۲۳	ڈیزرت انگلش نیوز ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	//
۲۴	ہیلینا ریکارڈ یکم جولائی ۱۹۰۳ء	//
۲۵	گروم شاہیر گزٹ ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء	//
۲۶	نونیشن کرانیکل ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء	//
۲۷	ہٹوسٹن کرانیکل ۳ // //	//
۲۸	سونانیز ۲۹ جون	//
۲۹	رچمنڈ نیوز یکم جولائی ۱۹۰۳ء	//
۳۰	گلاسگو ہیرلڈ ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء	//
۳۱	نیویارک کمرشل ایڈورٹائزر ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء	//
۳۲	دی مارننگ ٹیلیگراف ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء	ذکر دعاء المباحلہ و ذکر ڈوئی.

منہ

نمبر	اخبار کا نام اور تاریخ	خلاصہ مضمون کا ترجمہ
21	نیویارک میل ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباحلہ کا ذکر ہے
22	بوسٹن ریکارڈ ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباحلہ کا ذکر ہے
23	ڈیزرت انگلش نیوز ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباحلہ کا ذکر ہے
24	ہیلینا ریکارڈ یکم جولائی ۱۹۰۳ء	دعوت مباحلہ کا ذکر ہے
25	گروم شاہیر گزٹ ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء	دعوت مباحلہ کا ذکر ہے
26	نونیشن کرانیکل ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء	دعوت مباحلہ کا ذکر ہے
27	ہٹوسٹن کرانیکل ۳ جولائی ۱۹۰۳ء	دعوت مباحلہ کا ذکر ہے
28	سونانیز ۲۹ جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباحلہ کا ذکر ہے
29	رچمنڈ نیوز یکم جولائی ۱۹۰۳ء	دعوت مباحلہ کا ذکر ہے
30	گلاسگو ہیرلڈ ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء	دعوت مباحلہ کا ذکر ہے
31	نیویارک کمرشل ایڈورٹائزر ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء	دعوت مباحلہ کا ذکر ہے
32	دی مارننگ ٹیلیگراف ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء	دعوت مباحلہ کا ذکر ہے اور ڈوئی کا ذکر ہے۔

منہ

﴿۶۷﴾

وَخَلَاصَةُ الْكَلَامِ أَنَّ ذُوئِي كَانَ
 شَرَّ النَّاسِ، وَمَلْعُونُ الْقَلْبِ، وَمِثِيلُ
 الْخَنَاسِ، وَكَانَ عَدُوَّ الْإِسْلَامِ بَلْ
 أَخْبَثُ الْأَعْدَاءِ، وَكَانَ يَرِيدُ أَنْ
 يَجِيحَ الْإِسْلَامَ حَتَّى لَا يَبْقَى اسْمُهُ
 تَحْتَ السَّمَاءِ. وَقَدْ دَعَا مَرَارًا فِي
 جَرِيدَتِهِ الْمَلْعُونَةَ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ
 وَالْمَلَّةِ الْحَنِيفِيَّةِ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ،
 أَهْلِكَ الْمُسْلِمِينَ كُلَّهُمْ، وَلَا تُبْقِ
 مِنْهُمْ فَرْدًا فِي إِقْلِيمٍ مِنَ الْأَقْلِيمِ،
 وَأَرِنِي زَوَالَهُمْ وَاسْتِصَالَهُمْ وَأَشْعُ
 فِي الْأَرْضِ كُلِّهَا مَذْهَبَ التَّثْلِيثِ
 وَعَقِيدَةَ الْأَقَانِيمِ. وَقَالَ أَرْجُو أَنَّ
 أَرَى مَوْتَ الْمُسْلِمِينَ كُلَّهُمْ وَقَلَعَ
 دِينَ الْإِسْلَامِ، وَهَذَا أَعْظَمُ مَرَادَاتِي
 فِي حَيَاتِي، وَلَيْسَ لِي مَرَادٌ فَوْقَ
 هَذَا الْمَرَامِ. وَكَلَّ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ
 مَوْجُودَةٌ فِي جَرَائِدِهِ الَّتِي مَوْجُودَةٌ عِنْدَنَا
 فِي اللِّسَانِ الْإِنْكِلِيزِيَّةِ، وَيَعْلَمُهَا مَنْ
 قَرَأَهَا مِنْ غَيْرِ الشُّكِّ وَالشَّبْهَةِ.
 فَكَفَّاكَ أَيُّهَا النَّاطِرُ لِتَخْمِينِ خُبْرَتِ
 هَذَا الْمَفْتَرِي هَذِهِ الْكَلِمَاتِ،

اور خلاصہ کلام یہ کہ ذُوئِي ایک بدترین شخص، دل
 کے اعتبار سے ملعون اور خناس شیطان کا مثیل
 تھا۔ اور وہ اسلام کا دشمن بلکہ تمام دشمنوں میں سے
 خبیث ترین تھا۔ اور وہ چاہتا تھا کہ اسلام کو ایسے جڑ
 سے اکھاڑ دے کہ آسمان کے نیچے اس کا نام و نشان
 تک باقی نہ رہے۔ اور اس نے اپنے ملعون اخبار
 میں متعدد بار مسلمانوں اور ملت حنیف کے لئے
 بددعا کی۔ اور کہا کہ اے اللہ تو تمام مسلمانوں کو ہلاک
 کر دے اور ملکوں میں سے کسی ملک میں ان کا فرد
 باقی نہ رہنے دے۔ اور مجھے ان کا زوال اور
 استیصال دکھا۔ اور تمام روئے زمین پر تثلیث اور
 اقانیم (مثلاًشہ) کے عقیدہ کو پھیلا۔ نیز اس نے کہا
 کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں تمام مسلمانوں کی
 موت اور دین اسلام کی بیخ کنی کو اپنی آنکھوں سے
 دیکھوں۔ اور یہ میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا
 ہے۔ اس مقصد سے بڑھ کر میری کوئی اور آرزو
 نہیں ہے۔ اور یہ سب کلمات اس کے ان انگریزی
 اخبارات میں پائے جاتے ہیں جو ہمارے پاس
 موجود ہیں۔ اور جو ان جرائد کو پڑھے گا اس کو یہ سب
 باتیں بلا شک و شبہ معلوم ہو جائیں گی۔ پس اے
 غور کرنے والے تیرے لئے یہ کلمات اس مفتری
 کی خباثت کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہیں

ولذالك سمّاه النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 خنزيراً بما ساءتْ هذا الخبيث
 الطيبات، وسرته نجاسة الشرك
 والمفتریات. وقد عرف الناظرون في
 كلامه توهين الإسلام فوق كل
 توهين، وشهد الشاهدون على
 ملعونيته فوق كل لعين، حتى إنه صار
 مثلاً بين الناس في الشتم والسب، وما
 كان منتهياً من المنع والذب. وإذا
 باهلتُه ودعوتُه للمباهلة ليظهر
 بموت الكاذب صدق الصادق من
 حضرة العزة، فقال قائل من أهل
 أمريكا وطبع كلامه في جريدته،
 وتكلم بلطيفة راقية ونكتة مضحكة
 في أمر دُوئی وسيرته، فكتب أن دُوئی
 لن يقبل مسألة المباهلة، إلا بعد
 تغيير شرائط هذه المصارعة، فيقول:
 لا أقبل المباهلة، ولكن ناضلوني في
 التشاتم والتساب، فمن فاق حريفه في
 كثرة السب وشدة الشتم فهو صادق،
 وحريفه كاذب من غير الارتياب.

اور اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے اس کو خنزیر کے نام
 سے موسوم فرمایا کیونکہ اس خبیث کو طیبات بُری لگتی
 تھیں۔ اور شرک کی نجاست اور مفتریات اس کو خوش
 کرتی تھیں۔ ناظرین نے اس کی باتوں میں اسلام
 کی حد درجہ توہین کو جان لیا ہے۔ اور گواہوں نے ہر
 ملعون سے بڑھی ہوئی اس کی ملعونیت کی گواہی دی
 ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگوں کے درمیان سب و شتم
 میں ایک مثال بن گیا۔ اور وہ محض روکنے اور منع
 کرنے سے رکنے والا نہیں تھا۔ اور جب میں نے
 اس سے مباہلہ کیا اور اسے مباہلہ کی دعوت دی تاکہ
 کاذب کی موت کے ذریعہ رب العزت کی طرف
 سے صادق کا صدق ظاہر ہو تو اہل امریکہ میں سے
 ایک نے کہا اور اس کی بات اس کے اخبار میں طبع ہو
 چکی ہے اور اس نے دُوئی کے معاملہ اور اس کی
 سیرت کے متعلق ایک خوب لطیفہ اور پر مزاح بات
 کی ہے۔ اور اس (امریکی) نے لکھا کہ دُوئی اس
 مباہلہ کے مسئلہ کو اس مقابلہ کی شرائط میں تبدیلی
 کے بعد ہی قبول کرے گا۔ اور وہ کہے گا کہ میں اس
 طرح کا مباہلہ منظور نہیں کرتا۔ لیکن ہاں مجھ سے
 گالی گلوچ میں مقابلہ کر لو۔ پس جو سب و شتم کی
 کثرت اور شدت میں اپنے حریف پر فوقیت لے گیا
 تو وہ سچا اور اس کا حریف بلا شک و شبہ جھوٹا ہوگا۔

﴿۶۸﴾

﴿۶۹﴾

وهذا قول صاحب جریدة کان
تقصی أخلاقه، وجرّب ما یخرج
من لسانه وذاقه. وكذالك قال
كثیر من أهل الجرائد، وإنهم من
أعزة أهل أمربة ومن العمائد.
ثم مع ذالك إني جرّبت أخلاقه
عند مسألة المباہلة، فإذا بلغه
مكتوبی غضب غضبًا شديدًا
واشتعل من النخوة، وأرى أنياب
ذياب الأجمة، وقال: ما أرى هذا
الرجل إلا كبعوضة بل دونها،
وما دعنتی البعوضة بل دعت
منونها. وأشاع هذا القول فی
جریدته، وكفاك هذا لرؤية
كبره ونخوته، فهذا الكبر هو
الذی حثني على الدعاء
والابتہال، متوكلا على الله ذی
العزة والجلال.

وكان هذا الرجل صاحب الدولة
العظيمة قبل أن أدعوه إلى المباہلة،
وكنت دعوت عليه ليهلكه الله
بالذلة والمتربة والحسرة.

﴿٤٠﴾

یہ بات اس اخبار کے مدیر نے کہی جس نے ڈوئی
کے اخلاق کا پورا پورا کھوج لگا یا ہے۔ اور اس
ڈوئی کی زبان سے جو نکلتا ہے اس کا اس نے تجربہ
کیا اور مزہ چکھا ہے۔ ایسی ہی بات دوسرے بہت
سے اخبارات کے مدیروں نے بھی کہی ہے۔ یہ
سب امریکہ کے معززین و عمائدین میں سے ہیں
پھر علاوہ ازیں مسئلہ مباہلہ کے وقت میں نے خود
اس کے اخلاق کا تجربہ کیا ہے۔ اور جب اسے یہ
میرا خط ملا تو وہ سخت غضبناک ہوا اور تکبر و نخوت
سے مشتعل ہو گیا اور جنگل کے بھیڑیوں کی طرح
کچلیاں دکھائیں اور کہا کہ میں اس شخص کو چھڑ
بلکہ چھڑ سے بھی کمتر سمجھتا ہوں اور مجھے اس چھڑ
نے دعوت نہیں دی بلکہ اپنی موت کو بلایا ہے۔ اور
اس نے یہ بات اپنے اخبار میں شائع کی۔ اور
تمہارے لئے یہ بات اس کے کبر و نخوت کا اندازہ
لگانے کے لئے کافی ہے۔ یہ اس کا کبر ہی تھا جس
نے مجھے اللہ عزوجل پر توکل کرتے ہوئے دعا
اور ابتهال پر آمادہ کیا۔

میری دعوت مباہلہ سے قبل یہ شخص بڑی دولت کا
مالک تھا۔ میں اس کے خلاف یہ دعا کرتا تھا کہ اللہ اسے
ذلت، خواری اور حسرت کے ساتھ ہلاک کرے۔

وإنه كان قبل دعائي ذا السطوة السلطانية، والقوة والشوكة، والشهرة الجليلة، التي أحاطت الأرض كالدائرة. وكان صاحب الدور المنجدة، والقصور المشيدة. وما رأى داهية في مدة عمره، ورأى كل يوم زيادة زمره. وكان له حاصلًا ما أمكن في الدنيا من الآلاء والنعماء، وكان لا يعلم ما يوم البأساء وما ساعة الضراء. وكان يلبس الديباج، ويركب الهملاج، وكان يظن أنه يرزق عمرًا طويلًا غافلًا من سهم المنايا، وكان يزجي النهار كالمسجودين والمعبودين والمعظمين، ويفترش الحشايا بالعشايا. وإذا أنزل الله قدره ليصدق ما قلت في مآل حياته، فانقلبت أيام عيشه ومسراته، وأراه الله دائرة السوء، ولُدغ كل لدغ من حيواته، أعنى أفاعي أعماله وسيئاته.

میری اس دعا سے پہلے اسے شاہانہ سطوت، قوت و شوکت اور ایسی شہرت جلیلہ حاصل تھی جس نے دائرے کی طرح ساری زمین کو اپنے احاطہ میں لیا ہوا تھا۔ اور وہ بلند و بالا عمارات اور نہایت مضبوط محلات کا مالک تھا، اور اس نے عمر بھر کسی مصیبت کا منہ نہ دیکھا تھا اور اپنے جتنے کو ہر روز تعداد میں بڑھتے ہوئے دیکھا تھا، اور دنیا کی ہر ممکنہ نعمت اور آسائش اسے حاصل تھی اور وہ تنگی کے زمانہ اور تلخی کی گھڑی سے نا آشنا تھا، اور حریر و دیباج کا لباس زیب تن کرتا تھا، تیز رفتار اور خوش و خرام سوار یوں پر سوار ہوتا تھا۔ اور موتوں کے تیر سے کلیتہً غافل ہو کر وہ یہی خیال کرتا تھا کہ وہ عمر دراز پائے گا۔ اور وہ ان لوگوں کی طرح دن گزارتا تھا جن کے سامنے لوگ سجدہ ریز ہوتے اور ان کی پرستش کرتے اور انہیں عظمت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور راتیں نرم و گداز بستروں پر بسر کرتا تھا لیکن جب اللہ نے اپنی تقدیر نازل فرمائی تاکہ وہ اس کی تصدیق کرے جو میں نے اس کی زندگی کے انجام کی نسبت کہا تھا۔ تو اس کے عیش اور مسرتوں کا زمانہ پلٹ گیا اور اللہ نے اسے رنج و الم کا درد دکھایا۔ اور اپنے ہی سانپوں سے وہ بری طرح ڈسا گیا۔ یعنی اپنی ہی بد اعمالیوں اور بد کرداریوں کے سانپوں سے۔

فَعَادَ الْهَمْلَاجُ [☆] قَطُوفًا، وَانْقَلَبَ
 الدِّيَابِجُ صَوْفًا، وَهَلَمَّ جَرًّا إِلَى أَنَّهُ
 أُخْرِجَ مِنْ بَلَدْتِهِ الَّتِي بَنَاهَا
 بِصَرْفِ الْخَزَائِنِ، وَحُرِّمَ عَلَيْهِ كَلُّ
 مَا شِيدَ مِنَ الْمَقَاصِرِ بِبَدَلِ
 الدَّفَائِنِ، بَلَّ مَا كَفَى اللَّهُ عَلَى
 هَذَا، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ جَمِيعَ قَضَائِهِ
 وَقَدَرِهِ، وَحَطَّ سَائِرَ وَجُوهِ شَأْنِهِ
 وَقَدَرِهِ، وَانْتَقَلَ إِلَى رَجُلٍ آخَرَ
 كُلُّ مَا كَانَ فِي قَبْضَتِهِ، وَجَمَعَتْ
 غِيَابَ الْبُؤْسِ رِيَا حُ نَخْوَتِهِ، حَتَّى
 يَسَّ مِنْ ثَرَوَتِهِ الْأُولَى، وَارْتَضَعَ
 مِنَ الدَّهْرِ ثَدَى عَقِيمٍ، وَرَكِبَ مِنَ
 الْفَقْرِ ظَهَرَ بَهِيمٍ. ثُمَّ أَخَذَهُ بَعْضُ
 الْوَرَثَاءِ كَالْغَرَمَاءِ، وَرَأَى خِزْيًا كَثِيرًا
 مِنَ الزَّوْجَةِ وَالْأَحْبَابِ وَالْأَبْنَاءِ،

﴿۷۱﴾

اور اعلیٰ چال والی سواری [☆] بے ڈھنگی چال والی سواری ⁺
 میں بدل گئی۔ دیباچ و حریر (کھردری) اون میں بدل
 گئے۔ اسی طرح دوسرے امور نے بھی ایسا پلٹا
 کھایا کہ جس بستی کو اس نے بے بہا خزانے خرچ
 کر کے بنایا تھا اسی بستی سے وہ باہر نکال دیا گیا اور
 جن محلات کو اس نے اپنے خزانے خرچ کر کے
 بے حد مضبوط تعمیر کیا تھا ان سے اسے محروم کر دیا
 گیا۔ بلکہ اللہ نے اسی پر بس نہیں کی اور اپنی پوری
 قضا و قدر اس پر نازل کر دی۔ اور اس کی شان و
 شوکت اور قدر و منزلت کی تمام کی تمام وجوہ کو ختم
 کر دیا اور اس کے قبضے میں جو کچھ بھی تھا وہ کسی اور
 آدمی کی طرف منتقل ہو گیا۔ اس کی کبر و نخوت کی
 ہواؤں نے بد حالی کے اتنے اندھیرے جمع کر
 دیئے کہ وہ اپنی پہلی دولت سے مایوس ہو گیا اور
 اس نے زمانے کی بانجھ چھاتی کا دودھ پیا اور فقر
 کے چوپائے کی پیٹھ پر سواری کی۔ اس کے بعد
 اس کے بعض وارثوں نے قرض خواہوں کی طرح
 اس کا مواخذہ کیا۔ اس نے اپنی بیوی، دوستوں
 اور بیٹوں کی طرف سے بڑی رسوائی دیکھی۔

☆ الْهَمْلَاجُ: ایسی سواری جو چلنے میں تیز اور اچھی چال
 رکھتی ہو۔ ۱۲
 + الْقَطُوفُ: ایسی سواری جو چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی
 ہو اور چال میں سُست ہو۔ ۱۲

☆ الْهَمْلَاجُ: الدابة الحسنة السیر فی
 سرعة وسهولة. ۱۲
 + الْقَطُوفُ: الدابة الضیقة الخُطی
 البطیئة السیر. ۱۲

حتى إنّ أباه أشاع في بعض جرائد
أمريكة أنه زنيّم ولد الزنا وليس
من نطفته. وكذا لك انتسفته
رياح الإدبار والانقلاب، وكمّل له
الدهر جميع أنواع الذلّة، فصار
كرميم في التراب أو كسليم
غرض التباب، و صار كنكرة لا
يُعرف، بعد ما كان بكلّ وجاهة
يوصف. وانتشر كلُّ من كان معه
من الأتباع، وما بقي شيء في يده
من النقد والعقار والضياع، وبرز
كالبائس الفقير، والذليل الحقيّر.
غِيضَتْ حياضه، و جَفَّت رباضه،
و خَلَّتْ جفاناه، و نحس مكانه،
و طُفِيَّ مصباحه، و رُفِعَتْ صياحه،
و نُزِعَتْ عنه البساتين و عيونها، ☆
والخيل و متونها، و ضاق عليه سهلُ
الأرض و حُزِنَتْها، و عادته الأودية
و بطونها، و سُلبت منه الخزائن التي
ملك مفاتحها، و رأى حروب
العدا و مضائقها. ثم بعد كلّ خزي
و ذلّة فُلج من الرأس إلى القدم،

یہاں تک کہ خود اس کے باپ نے امریکہ کے بعض
اخبارات میں شائع کیا کہ وہ (ڈوئی) حرامی اور ولد
الزنا ہے اور اس کے نطفے سے نہیں۔ اس طرح ادبار
و انقلاب کی آندھیوں نے اس کو جڑ سے اکھاڑ
دیا۔ اور زمانے نے تمام قسم کی ذلتیں اس کی ذات
میں مکمل کر دیں۔ جس سے وہ خاک میں دبی بوسیدہ
ہڈی کی طرح ہو گیا یا اس مارگزیدہ شخص کی طرح جو
بتاہی کا نشانہ بن گیا ہو۔ تمام تر وجاہت مذکورہ کے
باوجود وہ ایسا اجنبی بن گیا جو معروف نہ ہو۔ اس کے
جتنے بھی پیروکار تھے وہ تتر بتر ہو گئے۔ اور اس کے
ہاتھ میں زر نقد اور جاگیر و جائیداد میں سے کچھ بھی
باقی نہ رہا۔ اور وہ ایک بد حال محتاج اور ذلیل حقیر کی
طرح ہو گیا۔ اس کے حوض اور اس کے باغات اور
اس کا مکان منحوس ہو گیا اور اس کا چراغ گل ہو
گیا اور اس کی چیخ و پکار بلند ہوئی۔ باغات اور ان
کے چشمے اور گھوڑے اور ان کی سواری اس سے چھین
گئے۔ اور نرم اور سنگلاخ زمین اس پر تنگ ہو گئی۔ اور
وادیاں اور گھاٹیاں اس کی دشمن ہو گئیں، اور وہ خزانے
اس سے چھین لئے گئے جن کی چابیوں کا وہ مالک
تھا۔ اس نے دشمنوں کی طرف سے لڑائی جھگڑے
اور ان کی ایذا رسانیاں دیکھیں اور پھر تمام تر ذلت
اور رسوائی کے بعد اسے سر سے پاؤں تک فالج ہو گیا

﴿۷۴﴾

☆ ایڈیشن اول میں اس مقام پر صفحہ ۱۶۷ ختم ہوتا ہے اور اگلے صفحات ۱۶۷، ۱۶۸ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ڈاکٹر ڈوئی کی تصاویر ہیں۔
جو آپ اگلے صفحات میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ (ناشر)



هذا شبيه حضرتنا المسيح الموعود ميرزا غلام احمد القادياني

مدفيضة

هذا عكس صورة ذاكر اليكزندر دوتى التي كانت في ايام صحته



هذا عكس صورة ذاكر دوتى بعد ما أفلح

لیرحلہ الفالج من الحیاة الخبیث
إلی العدم. وکان ینقل من مکان إلی
مکان فوق رکاب الناس، وکان إذا
أراد التبریز یحتاج إلی الحقنة من
أیدی الأناس. ثم لِحَقَّ به الجنون،
فغلب علیه الهذیان فی الکلمات،
والاضطراب فی الحركات
والسکنات، وکان ذالک آخر
المخزیات. ثم أدرکه الموت
بأنواع الحسرات، وکان موته فی
تاسع من مارچ سنة ۱۹۰۷ء، وما
کانت له نوادب، ولا من ینکی علیه
بذکر الحسنات.

وأوحی إلی ربی قبل أن أسمع
خبر موته وقال: إِنِّي نَعَيْتُ. إِنَّ
اللَّهَ مَعَ الصَّادِقِينَ. فَفَهَمْتُ أَنَّهُ
أخبرنی بموت عدوی وعدوّ
دینی من المباهلین. فکنتُ بعد
هذا الوحی الصریح من
المنتظرین، وقد طُبع قبل وقوعه
فی جريدة بَدْر والحکم لیزید
عند ظهوره إیمان المؤمنین.

تا کہ یہ فالج اسے خبیث زندگی سے عدم کی طرف
لے جائے۔ اور وہ لوگوں کی گردنوں پر بٹھا کر ایک
جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا اور جب اسے
بول و براز کی حاجت ہوتی تو وہ لوگوں کے ہاتھوں
حقنے کا محتاج ہوتا۔ پھر اسے جنون لاحق ہو گیا۔ جس
کے نتیجے میں اس کی گفتگو ہذیان اور حرکات و سکنات
میں بے چینی غالب آگئی اور یہ اس کی انتہائی
رسوائی تھی۔ پھر طرح طرح کی حسرتوں کے ساتھ
اسے موت نے آن لیا اور اس کی موت بتاریخ
۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو ہوئی۔ اور اس کی خوبیوں کا ذکر
کر کے نوحہ کرنے والیاں نہ تھیں اور نہ اس پر کوئی
رونے والا تھا۔

اور اس کی موت کی خبر سننے سے قبل، میرے رب
نے میری طرف وحی کی اور فرمایا: ”إِنِّي نَعَيْتُ إِنَّ
اللَّهَ مَعَ الصَّادِقِينَ“، یعنی ”میں نے ایک کاذب کی
موت کی خبر دی۔ اللہ صادقوں کے ساتھ ہے۔“ تب میں
سمجھ گیا کہ اللہ نے مجھ سے مباہلہ کرنے والوں میں
سے میرے دشمن اور میرے دین (اسلام) کے دشمن کی
موت کی خبر دی ہے۔ اس واضح وحی کے بعد میں منتظر
رہا۔ اور اس پیشگوئی کے وقوع سے پہلے اسے اخبار بدر
اور الحکم میں طبع کر دیا گیا تھا تا کہ یہ اپنے ظہور کے
وقت مومنوں کے ایمان میں اضافہ کا موجب ہو۔

﴿۷۵﴾

پھر جب ہمارے رب کا وعدہ آگیا تو اچانک ڈوئی مر گیا اور باطل بھاگ گیا اور حق غالب آگیا۔ پس سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ اور اللہ کی قسم! اگر مجھے سونے یا موتوں یا یا قوت کا پہاڑ بھی دیا جاتا تو وہ مجھے ہرگز خوش نہ کرتا جیسا اس مفسد اور کذاب کی موت کی خبر نے خوش کیا۔ کیا کوئی ایسا منصف ہے جو خدائے وہاب کی طرف سے آنیوالی اس فتح عظیم کو دیکھے۔ اور اس پر غور کرے۔ یہ وہ دردناک عذاب ہے جو اس کمینہ دشمن پر نازل ہوا۔ اور رہی میری ذات کی بات تو مباہلہ کے بعد اللہ نے میرے ہر مقصد کو سچا ثابت کر دیا۔ اور اس نے اتمام حجت کے لئے بہت سے نشانات دکھائے اور نیلو کاروں کی ایک بہت بڑی فوج میری طرف کھینچ لایا۔ اور سونے اور چاندی کے ڈھیروں کے ڈھیر میرے پاس لے آیا۔ اور بدعتیوں اور کافروں میں سے ہر ایک مباہلہ کرنے والے پر مجھے فتح عظیم عطا فرمائی۔ اور میرے لئے اتنے روشن نشان نازل کیے جنہیں میں شمار نہیں کر سکتا اور نہ لکھنے کی قدرت رکھتا ہوں۔ پس تم اہل امریکہ سے پوچھو کہ میری دعا کے بعد اللہ نے ڈوئی سے کیسا سلوک کیا۔

فَإِذَا جَاءَ وَعْدَ رَبِّنَا مَا تُوعَدُ
فَجَاءَتْهُمُ الْمَوْتُ وَالْبُاطِلُ
وَالْحَقُّ، فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.
وَوَاللَّهِ لَوْ أُوتِيتُ جَبَلًا مِنْ
الذَّهَبِ أَوْ الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ مَا
سَرَّنِي قَطُّ كَمَا سَرَّنِي خَيْرُ
مَوْتٍ هَذَا الْمَفْسَدِ الْكَذَّابِ.
فَهَلْ مِنْ مُنْصِفٍ يَنْظُرُ إِلَى هَذَا
الْفَتْحِ الْعَظِيمِ مِنَ اللَّهِ الْوَهَّابِ؟
هَذَا مَا نَزَلَ عَلَى الْعَدُوِّ اللَّئِيمِ،
مِنَ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ، وَأَمَّا أَنَا
فَحَقَّقَ اللَّهُ كُلَّ مَقْصَدِي بَعْدَ
الْمُبَاهَلَةِ، وَأَرَى آيَاتٍ كَثِيرَةً لِإِتْمَامِ
الْحُجَّةِ، وَجَذَبَ إِلَيَّ فَوْجًا عَظِيمًا
مِنَ النُّفُوسِ الْبَرَّةِ، وَسَاقَ إِلَيَّ
الْقَنَاطِيرَ الْمَقْنَطِرَةَ مِنَ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ، وَرَزَقَنِي فَتْحًا عَظِيمًا عَلَى
كُلِّ مَنْ بَاهَلَنِي مِنَ الْمُبْتَدِعِينَ
وَالْكَافِرِينَ. وَأَنْزَلَ لِي آيَاتٍ مُنِيرَةً،
لَا أُسْتَطِيعُ أَنْ أَحْصِيهَا، وَلَا أَقْدِرُ
أَنْ أَمْلِيهَا، فَاسْأَلُوا أَهْلَ أَمْرِيكَ مَا
صَنَعَ اللَّهُ بِدُوئِي بَعْدَ دُعَائِي،

وتعالوا أريكم آيات ربّي
ومولائي، وآخر دعوانا أن
الحمد لله ربّ العالمين.

المشـــتھر

الميرزا غلام أحمد

المسيح الموعود

من مقام قاديان،

ضلع گورداسپور، پنجاب

۱۵ / اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

☆☆☆

الحاشية المتعلقة بصفحة

۷۵. السطر العاشر

إن الله أخبرني بموت ذوّني
مراراً، وهي بشارات كثيرة، وكلّها
طُبِعَ قبل موته وقبل نزول الآفات
عليه في جريدة مُسمّى بدر
وجريدةٍ أخرى مُسمّى بالحكم،
فليرجع الناظر إليهما. فمنها ما
أوجىّ إليّ في ۲۵ دسمبر سنة
۱۹۰۲ء حكايةً عنى وهو هذا:

آؤ میں تمھیں اپنے پروردگار اور مولیٰ کے نشان
دکھاؤں۔ و آخر دَعْوَانَا ان الحمد لله
رب العالمين

المشـــتھر

ميرزا غلام أحمد

مسيح موعود

مقام قاديان،

ضلع گورداسپور، پنجاب

۱۵ / اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

☆☆☆

الحاشية متعلقہ صفحہ ۷۵

سطر نمبر ۱۰

اللہ نے بار بار مجھے ڈوئی کی موت کی خبر دی اور
یہ بشارتیں بڑی کثرت سے ہیں۔ اور یہ سب کی
سب اس کی موت سے قبل اور اس پر آفات نازل
ہونے سے پہلے بدرنامی اخبار اور ایک دوسرے
اخبار الحکم میں طبع کر دی گئی تھیں۔ غور کرنے والے کو
چاہئے کہ وہ ان دونوں اخباروں کو دیکھے۔ مجملہ ان
الہامات کے ایک وہ ہے جو ۲۵ دسمبر ۱۹۰۲ء کو میری
طرف سے بطور حکایت بیان کیا گیا۔ اور وہ یہ ہے۔

إِنِّي صَادِقٌ صَادِقٌ وَسِيْهَدُ اللّٰهُ لِيْ. وَمِنْهَا مَا أُوحِيَ إِلَيَّ فِي ۲ فِرورِي سَنَةِ ۱۹۰۳ء وَهُوَ هَذَا: سُنْعِيْلِكِ. سَأُكْرِمُكَ إِكْرَامًا عَجَبًا. سُمِعَ الدَّعَاءُ. إِنِّي مَعَ الْأَفْوَاجِ آتِيْكَ بَغْتَةً. دَعَاؤُكَ مُسْتَجَابٌ. وَأُوحِيَ فِي ۲۶ / نُوْمِبِرِ سَنَةِ ۱۹۰۳ء: لَكَ الْفَتْحُ، وَلَكَ الْغَلْبَةُ. وَأُوحِيَ فِي ۱۷ / دَسْمِبِرِ سَنَةِ ۱۹۰۳ء: تَرَى نَصْرًا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ. إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ. وَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي ۱۲ جُونِ سَنَةِ ۱۹۰۴ء: كَتَبَ اللّٰهُ لِأَعْلَبِ بْنِ أَنَا وَرُسُلِي. كَمَا تَلِكُ دُرٌّ لَا يُضَاعُ. لَا يَأْتِيْكَ عَلَيْكَ يَوْمُ الْخُسْرَانِ. وَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي ۱۷ / دَسْمِبِرِ سَنَةِ ۱۹۰۵ء: قَالَ رَبُّكَ إِنَّهُ نَازِلٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا يُرْضِيْكَ، رَحْمَةً مِنَّا، وَكَانَ أَمْرًا مُّقْضِيًّا. وَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي ۲۰ / مَارِچِ سَنَةِ ۱۹۰۶ء: الْمَرَادُ حَاصِلٌ.

اِنِّي صَادِقٌ صَادِقٌ وَسِيْهَدُ اللّٰهُ لِيْ۔ يَعْنِي مِيْن صَادِقٌ هُوں، صَادِقٌ هُوں اور عَنقَرِيْبِ خَدَاتَعَالِيْ مِيْرِي شِهَادَتِ دے گا۔ اور مَجْمَلَه ان الْهَامَاتِ كے اِيْكَ وَه هے جو ۲ فرورِي ۱۹۰۳ء كو مجھے هُوَا جو يه هے۔ ”هم تجھے غالب كريں گے۔ ميں تجھے عزت دوں گا اِيْسِيْ عَزْتِ جِسْ سَے لُوْكَ تَعْجِبِ مِيْن پَرِيْں گے۔ تِيْرِيْ دَعَا سَنِيْ گِيْ۔ ميں فوجوں كے سَاْتَهْ نَا گَهَانِيْ طُوْر پَر تِيْرے پَس آؤں گا۔ تِيْرِيْ دَعَا مَقْبُوْلِ هے۔“ اور ۲۶ نُوْمِبِرِ ۱۹۰۳ء كو يه وَجِيْ هُوِيْ لَكَ الْفَتْحُ وَ لَكَ الْغَلْبَةُ يَعْنِي تِيْرے لِيْے فَتْحِ هے اور تِيْرے لِيْے غَلْبَه مَقْدُرِ هے۔ ۱۷ / دَسْمِبِرِ ۱۹۰۳ء كو يه وَجِيْ هُوِيْ ”تَوَالِدُكَ طَرَفِ سَے نَصْرَتِ دِيْكَهے گا۔ اور يَقِيْنًا اللّٰهُ ان لُوْكَوْنِ كَے سَاْتَهْ هے جو مُتَقِيْ اور نِيْكَوَا رِ هِيْن۔“ اور ۱۲ جُونِ ۱۹۰۴ء كو مجھے يه وَجِيْ كِيْ گِيْ ”خَدَانِے لَكْهَ چْهَوْژَا هے كَه ميں اور مِيْرے رَسُوْلِ غَالِبِ رِ هِيْن گے۔ تِيْرے جِيْسِيَا مَوْتِيْ ضَالِعِ نَهِيْن هُوْگا۔ تجھ پَر گْهَا لُے كَا دِنِ نَهِيْن آئِيْ گا۔“ اور ۱۷ / دَسْمِبِرِ ۱۹۰۵ء كو مجھے يه وَجِيْ كِيْ گِيْ ”تِيْرَا رِبِ كِهْتَا هے كَه اِيْكَ اَمْرِ آسْمَانِ سَے اَتْرے گا جِسْ سَے تُوْ خُوْشِ هُوْجَا ئِيْے گا۔ يه هِمَارِيْ طَرَفِ سَے رَحْمَتِ هے اور يه فِصْلَه شَدَه بَاتِ هے جو اَبْتَدَا سَے مَقْدُرْتِيْ۔ اور ۲۰ مَارِچِ ۱۹۰۶ء كو مجھے وَجِيْ كِيْ گِيْ۔ ”الْمَرَادُ حَاصِلٌ“ يَعْنِي مَرَادُ بَرِ آئِيْے وَالِيْ هے۔

اور ۹ اپریل ۱۹۰۶ء کو مجھے یہ وحی کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور فتح مبین آیا چاہتی ہے اور اعراض کرنے والے اس کے عذاب سے بچ نہیں سکیں گے۔ اور ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء کو مجھے یہ وحی کی گئی۔ ”اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھے مقام محمود پر مبعوث کرے یعنی ایسی فتح کے مقام پر جہاں تیری تعریف کی جائے گی۔ اور اردو میں وحی ہوئی کہ میں کلیسیا کی طاقت کو مٹتے ہوئے دیکھتا ہوں یعنی میں وہ نشان دیکھ رہا ہوں جو عیسائیوں کے کلیسیا کی قوت کو توڑ دے گا۔ ۷ جون ۱۹۰۶ء کو اردو میں وحی ہوئی ”دونشان ظاہر ہوں گے۔ میں تجھے وہ دکھاؤں گا جو تجھے راضی کر دے گا“۔ ۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء کو یہ الہام ہوا۔ ”اور کہیں گے کہ تو خدا کا فرستادہ نہیں۔ کہ میری سچائی پر اللہ گواہی دے رہا ہے۔ اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔“ اور ۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہام ہوا۔ ”دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برسائیں گا اور زمین سے اگاؤں گا۔ پر جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔“ اور ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء کو اردو میں یہ الہام ہوا۔ ”آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا۔ تا اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے۔“

وَأَوْحَىٰ إِلَيَّ فِي ۹ / أبريل سنة ۱۹۰۶ء: نصرٌ من الله وفتح مبین. ولا يُردُّ بأسه عن قومٍ يعرضون. وَأَوْحَىٰ إِلَيَّ فِي ۱۲ / أبريل سنة ۱۹۰۶ء: أراد الله أن يعثك مقامًا محمودًا. یعنی مقام عَزَّةٍ وفتح تُحمد فيه. وَأَوْحَىٰ فِي الهندیة (ترجمة): أُرِي ما ينسخ طاقة الدير یعنی أُرِي آيةً تكسر قوة دير اليسوعيين. وَأَوْحَىٰ فِي الهندیة فِي ۷ / جون سنة ۱۹۰۶ء (ترجمة): تظهر الآيتان. إني أريك ما يُرضيك. وَأَوْحَىٰ فِي ۲۰ / جنوری سنة ۱۹۰۶ء: وقالوا لست مرسلًا. قل كفي بالله شهيدًا بيني وبينكم، ومن عنده علم الكتاب. وَأَوْحَىٰ فِي ۱۰ / جولائی سنة ۱۹۰۶ء: (ترجمة الهندی) انظر.. إني أمطر لك من السماء، وأنبت من الأرض، وأما أعداؤك فيؤخذون. وَأَوْحَىٰ فِي ۲۳ / أغسطس سنة ۱۹۰۶ء: (ترجمة الهندی): ستظهر آية في أيام قريبة ليقضى الله بيننا.

وَأُوْحَىٰ فِي ۲۷ / ستمبر سنة
 ۱۹۰۶ء: (ترجمة الهندی):
 السلام عليك أيها المظفر. سَمِعَ
 دَعَاؤَكَ. بَلَجَتْ آيَاتِي، وَبَشَّرَ
 الَّذِينَ آمَنُوا بِأَنْ لَهُمُ الْفَتْحُ. وَأُوْحَىٰ
 فِي ۲۰ أكتوبر سنة ۱۹۰۶ء:
 (ترجمة الهندی): اللَّهُ عَدُوُّ
 الْكَاذِبِ، وَإِنَّهُ يُوصلُهُ إِلَىٰ جَهَنَّمَ.
 أُغْرِقَتْ سَفِينَةُ الْأَذَلِّ. إِنْ بَطَشَ
 رَبُّكَ لِشَدِيدٍ. وَأُوْحَىٰ فِي
 ۱ / فروری سنة ۱۹۰۷ء: (ترجمة
 الهندی): الآية المنيرة وفتحنا.
 وَأُوْحَىٰ فِي ۷ / فروری سنة
 ۱۹۰۷ء: العيد الآخر. تنال منه
 فَتْحًا عَظِيمًا. دَعْنِي أَقْتُلْ مِنْ
 آذَاكَ. إِنْ الْعَذَابُ مُرْبِعٌ وَمُدَوَّرٌ.
 وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرَضُوا وَيَقُولُوا
 سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ. وَأُوْحَىٰ فِي سَابِعِ
 مَارِچِ سنة ۱۹۰۷ء: يَأْتُونَ بِنَعَشِهِ
 مَلْفُوفًا.. نَعِيتُ.. مِنْ سَابِعِ مَارِچِ
 إِلَىٰ آخِرِهِ: يَعْنِي يُشَاعُ مَوْتُ
 ذَالِكِ الرَّجُلِ إِلَىٰ هَذَا الْوَقْتِ.
 إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّادِقِينَ. مِنْهُ

اور ۲۷ ستمبر کو ۱۹۰۶ء کو اردو میں یہ الہام ہوا۔ ”اے
 مظفر تجھ پر سلام ہو کہ خدا نے تیری دعا سن
 لی۔ میری نشانیاں ظاہر ہو گئیں اور خوشخبری دے ان
 لوگوں کو جو ایمان لائے کہ بے شک ان کے واسطے
 فتح ہے۔“ اور ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو اردو میں وحی ہوئی
 ”کاذب کا خدا دشمن ہے۔ وہ اس کو جہنم میں
 پہنچائے گا۔ کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔ تیرے رب
 کی گرفت بہت سخت ہے۔“ اور یکم فروری ۱۹۰۷ء
 کو اردو میں وحی ہوئی ”روشن نشان“ اور ”ہماری فتح
 ہوئی۔“ اور ۷ فروری ۱۹۰۷ء کو وحی ہوئی ”ایک اور
 عید ہے جس میں تو ایک بڑی فتح پائے گا۔ مجھے
 چھوڑتا میں اس شخص کو قتل کروں جو تجھے ایذا دیتا
 ہے۔ دشمنوں کیلئے عذاب ہر چار طرف سے ہے
 اور ارد گرد سے گھیرے ہوئے ہے۔ اور جب یہ
 لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک
 معمولی اور قدیمی سحر ہے۔“ اور ۷ مارچ ۱۹۰۷ء
 کو وحی ہوئی اس کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے
 ہیں۔ میں ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا
 ہوں۔ سات مارچ سے آخر تک یعنی اس شخص
 ڈوئی کی موت کی اس وقت مقررہ تک تشہیر کر دی
 جائے گی۔ خدا پتھوں کے ساتھ ہے۔ منہ۔



الخاتمة

وقع في نفسي أن أكتب شيئاً من
سوانحى وسوانح آبائى فى هذه
الرسالة، لأعرّف به الناس أمرى،
لعلّ الله ينفعهم، ويزيدهم قوّة
لرفع الضلالة، ولعلّهم يفكّرون
فى أصل الحقيقة، ويميلون إلى
العدل والنّصفية.

فاعلموا، رحمكم الله، أنى
أنا المسمى بـغلام أحمد بن ميرزا
غلام مرتضى، وميرزا غلام مرتضى
بن ميرزا عطا محمد، وميرزا عطا محمد
بن ميرزا گل محمد، وميرزا
گل محمد بن ميرزا فيض محمد،
وميرزا فيض محمد بن ميرزا محمد قائم،
وميرزا محمد قائم بن ميرزا
محمد أسلم، وميرزا محمد أسلم بن ميرزا
دلاور بيك، وميرزا دلاور بيك
بن ميرزا إله دين، وميرزا إله دين بن
ميرزا جعفر بيك، وميرزا جعفر بيك
بن ميرزا محمد بيك، وميرزا
محمد بيك بن ميرزا محمد عبد الباقي،
وميرزا محمد عبد الباقي بن ميرزا
محمد سلطان، وميرزا محمد سلطان
بن ميرزا هادى بيك.

الخاتمة

میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں اس رسالے
میں اپنی اور اپنے آباء و اجداد کی سوانح میں سے لکھوں
تاکہ اس کے ذریعہ میں اپنے معاملہ کو لوگوں میں
روشناس کراؤں۔ شاید (اس طرح) اللہ انہیں فائدہ
پہنچائے اور گمراہی دور کرنے کے لئے ان کی قوت
میں اضافہ کرے اور شاید وہ اصل حقیقت پر غور کریں
اور عدل و انصاف کی طرف مائل ہوں۔

اللہ تم پر رحم فرمائے۔ جان لو کہ میں مسمیٰ
غلام احمد ابن میرزا غلام مرتضى ہوں اور میرزا
غلام مرتضى ابن میرزا عطا محمد اور میرزا
عطا محمد ابن میرزا گل محمد اور میرزا گل محمد ابن
میرزا فیض محمد اور میرزا فیض محمد ابن میرزا
محمد قائم اور میرزا محمد قائم ابن میرزا محمد اسلم اور
میرزا محمد اسلم ابن میرزا دلاور بیگ اور
میرزا دلاور بیگ ابن میرزا الہ دین اور
میرزا الہ دین ابن میرزا جعفر بیگ اور
میرزا جعفر بیگ ابن میرزا محمد بیگ اور
میرزا محمد بیگ ابن میرزا محمد عبد الباقي اور
میرزا محمد عبد الباقي ابن میرزا محمد سلطان اور
میرزا محمد سلطان ابن میرزا ہادی بیگ۔

ثم اعلموا أنّ مسكنی قريةٌ سُمّیت
ببلدة الإسلام، ثم اشتهر باسم
"قاديان" في هذه الأيام. وهي واقعة
في الفنجاب بين النهرين "الراوى"
و"البیاس"، إلى جانب المشرق
مائلًا إلى الشمال من "لاهور" الذى
هو صدر الحكومة ومركز البلاد
الفنجاوية. وإنی قرأتُ في كتب
سوانح آبائی وسمعت من أبی أن
آبائی كانوا من الجرثومة المُغلیّة.
ولكن الله أوحى إليّ أنّهم كانوا من
بنی فارس لا من الأقوام التركية.
ومع ذلك أخبرني ربّي بأنّ بعض
أمهاتى كُنَّ من بنی الفاطمة، ومن
أهل بيت النبوة، والله جمع فيهم
نسل إسحاق وإسماعيل من
كمال الحكمة والمصلحة.

وسمعتُ من أبی وقرأتُ في بعض
سوانحهم أنّهم كانوا في بدء أمرهم
يسكنون في بلدة سمرقند، قبل
أن يرحلوا إلى الهند، وكانوا من
أمراء تلك الأرض وولاتها،
ومن أنصار الملة وحماتها.

پھر تم جان لو کہ میرا مسکن اسلام پور نامی ایک بستی
ہے جو آج کل قادیان کے نام سے مشہور ہے۔ یہ
بستی پنجاب میں دریائے راوی اور دریائے بیاس
کے درمیان واقع ہے۔ جو پنجاب کے صدر مقام
لاہور کے شمال مشرق کی جانب واقع ہے۔ اور
میں نے اپنے آباء و اجداد کی سوانح حیات کی
کتابوں میں پڑھا اور اپنے والد سے سنا ہے کہ
میرے آباء و اجداد مغلوں کی نسل سے تھے۔ لیکن
اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ وہ
فارسی نسل تھے۔ اقوام ترکی میں سے نہیں
تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی میرے رب نے مجھے یہ
بھی بتایا ہے کہ میری بعض نانیاں بنی فاطمہ اور اہل
بیت نبویؐ میں سے تھیں۔ اور اللہ نے کمال حکمت و
مصلحت سے (میرے اجداد میں) حضرت اسحاقؑ
اور حضرت اسماعیلؑ کی نسل کو جمع کر دیا۔

اور میں نے اپنے والد صاحب سے سنا ہے اور
اپنے ان بزرگوں کے بعض سوانح میں یہ پڑھا ہے
کہ وہ ہندوستان کی طرف نقل مکانی سے پہلے
سمرقند میں بودو باش رکھتے تھے۔ اور وہ اس ملک
کے امراء اور والیان حکومت میں سے تھے اور ملت
کے انصار اور اس کے حامیوں میں سے تھے۔

ثم طرحتهم النوى مطارحها،
 وبسطت إليهم سيول السفر
 جوارحها، حتى إذا وطئوا أرض
 هذه البلدة التي تسمى بقاديان
 ورأوا هذه الخطة المباركة، والتربة
 الطيبة، سررتهم ريحها وماؤها،
 وسوادها وخضراؤها، فألقوا فيها
 عصا التسيار، وكانوا يربحون
 البدو على الأمصار، ورزقوا فيها
 من الله ضيعةً وعقاراً، وملكوا قرى
 وأمصاراً. ثم إذا مضى زمانٌ على
 هذه الحالة، ونزل قضاء الله وقدره
 على السلطنة المغلبيّة، أمرهم الله
 في هذه الناحية، وانتهى الأمر إلى
 أنّهم صاروا كملكٍ مستقل في
 هذه الخطة، وكان في يدهم من كل
 نهجٍ عنانُ الحكومة، وقضى الله
 وطهرهم من الفضل والرحمة. وبعد
 ما زجوا زماناً طويلاً في النعمة
 والرفاهية، والشرف والنباهة، أخرج
 الله بمصالحه العميقة وحكمه
 الدقيقة قومًا يقال له الخالصة،

پھر سفر نے انہیں دور دراز علاقے میں لاپھینکا۔ اور
 سفر کے سیل رواں نے اپنے جوارح ان تک پھیلا
 دیئے۔ یہاں تک کہ جب ان کے قدم قادیان
 نامی اس بستی پر پڑے اور انہوں نے اس کو مبارک
 خطہ اور اس زمین کو اچھا پایا اور انہیں اس کی آب و ہوا
 اور اس کے شاداب سبزہ زار اچھے لگے تو
 انہوں نے یہیں اپنے ڈیرے ڈال دیئے۔ اور وہ
 دیہی علاقوں کو شہروں پر ترجیح دیتے تھے۔ اور اللہ
 کی طرف سے انہیں جائیدادیں اور جاگیریں عطا
 کی گئیں۔ اور وہ بستیوں اور شہروں کے مالک بن
 گئے۔ پھر جب اس آسودہ حالی پر ایک زمانہ گزر
 گیا اور سلطنت مغلیہ پر اللہ کی قضا و قدر نازل
 ہوئی تو اللہ نے ان (میرے آباء) کو علاقے کے
 امراء بنا دیا اور معاملہ یہاں تک پہنچا کہ وہ اس
 خطہ ارض کے خود مختار بادشاہ کی طرح ہو گئے اور
 ہر جہت سے عنان حکومت ان کے ہاتھ میں تھی۔
 اور اللہ نے اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ان کی ہر
 خواہش کو پورا فرمایا۔ تازہ نعمت، خوشحالی اور عزت
 و شرف کی ایک لمبی زندگی گزارنے کے بعد اللہ
 نے اپنی عمیق در عمیق مصلحتوں اور باریک در
 باریک حکمتوں کے تحت ان پر ایک ایسی قوم
 مسلط کر دی جسے خالصہ (سکھ) کہا جاتا ہے۔

وكانوا قسى القلب لا يكرمون
الشرفاء، ولا يرحمون الضعفاء،
وكلما دخلوا قرية أفسدوها،
وجعلوا أعزة أهلها أذلة،
فصارت من جورهم بدور
الإسلام كالأهلة. وكانوا من
أعدى الإسلام، وأكبر أعداء ملّة
خير الأنام. ففى تلك الأيام
صبت على آبائى المصائب من
أيدى تلك اللئام، حتى أخرجوا
من مقام الرياسة، ونهبت أموالهم
من أيدى الكفرة، ونطحوا من
جبود، وهجروا من ظلّ ممدود،
ولبثوا فى أرض العربة إلى سنين،
وأوذوا إيذاءً شديداً من
الظالمين، وما رحمهم أحد إلا
أرحم الراحمين. ثم ردّ الله إلى
أبى بعض القرى فى عهد الدولة
البرطانية، فوجد قطرة أو أقلّ
منها من بحر الأملاك الفانية.
فخلاصة الكلام أنّ آبائى
ماتوا بمرارة الحية والحسرات،

یہ سکھ قوم بڑی سنگدل تھی۔ شرفاء کی عزت نہ کرتے
تھے اور کمزوروں پر رحم نہ کرتے تھے۔ جب بھی کسی
بستی میں داخل ہوئے تو اسے انہوں نے تباہ کر دیا
اور اس کے معززین کو ذلیل کر دیا۔ ان کے ظلم سے
اسلام کے بدر تمام پہلی رات کا چاند بن گئے۔
وہ (سکھ) اسلام کے معاند اور خیر الانام ﷺ کی
امت کے سب سے بڑے دشمن تھے۔ پس اس
زمانے میں میرے آباء و اجداد پر ان کمینوں کے
ہاتھوں مصائب کے اتنے پہاڑ ٹوٹے کہ وہ اپنی
ریاست کے مرکز سے نکال دیئے گئے۔ اور ان
کافروں کے ہاتھوں ان کے اموال چھین لئے
گئے۔ اور انہیں طاقتوروں کی طرف سے دھکے
دیئے گئے اور لمبے سايوں سے نکال کر دھوپ میں
ڈال دیئے گئے اور کئی سالوں تک پر دیس
میں رہے۔ اور انہیں ظالموں کے ہاتھوں شدید
تکالیف دی گئیں۔ اور ارحم الراحمین کے سوا کسی نے
بھی ان پر رحم نہ کیا پھر اللہ نے حکومت برطانیہ کے
عہد میں میرے والد کو چند گاؤں واپس لوٹائے۔
پس انہوں نے ان کھوئی ہوئی املاک کے سمندر
میں سے ایک قطرہ بلکہ اس سے بھی کم تر پایا۔

پس خلاصہ کلام یہ کہ میرے آباء نا کامی اور
حسرتوں کی تلخی کی حالت میں فوت ہوئے

بعد ما كانوا كشجرة مملوءة من الثمرات، وبعد أيام كانت كالعذارى المتبرجات. فوجدت قصصهم محلّ عبرة تسيل بذكرها العبرات، ولا ترقأ عند تصوّرها الدموع الجاربات. ولما رأيت ما رأيت، أخذتني الرقة فبكيت، وناجيت نفسي بأن هذه الدنيا ليست إلا كغدار، وليس مآلها إلا مرارة خيبة وتبار. وأرهقتني دار الدنيا بضيقها، وألقى في قلبي أن أعاف بريقها، فصرف الله عني حبّ الدنيا ورؤية زينتها، والتمایل على شجرتها وثمرتها. وكنت أحبّ الخمول، وأؤثر زاوية الاختفاء، وأفرّ من المجالس ومواقع العجب والرياء. فأخر جنى الله من حجرتي، وعرفني في الناس، وأنا كارئة من شهرتي، وجعلني خليفة آخر الزمان، وإمام هذا الأوان، وكلمني بكلماتٍ نذكر شيئاً منها في هذا المقام، ونؤمن بها كما نؤمن بكتب الله خالق الأنام. وهي هذه

بعد اس کے کہ وہ ایک پھلوں سے لدے ہوئے درخت کی طرح تھے، اور ایسے زمانے کے بعد جو سچی ہوئی کنواریوں کی طرح تھا۔ میں نے ان کی داستانوں کو ایسا محلّ عبرت پایا جس کے ذکر سے آنسو بہنے لگتے ہیں اور ان کا تصور کر کے بہتے آنسو تھمنے کا نام نہیں لیتے۔ اور جب میں نے یہ حالات دیکھے تو مجھ پر رقت طاری ہو گئی اور میں رو پڑا اور میں نے اپنے نفس سے یہ سرگوشی کی کہ یہ دنیا محض ایک بے وفا ہے جس کا انجام تلخ ناکامی اور تباہی کے سوا کچھ نہیں۔ اور اس دنیا کے گھرنے مجھے اپنی تنگی سے انتہائی تکلیف میں ڈالا۔ اور میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ میں اس کی چمک دمک کو ناپسند کروں۔ پس اللہ نے دنیا کی محبت اور اس کی زینت کے دیدار اور اس کے درختوں اور پھلوں پر جھک جانے کو مجھ سے دور کر دیا۔ اور میں گمنامی کو پسند کرتا اور گوشہ خلوت کو ترجیح دیتا تھا۔ اور میں مجالس اور عجب و ریاء کے مواقع سے دور بھاگتا تھا لیکن اللہ نے مجھے میرے حجرے سے نکالا اور مجھے لوگوں میں شہرت دی حالانکہ میں اپنی شہرت کو ناپسند کرتا تھا۔ اور اس نے مجھے آخری زمانے کا خلیفہ اور اس وقت کا امام بنایا۔ اور وہ بہت سے کلمات کے ساتھ مجھ سے ہمکلام ہوا جن میں سے کچھ ہم اس جگہ ذکر کرتے ہیں اور ہم ان پر ویسا ہی ایمان رکھتے ہیں جیسا کہ ہم خالق کائنات اللہ کی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔
جو کچھ تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ
خدا نے چلایا۔

خدا نے تجھے قرآن سکھلایا یعنی اس کے صحیح معنی تجھ
پر ظاہر کئے۔ تاکہ تُو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے
باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تاکہ مجرموں کی
راہ کھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے
برگشتہ ہوتا ہے۔

کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں
سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔
کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ اور باطل بھاگنے
والا ہی تھا۔

ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور
جس نے تعلیم پائی۔

اور کہیں گے کہ یہ وحی نہیں ہے یہ کلمات تو اپنی
طرف سے بنائے ہیں۔ اُن کو کہہ وہ خدا ہے جس
نے یہ کلمات نازل کئے پھر اُن کو لہو و لعل کے
خیالات میں چھوڑ دے۔

اُن کو کہہ اگر یہ کلمات میرا افترا ہے اور خدا کا کلام
نہیں تو پھر میں سخت سزا کے لائق ہوں۔

یا احمد بارک اللہ فیک -
مَا رَمَيْتْ اِذْ رَمَيْتْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
رَمٰی -

الرَّحْمٰن - عَلَّمَ الْقُرْآنَ - لِنُنذِرَ
قَوْمًا مَّا اُنذِرَ اٰبَاءَهُمْ وَلِنَسْتَبِيْنَ
سَبِيْلَ الْمَجْرِمِيْنَ -

قُلْ اِنِّیْ اُمرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ
الْمُؤْمِنِيْنَ -

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ
الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا -

كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ
وَتَعَلَّمَ -

وقالوا ان هذا الا اختلاق - قل
اللّٰه ثم ذرهم فى حوضهم
يلعبون -

قل ان افتريتة فعلى اجرام
شديد -

اور اُس انسان سے زیادہ ترکون ظالم ہے جس نے
خدا پر افترا کیا اور جھوٹ باندھا۔

خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ
اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس دین
کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔

خدا کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں کوئی ان کو بدل
نہیں سکتا۔

اور لوگ کہیں گے کہ یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل
ہوا یہ جو الہام کر کے بیان کیا جاتا ہے یہ تو انسان کا
قول ہے۔ اور دوسروں کی مدد سے بنایا گیا ہے۔

اے لوگو! کیا تم ایک فریب میں دیدہ و دانستہ پھنستے
ہو؟ جو کچھ تمہیں یہ شخص وعدہ دیتا ہے اس کا ہونا
کب ممکن ہے۔ پھر ایسے شخص کا وعدہ جو حقیر
اور ذلیل ہے۔ یہ تو جاہل ہے یا دیوانہ ہے جو
بے ٹھکانے باتیں کرتا ہے۔

ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم
قبول کرو گے یا نہیں۔

پھر اُن کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس
کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔

اور میں پہلے اس سے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا
تھا کیا تم سمجھتے نہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى
اللَّهِ كَذِبًا۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدی
و دین الحق لیظہرہ علی الدین
کُلہ۔

لا مبدل لکلماتہ۔

یَقُولُونَ اِنِّی لَکَ هٰذَا اِنْ هٰذَا اِلَّا
قَوْلَ الْبَشَرِ و اعانہ علیہ قوم
اٰخرون۔

افتاتون السحر وانتم تبصرون۔
ہیہات ہیہات لما توعدون۔
من هذا الذی هو مہین جاہل
او مجنون۔

قُلْ عِنْدِی شَہَادَةٌ مِّنَ اللّٰہِ
فہل انتم مسلمون۔

قُلْ عِنْدِی شَہَادَةٌ مِّنَ اللّٰہِ فہل
انتم مؤمنون۔

ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ
اَفلا تعقلون۔

یہ مرتبہ تیرے رب کی رحمت سے ہے وہ اپنی نعمت
تیرے پر پوری کرے گا۔

پس تو خوشخبری دے اور خدا کے فضل سے تو دیوانہ
نہیں ہے۔

تیرا آسمان پر ایک درجہ اور مرتبہ ہے اور نیز اُن
لوگوں کی نگہ میں جو دیکھتے ہیں۔

اور تیرے لئے ہم نشان دکھائیں گے اور جو
عمارتیں بناتے ہیں ہم ڈھادیں گے۔

اُس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم
بنایا۔

وہ اُن کاموں سے پوچھا نہیں جاتا جو کرتا ہے
اور لوگ اپنے کاموں سے پوچھے جاتے ہیں۔

اور انہوں نے کہا کہ کیا تو ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے
جو زمین پر فساد کرتا ہے۔ اُس نے کہا کہ اس کی

نسبت جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

میں اُس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا
إرادہ کرے گا۔

میرے قرب میں میرے رسول کسی دشمن سے نہیں
ڈرا کرتے۔

خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول
غالب رہیں گے۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد

جلد غالب ہو جائیں گے۔

هَذَا مِنْ رَحْمَةِ رَبِّكَ يَتَمَّ نِعْمَتَهُ
عَلَيْكَ -

فَبَشِّرْ وَمَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
بِمَجْنُونٍ -

لَكَ دَرَجَةٌ فِي السَّمَاءِ وَفِي
الَّذِينَ هُمْ يُبْصِرُونَ -

وَلَكِ نُرَى آيَاتٍ وَنَهْدَمُ مَا
يَعْمُرُونَ -

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَكَ
الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ -

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ
يُسْأَلُونَ -

وَقَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا -
قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ -

إِنِّي مَهِينٌ مَنْ أَرَادَ أَهَانَتَكَ -

إِنِّي لَا يَخَافُ لِدَيِّ الْمُرْسَلُونَ -

كُتِبَ لِلَّهِ لَا غَلْبَانَ أَنَا وَرُسُلِي -
وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلْبِهِمْ سِيَغْلَبُونَ -

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ -

اریک زلزلة الساعة - انسى
احافظ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ -

وَأَمَّا زُوايَا الْيَوْمِ أَبْيُهَا الْمُجْرِمُونَ -
جاء الحق وزهق الباطل هذا الذي
كنتم به تستعجلون -

بشارة تلقاها النبیون -
أنتِ على بينةٍ من ربك -
كفيناك المستهزئين -

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنْزَلُ
الشَّيَاطِينُ. تَنْزَلُ عَلَىٰ كُلِّ آفَاكٍ
اِثْمٍ.

ولا تئس من روح الله - ألا ان
روح الله قريب - ألا ان نصر الله
قريب -

يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ -

خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں
اور وہ جو نیکوکار ہیں۔

قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ آنے والا ہے جو تمہیں
دکھاؤں گا اور میں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے نگہ
رکھوں گا۔

اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔
حق آیا اور باطل بھاگ گیا یہ وہی ہے جس کے
بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔

یہ وہ بشارت ہے جو نبیوں کو ملی تھی۔
تُو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر
ہوا ہے۔ وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں
اُن کے لئے ہم کافی ہیں۔

کیا میں تمہیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر شیطان اُترا
کرتے ہیں۔ ہر ایک کذاب بدکار پر شیطان
اُترتے ہیں۔

اور تُو خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ خبردار ہو کہ
خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد
قریب ہے۔

وہ مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی
راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے
سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔

اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن
 راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔
 خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔
 تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم
 اپنی طرف سے الہام کریں گے۔
 خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔
 تیرا رب فرماتا ہے کہ ایک ایسا امر آسمان سے نازل
 ہوگا جس سے تو خوش ہو جائے گا۔
 ہم ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔
 ولی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک
 ایسا قرب بخشا کہ ہمارا اپنا بنا دیا۔
 وہ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے۔
 اور اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو وہ وہیں جا کر اس
 کو لے لیتا۔
 خدا اس کی حجت روشن کرے گا۔
 میں ایک خزانہ پوشیدہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ
 ظاہر کیا جاؤں۔
 اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ظاہر ہوا
 اور میں تجھ سے۔
 جب خدا کی مدد آئے گی اور زمانہ ہماری طرف
 رجوع کرے گا تب کہا جائے گا کہ کیا یہ شخص جو بھیجا
 گیا حق پر نہ تھا۔

يأتون من كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ -
 ينصرک اللہ من عندہ -
 ينصرک رجال نوحی الیہم من
 السماء -
 لا مبدل لکلمات اللہ -
 قال رَبِّکَ اِنَّہُ نازل من السماء
 ما یرضیک -
 اَنَا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا -
 فَتَحَ الْوَلِیُّ فَتْحًا وَقَرَّبَنَا نَجِیًّا -
 اشجع الناس -
 ولو کان الایمان معلَّقًا بالثریا
 لنا لہ -
 انار اللہ برہانہ -
 کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاحْبَبْتُ ان
 اُعرف -
 یا قمر یا شمس انت منی
 وَاَنَا مِنْکَ -
 اذا جاء نصر اللہ وانتہی امر
 الزمان الینا۔ وتَمَّتْ کَلِمَةُ رَبِّکَ -
 اَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ -

وَلَا تَصْعَرَ لِحَلْقِ اللَّهِ وَلَا تَسْتَمِ مِنَ
النَّاسِ - وَوَسَّعَ مَكَانَكَ -

اور چاہئے کہ تو مخلوق الہی کے ملنے کے وقت
چہیں برجہیں نہ ہو اور چاہئے کہ تو لوگوں کی کثرت
ملاقات سے تھک نہ جائے۔ اور تجھے لازم ہے کہ
اپنے مکان کو وسیع کرے تا لوگ جو کثرت سے
آئیں گے ان کو اترنے کے لئے کافی گنجائش ہو۔
اور ایمان والوں کو خوشخبری دے کہ خدا کے حضور
میں اُن کا قدم صدق پر ہے۔

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ لَهُمْ قَدَمٌ
صَدَقَ عِنْدَ رَبِّهِمْ -

اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیرے پر وحی
نازل کی گئی ہے وہ ان لوگوں کو سُننا جو تیری جماعت
میں داخل ہوں گے۔

وَأَنْزَلُ عَلَيْهِمْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ
رَبِّكَ -

صَفَّہ کے رہنے والے اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں
صَفَّہ کے رہنے والے۔

أَصْحَابِ الصَّفَّةِ - وَمَا ادْرَاكَ مَا
أَصْحَابِ الصَّفَّةِ -

تو دیکھے گا کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں
گے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ
اے ہمارے خدا ہم نے ایک منادی کرنے والے
کی آواز سنی ہے جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔

تَرَىٰ أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ -
يُصَلُّونَ عَلَيْكَ - رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا
مُنَادِيًا يُنَادِي لِلإِيمَانِ -

اور خدا کی طرف بلاتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے۔
اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا.
يَا أَحْمَدُ فَاضَتْ الرَّحْمَةُ عَلَيَّ
شَفِيكَ -

تُو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔
میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔

أَنْتَ بَاعَيْنَا -
سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكَّلَ -

یرفع اللہ ذکرک ویتّم نعمتہ

علیک فی الدنیا والآخرۃ -

بورکت یا احمد - وکان ما

بارک اللہ فیک حقاً فیک -

شانک عجیب واجرک قریب -

الارض والسّماء معک کما هو

معی -

انت وجیه فی حضرتی اخترتک

لنفسی -

سُبْحان اللّٰه تبارک وتعالیٰ

زاد مَجْدک -

ینقطع ابائک و بیدء منک -

وَمَا كَانَ اللّٰه لیترکک - حتیٰ

یمیز الخبیث من الطّیب -

اذا جاء نصر اللّٰه والفتح -

وتّمّت کلمة ربّک - هذا الذی

کنتم به تستعجلون -

أَرَدْتُ ان استخلف فخلقتُ آدم -

خدا تیرا ذکر بلند کرے گا۔ اور اپنی نعمت دنیا اور

آخرت میں تیرے پر پوری کرے گا۔

اے احمد تو برکت دیا گیا۔ اور جو کچھ تجھے برکت

دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔

تیری شان عجیب ہے۔ اور تیرا اجر قریب ہے۔

آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ

میرے ساتھ ہیں۔

تو میری درگاہ میں وجیہ ہے میں نے تجھے اپنے

لئے چنا۔

خدائے پاک بڑا برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے وہ

تیری بزرگی کو زیادہ کرے گا۔

تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور

تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔

اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک کہ

پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔

اور جب خدا تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور خدا کا

وعدہ پورا ہوگا تب کہا جائے گا کہ یہ وہی امر ہے

جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔

میں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو میں نے

اس آدم کو پیدا کیا۔

دَنَى فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ
او ادنیٰ۔

يُحْيِي الدِّينَ وَيُقِيمُ الشَّرِيعَةَ -

يا ادم اسكن انت وزوجك الجنة۔
يا مريم اسكن انت وزوجك
الجنة۔

يا احمد اسكن انت
وزوجك الجنة۔

نُصِرَتْ وَقَالُوا لَاتِ حِينٍ مِّنَاصٍ -

انّ الذين كفروا وصدّوا عن سبيل
الله ردّ عليهم رجل من فارس -
شكر الله سعيه -

ام يقولون نحن جميع منتصر -
سيهزم الجمع ويولّون الدّبر -

انّك اليوم لدينا مكين امين -
وانّ عليك رحمتي في الدّنيا
والدين وانّك من المنصورين -

وہ خدا سے نزدیک ہوا پھر مخلوق کی طرف جھکا اور
خدا اور مخلوق کے درمیان ایسا ہو گیا جیسا کہ دو
قوسوں کے درمیان کا خط ہوتا ہے۔

دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔
اے آدم تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔
اے مریم تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل
ہو۔

اے احمد تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل
ہو۔

تجھے مدد دی جائے گی۔ اور مخالف کہیں گے کہ اب
گریز کی جگہ نہیں۔

وہ لوگ جو کافر ہوئے اور خدا کی راہ کے مانع ہوئے
ان کا ایک فارسی الاصل آدمی نے رد کیا۔
خدا اس کی کوشش کا شکر گزار ہے۔

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایک زبردست جماعت
تباہ کرنے والے ہیں۔ یہ سب لوگ بھاگ جائیں
گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔

تو ہمارے نزدیک آج صاحب مرتبہ امین ہے اور
تیرے پر میری رحمت دنیا اور دین میں ہے اور تو
ان لوگوں میں سے ہے جن کے شامل نصرت الہی
ہوتی ہے۔

خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چل رہا ہے۔
وہ پاک ذات وہی خدا ہے جس نے ایک رات
میں تجھے سیر کرا دیا۔

اُس نے اس آدم کو پیدا کیا اور پھر اس کو عزت دی۔
یہ رسول خدا ہے تمام نبیوں کے پیرا یہ میں یعنی ہر
ایک نبی کی ایک خاص صفت اس میں موجود ہے۔
تجھے بشارت ہو اے میرے احمد۔

تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔
تیرا بھید میرا بھید ہے۔

میں تیری مدد کروں گا۔ میں تیرا نگہبان رہوں گا۔
میں لوگوں کے لئے تجھے امام بناؤں گا تو اُن کا
رہبر ہوگا اور وہ تیرے پیرو ہوں گے۔

کیا ان لوگوں کو تعجب آیا۔ کہ خدا ذوالعجاب ہے۔

وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ
پوچھے جاتے ہیں۔

اور یہ دن ہم لوگوں میں پھرتے رہتے ہیں۔
اور کہیں گے کہ یہ تو صرف ایک بناوٹ ہے۔

کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی
کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔

يحمدك الله ويمشي اليك -
سبحان الذي اسرى بعبده ليلاً -
خلق ادم فاکرمه -

جَرِيَ اللهُ فِي حُلِيِّ الانبياء -

بُشْرَى لَكَ يَا احمدي -

اَنْتَ مُرَادِي وَمَعِي -

سِرِّكَ سِرِّي .

اِنِّي ناصِرِكَ - اِنِّي حافظك -

اِنِّي جاعِلُكَ للناس اماماً -

اَكان للناس عجباً - قُل هو الله

عجيب -

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ -

وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نَدَاوُهَا بَيْنَ النَّاسِ -

وَقَالُوا اِنْ هَذَا اِلَّا اخْتِلاق -

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني

يحببكم الله -

جب خدا تعالیٰ مومن کی مدد کرتا ہے تو زمین پر اُس کے کئی حاسد مقرر کر دیتا ہے۔

اور اس کے فضل کو کوئی رو نہیں کر سکتا۔

پس جہنم اُن کے وعدہ کی جگہ ہے۔

کہہ خدا نے یہ کلام اتارا ہے پھر ان کو لہو و لعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔

اور جب اُن کو کہا جائے کہ ایمان لاؤ۔ جیسا کہ لوگ ایمان لائے کہتے ہیں کیا ہم بے وقوفوں کی طرح ایمان لائیں خبردار ہو کہ درحقیقت وہی لوگ بے وقوف ہیں مگر اپنی نادانی پر مطلع نہیں۔

اور جب اُن کو کہا جائے کہ زمین پر فساد مت کرو کہتے ہیں کہ بلکہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں۔

کہہ تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے پس اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔

کیا تو ان سے کچھ [☆]خارج مانگتا ہے پس وہ اُس چٹی کی وجہ سے ایمان لانے کا بوجھ اٹھا نہیں سکتے۔

بلکہ ہم نے ان کو حق دیا اور وہ حق لینے سے کراہت کرتے ہیں۔

لوگوں کے ساتھ لطف اور رحم کے ساتھ پیش آ۔

اذا نصر الله المؤمن جعل له الحاسدين في الارض۔

ولا رآد لفضله۔

فالنار موعدهم۔

قل الله ثم ذرهم في خوضهم يلعبون۔

واذا قيل لهم امنوا كما امن الناس قالوا انا نؤمن كما امن السفهاء۔ الا انهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون۔

واذا قيل لهم لا تفسدوا في الارض قالوا انما نحن مصلحون۔

قل جاءكم نور من الله فلا تكفروا ان كنتم مؤمنين۔

ام تسئلهم من [☆]خرج فهم من مغرم مثقلون۔

بل اتينهم بالحق فهم للحق كارهون۔

تلطف بالناس وترحم عليهم۔

☆ من کا لفظ قرآن کریم میں نہیں ہے ہاں الہام میں ”من“ کا لفظ آیا ہے۔ منہ

☆ لفظ من لیس فی القرآن الکریم ولکن جاء لفظ من فی الالہام۔ منہ

تو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے اور ان کی باتوں پر صبر کر۔

کیا تو اس لئے اپنے تئیں ہلاک کرے گا کہ وہ کیوں ایمان نہیں لاتے۔

اس بات کے پیچھے مت پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔ اور ان لوگوں کے بارہ میں جو ظالم ہیں مجھ سے گفتگو مت کر کیونکہ وہ سب غرق کئے جائیں گے۔ اور ہماری آنکھوں کے روبرو کشتی تیار کر اور ہمارے اشارے سے۔

وہ لوگ جو تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں، یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔

اور یاد کروہ وقت جب تجھ سے وہ شخص مکر کرنے لگا جس نے تیری تکفیر کی اور تجھے کافر ٹھہرایا، اور کہا کہ اے ہامان میرے لئے آگ بھر کا تا میں موسیٰ کے خدا پر اطلاع پاؤں اور میں اُس کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ ہلاک ہو گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا۔

اس کو نہیں چاہئے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے۔

اور جو کچھ تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔

انت فیہم بمنزلۃ موسیٰ واصبر علی ما یقولون۔

لعلک باخع نفسک اَلَّا یكونوا مؤمنین۔

لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرِقون۔

واصنع الفلک باعیننا ووحینا۔

ان الذین یمیعونک انما یمیعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم۔

واذ یمکربک الذی کفر۔

او قدلی یا ہامان لعلی اطلع علی الہ موسیٰ وانی لا ظننہ من الکاذبین۔

تبت یدا ابی لہب و تب۔

ما کان لہ ان یدخل فیہا اَلَّا خائفًا۔

وما اصابک فمن اللہ۔

الفتنة ههنا -

فاصبر كما صبر اولو العزم -

آلَا اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ - لِيَحِبَّ حُبًّا

جَمًّا - حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْاَكْرَمِ -

شاتان تذبحان - وكل من عليها

فان - ولا تهنوا ولا تحزنوا -

اليس الله بكافٍ عبده -

الم تعلم ان الله على كل شيء قدير -

وان يتخذونك الّا هزوا -

أهلذا الذی بعث الله -

قل انما انا بشر مثلکم یوحی

الی انما الهکم الة واحد

والخیر کلہ فی القرآن - لا یمسہ

آلّا المطہرون -

قل ان ھدی اللہ هو الھدی -

وقالوا لولا نزل علی رجل من

قریتین عظیم -

اس جگہ ایک فتنہ برپا ہوگا۔

پس صبر کر جیسا کہ اولو العزم نبیوں نے صبر کیا۔

وہ فتنہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔ تا وہ تجھ سے

محبت کرے۔ وہ اس خدا کی محبت ہے جو بہت

غالب اور بزرگ ہے۔

دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ اور ہر ایک جو

زمین پر ہے آخر وہ فنا ہوگا۔ تم کچھ غم مت کرو اور

اندوہ گین مت ہو۔

کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔

کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

اور تجھے انہوں نے ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔

وہ ہنسی کی راہ سے کہتے ہیں کیا یہی ہے جس کو خدا

نے مبعوث فرمایا؟

ان کو کہہ کہ میں تو ایک انسان ہوں۔ میری طرف یہ

وحی ہوئی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ اور تمام بھلائی

اور نیکی قرآن میں ہے کسی دوسری کتاب میں نہیں اس

کے اسرار تک وہی پہنچتے ہیں جو پاک دل ہیں۔

کہہ ہدایت دراصل خدا کی ہدایت ہی ہے۔

اور کہیں گے کہ یہ وحی الہی کسی بڑے آدمی پر کیوں

نازل نہیں ہوئی جو دو شہروں میں سے کسی ایک شہر کا

باشندہ ہے۔

وقالوا انى لك هذا -

انّ هذا لمكر مكرتموه فى المدينة -

ينظرون اليك وهم لا يبصرون -

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى
يحببكم الله -

عسى ربكم ان يرحمكم -

وان عدتم عدنا -

وجعلنا جهنم للكافرين حصيرا -

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين -

قل اعملوا على مكانتكم انى
عامل فسوف تعلمون -

لا يقبل عمل مثقال ذرة من
غير التقوى -

ان الله مع الذين اتقوا والذين
هم محسنون -

قل ان افتريته فعلى اجرامى -

ولقد لبثت فيكم عمرا من قبله
افلا تعقلون -

اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہو گیا۔

یہ تو ایک مکر ہے جو تم لوگوں نے مل کر بنایا۔ یہ لوگ

تیری طرف دیکھتے ہیں مگر تو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔

ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری
پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔

خدا آیا ہے تا تم پر رحم کرے۔

اور اگر تم پھر شرارت کی طرف عود کرو گے تو ہم بھی

عذاب دینے کی طرف عود کریں گے۔

اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنایا ہے۔

اور ہم نے تجھے تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے

بھیجا ہے۔

ان کو کہہ کہ تم اپنے مکانوں پر اپنے طور پر عمل کرو
اور میں اپنے طور پر عمل کر رہا ہوں پھر تھوڑی دیر

کے بعد تم دیکھ لو گے کہ کس کی خدا مدد کرتا ہے۔

کوئی عمل بغیر تقویٰ کے ایک ذرہ قبول نہیں
ہو سکتا۔

خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں
اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں۔

کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا
گناہ ہے۔

اور میں پہلے اس سے ایک مدت تک تم ہی میں
رہتا تھا کیا تم کو سمجھ نہیں؟

الیس اللہ بکافِ عبدہ -

ولنجعله اية للناس ورحمة منا -

وكان امرًا مقضيًا -

قول الحق الذی فیہ تمترون -

سلام علیک، جعلت مبارکًا -

انت مبارک فی الدنيا و الآخرة -

امراض الناس وبرکاتہ -

تَبَخَّرَ فِإِنْ وَقْتِكَ قَدْ أَتَى، وَإِنْ

قَدِمَ الْمُحَمَّدِيِّينَ وَقَعَتْ عَلَى الْمَنَارَةِ

العليا - إن محمدًا سيّد الأنبياء ،

مطهرٌ مصطفى. إنَّ اللّٰهَ يَصْلِحُ كُلَّ

أمرک، ويعطیک کلّ مراداتک -

رَبُّ الْأَفْوَاجِ يَتَوَجَّهْ إِلَيْكَ،

كذالك يرى الآيات ليُثَبَّتَ أَنَّ

القرآن كتاب اللّٰه وکلمات

خرجت من فوهی -

يا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک

الیّ وجاعل الذین اتبعوک فوق

الذین کفروا الی یوم القیامة -

ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ -

کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔

اور ہم اس کو لوگوں کے لئے ایک نشان اور ایک

نمونہ رحمت بنائیں گے، اور یہ ابتدا سے مقدر تھا۔

یہ وہی امر ہے جس میں تم شک کرتے تھے۔

تیرے پر سلام، تو مبارک کیا گیا۔

تُو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے۔

تیرے ذریعہ سے (روحانی اور جسمانی) مریضوں

پر برکت نازل ہوگی۔

خوش خوش چل کہ تیرا وقت نزدیک آپہنچا ہے اور

محمدی گروہ کا پاؤں ایک بہت اونچے مینار پر مضبوطی

سے قائم ہو گیا ہے۔ ☆ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا

سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا۔

اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔

رَبُّ الْأَفْوَاجِ اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا

مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور

میرے مُنہ کی باتیں ہیں۔

اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنی

طرف اٹھاؤں گا اور میں تیرے تابعین کو تیرے

منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔

ان میں سے ایک پہلا گروہ ہوا اور ایک پچھلا۔

إِنِّي سَأْرِي بَرِيقِي، وَأَرْفَعُكَ مِنْ
قَدْرَتِي۔

میں اپنی چمکاردکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے
تجھ کو اٹھاؤں گا۔

جاء نذير في الدنيا، فأنكره
أهلها وما قبلوه، ولكن الله يقبله،
ويُظهر صدقه بصولٍ قويٍّ شديدٍ
صول بعد صولٍ ❁

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا
لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور
حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

انت مني بمنزلة توحيدى وتفريدى.
فحان ان تُعان وتُعرف بين الناس -

تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔
پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں
مشہور کیا جائے گا۔

انت مني بمنزلة عرشى.
انت مني بمنزلة ولدى ❁

تُو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔
تُو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے ❁

☆ سبحان الله وتعالى مما أن
يكون له ولد، ولكن هذا استعارة
كمثل قوله تعالى: فَادْكُرُوا اللَّهَ
كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ ۗ وَالْاِسْتِعَارَات
كثيرةٌ في القرآن، ولا اعتراض عليها
عند أهل العلم والعرفان. فهذا القول
ليس بقولٍ منكر، وتجد نظائره في
الكتب الإلهية وأقوال قومٍ زُوحانيين
يُسَمُّون بالصوفية، فلا تعجلوا علينا يا
أهل الفطنة. منه

☆ خدا تعالیٰ اس بات سے پاک ہے کہ اس کا کوئی
بیٹا ہو لیکن یہ بطور استعارہ ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد
فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ ۗ (تم اللہ کو ویسے
ہی یاد کرو جیسے تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو) قرآن میں
بکثرت استعارے ہیں۔ اہل علم و عرفان کے نزدیک ان
پر کوئی اعتراض نہیں۔ لہذا یہ قول کوئی نامانوس قول نہیں ہے
اور تُو ایسے استعارات کی مثالیں الہی کتابوں اور ان
روحانی لوگوں کے اقوال میں پائے گا جنہیں صوفیاء
کہا جاتا ہے۔ سوائے اہل دانش! ہمارے بارے میں
جلدی نہ کرو۔ منہ

تو مجھ سے بمنزلہ اس انتہائی قُرب کے ہے جس کو
دنیا نہیں جان سکتی۔

ہم تمہارے متوَلّیٰ اور متکفل دنیا اور آخرت میں ہیں۔

جس پر تو غضبناک ہو میں غضبناک ہوتا ہوں۔

اور جن سے تو محبت کرے میں بھی محبت کرتا ہوں۔

اور جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے میں لڑنے

کے لئے اُس کو متنبہ کرتا ہوں۔

میں اس رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ اور اُس

شخص کو ملامت کروں گا جو اُس کو ملامت کرے۔

اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔

کشائش تجھے ملے گی۔ اس ابراہیم پر سلام ☆

ہم نے اس سے صاف دوستی کی اور غم سے نجات دی۔

ہم اس امر میں اکیلے ہیں۔ سو تم اس ابراہیم کے

مقام سے عبادت کی جگہ بناؤ یعنی اس نمونہ پر چلو۔

انت منّی بمنزلة لا يعلمها

الخلق۔

نحن اولیاء کم فی الحیوة الدنیا

والآخرة۔

اذا غضبت غضبتُ

وكلما أحببتُ أحببتُ

من عادی و لیالی فقد اذنته

للحرب۔

انّی مع الرسول أقوم۔ وألوم

من یلوم۔

وأعطیک ما یدوم۔

یأتیک الفرج۔ سلامٌ علی

ابراہیم ☆

صافیناه ونجیناه من الغم۔

تفرّدنا بذالک۔ فاتخذوا من

مقام ابراہیم مُصلّی۔

☆ میرے رب نے میرا نام ابراہیم رکھا۔ اسی طرح آدم

سے لے کر حضرت خاتم المرسلین اور خیر الاصفیاء (محمد ﷺ)

تک جتنے بھی نبی ہیں ان سب کے نام مجھے دیئے گئے۔ اس

کا ذکر میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں کیا ہوا ہے۔

طالب حق کو چاہئے کہ وہ اُس کی طرف رجوع کرے۔ منہ

☆ سَمَانی رَبّی ابراہیم، و کذلک

سَمَانی بجمیع أسماء الأنبیاء من آدم

إلی خاتم الرسل وخیر الأصفیاء،

وقد ذکرته فی کتابی "البراهین"،

فلیرجعُ إلیه من کان من الطالبین۔ منہ

أَنَا أَنْزَلْنَاهُ قَرِيبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ -
وبالحق أنزلناه وبالحق نزل -

صدق اللّٰه ورسوله - وکان
امر اللّٰه مفعولا -

الحمد لله الذي جعلك المسيح
ابن مريم -

لَا يُسْتَلَّ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْتَلُونَ -

اثرک اللّٰه علی کلّ شیء -

نزلت سُورٌ مِّنَ السَّمَاءِ ، وَلَكِن
سریرک وُضع فوق کلّ سریر☆

یریدون اَنْ یطفئوا نور اللّٰه -

الا انّ حزب اللّٰه هم الغالبون -

لَا تَخَفُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی -

لَا تَخَفُ اِنِّی لَا یَخَافُ لَدٰی
المرسلون -

یریدون ان یطفئوا نور اللّٰه
بافواهمم - واللّٰه متمّ نورہ ولو کره

الکفرون -

ہم نے اس کو قادیان کے قریب اُتارا ہے۔
اور ہم نے حق کے ساتھ اس کو اتارا اور ضرورتِ حقّہ
کے موافق وہ اُترا۔

خدا اور اُس کے رسول کی پیشگوئی پوری ہوئی
اور خدا کا ارادہ پورا ہونا ہی تھا۔

اُس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم
بنایا ہے۔

وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ
پوچھے جاتے ہیں۔

خدا نے تجھے ہر ایک چیز میں سے چن لیا۔
آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے
اوپر بچھایا گیا۔

ارادہ کریں گے کہ خدا کے نُور کو بجھا دیں۔
خبردار ہو کہ انجام کار خدا کی جماعت ہی غالب
ہوگی۔

کچھ خوف مت کر تو ہی غالب ہوگا۔
کچھ خوف مت کر کہ میرے رسول میرے قرب
میں کسی سے نہیں ڈرتے۔

دشمن ارادہ کریں گے کہ اپنے مُنہ کی پھونکوں سے
خدا کے نور کو بجھا دیں۔ اور خدا اپنے نُور کو پورا
کرے گا اگرچہ کافر کراہت ہی کریں۔

ہم آسمان سے تیرے پر کئی پوشیدہ باتیں نازل کریں گے۔

اور دشمنوں کے منصوبوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر کو وہ ہاتھ دکھائیں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں۔

پس اُن کی باتوں سے کچھ غم مت کر کہ تیرا خدا اُن کی تاک میں ہے۔

کوئی نبی نہیں بھیجا گیا جس کے آنے کے ساتھ خدا نے اُن لوگوں کو رسوا نہیں کیا جو اُس پر ایمان نہیں لائے تھے۔

ہم تجھے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے اور میں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے۔

میں تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔ اور تیرے لئے ہم بڑے بڑے نشان دکھائیں گے اور ہم اُن عمارتوں کو ڈھادیں گے جو بنائی جاتی ہیں۔

تُو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔

آسمان پر تیرا بڑا درجہ ہے اور نیزان لوگوں کی نگاہ میں جن کو آنکھیں دی گئی ہیں۔

نُنزِلُ عَلَیْكَ اسراراً مِنَ السَّمَاءِ -

وَنَمزِقُ الاعداءَ كُلَّ مَمزِقٍ -
وَنُرى فرعون و هاما ن و جنودهما
ما كانوا يحذرون -

فلا تحزن على الذى قالوا ان ربك لبالمرصاد -

ما اُرسل نبى الا اُحزى به الله
قوما لا يؤمنون -

سننجيك - سنعليك -
ساكرمك اكراما عجباً -

اُريحك ولا اُجحك و اُخرج
منك قوماً - ولك نُرى ايات
ونهدم ما يعمرون -

انت الشيخ المسيح الذى لا يُضاع
وقته - كمثلك دُرٌّ لا يُضاع -

لك درجة فى السَّمَاءِ وفى الذين
هم يبصرون -

یبدی لك الرحمن شیئا۔
 یخرون علی المساجد۔ یخرون
 علی الاذقان۔ ربنا اغفر لنا ذنوبنا
 انا كنا خاطئين۔ تالله لقد
 اشرک الله علینا وان كنا
 لخاطئين۔ لا تشریب علیکم
 الیوم۔ یغفر الله لکم وهو
 ارحم الراحمین۔

یعصمک الله من العدا ویسطو
 بکل من سطا۔ ذالک بما
 عصوا وکانوا یعتدون۔

الیس الله بکاف عبده۔
 یا جبال اوبی معہ والطیر۔

سَلامٌ قولاً من رب رحیم۔
 وامتازوا الیوم ایها المجرمون۔

انسی مع الروح معک ومع
 اهلک۔

خدا ایک کرشمہ قدرت تیرے لئے ظاہر کرے گا۔
 اس سے منکر لوگ سجدہ گاہوں میں گر پڑیں گے
 اور اپنی ٹھوڑیوں پر گر پڑیں گے یہ کہتے ہوئے کہ
 اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش ہم خطا پر تھے۔
 اور پھر تجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ خدا کی قسم خدا
 نے ہم سب میں سے تجھے چُن لیا اور ہماری خطا تھی
 جو ہم برگشتہ رہے۔ تب کہا جائے گا کہ آج جو تم
 ایمان لائے تم پر کچھ سرزنش نہیں۔ خدا نے
 تمہارے گناہ بخش دئے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔
 خدا تجھے دشمنوں کے شر سے بچائے گا اور اس شخص
 پر حملہ کرے گا جو تیرے پر حملہ کرتا ہے کیونکہ وہ لوگ
 حد سے نکل گئے ہیں اور نافرمانی کی راہوں پر قدم
 رکھا ہے۔

کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔
 اے پہاڑو اور اے پرندو! میرے اس بندہ کے
 ساتھ وجد اور رقت سے میری یاد کرو۔
 تم سب پر اس خدا کا سلام جو رحیم ہے۔
 اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔
 میں اور رُوح القدس تیرے ساتھ ہیں اور تیرے
 اہل کے ساتھ۔

لا تخف انى لا يخاف لدى
المرسلون -

ان وعد الله اتى - وركل وركى
فطوبى لمن وجد وراى - امم
يسرنا لهم الهدى - وامم حق
عليهم العذاب -

وقالوا لست مرسلا . قل كفى
بالله شهيدا بينى وبينكم ومن
عنده علم الكتاب -

ينصركم الله فى وقت عزيز -

حكم الله الرحمن لخليفة الله
السلطان - يوتى له الملك
العظيم - وتفتح على يده
الخزائن - ذالك فضل الله وفى
اعينكم عجب -

قل يا ايها الكفار انى من الصادقين -
فانتظروا اياتى حتى حين -

سنريهم اياتنا فى الافاق وفى
انفسهم - حجة قائمة وفتح مبين -

ان الله يفصل بينكم -

مت ڈر میرے قرب میں میرے رسول نہیں
ڈرتے -

خدا کا وعدہ آیا اور زمین پر ایک پاؤں مارا اور خلل
کی اصلاح کی پس مبارک وہ جس نے پایا اور
دیکھا اور بعض نے ہدایت پائی اور بعض مستوجب
عذاب ہو گئے -

اور کہیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں - کہہ میری
سچائی پر خدا گواہی دے رہا ہے اور وہ لوگ گواہی
دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں -

خدا ایک عزیز وقت میں تمہاری مدد کرے گا -

خداے رحمن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس
کی آسمانی بادشاہت ہے - اس کو ملک عظیم دیا جائے
گا - اور خزینے اُس کے لئے کھولے جائیں گے -
یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب -

کہہ اے منکرو! میں صادقوں میں سے ہوں -

پس تم میرے نشانوں کا ایک وقت تک انتظار کرو -

ہم عنقریب ان کو اپنے نشان اُن کے ارد گرد اور ان
کی ذاتوں میں دکھائیں گے - اُس دن حجت قائم
ہوگی اور کھلی کھلی فتح ہو جائے گی -

خدا اُس دن تم میں فیصلہ کر دے گا -

خدا اُس شخص کو کامیاب نہیں کرتا جو حد سے نکلا ہوا اور کذاب ہے۔

اور ہم وہ بھارتیرا اٹھالیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی۔ اور ہم اس قوم کو جڑھ سے کاٹ دیں گے جو ایک حق الامر پر ایمان نہیں لاتے۔

اُن کو کہہ کہ تم اپنے طور پر اپنی کامیابی کے لئے عمل میں مشغول رہو اور میں بھی عمل میں مشغول ہوں پھر دیکھو گے کہ کس کے عمل میں قبولیت پیدا ہوتی ہے۔

خدا اُن کے ساتھ ہوگا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اُن کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں۔

کیا تجھے آنے والے زلزلہ کی خبر نہیں ملی؟

یاد کر جب کہ سخت طور پر زمین ہلائی جائے گی۔ اور زمین جو کچھ اس کے اندر ہے باہر پھینک دے گی۔ اور انسان کہے گا کہ زمین کو کیا ہو گیا کہ یہ غیر معمولی بلا اس میں پیدا ہوگئی۔ اُس دن زمین اپنی باتیں بیان کرے گی کہ کیا اس پر گذرا۔ خدا اس کے لئے اپنے رسول پر وحی نازل کرے گا کہ یہ مصیبت پیش آئی ہے۔

کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ زلزلہ نہیں آئے گا؟ ضرور آئے گا اور ایسے وقت آئے گا کہ وہ بالکل غفلت میں ہوں گے۔ اور ہر ایک اپنے دنیا کے کام میں مشغول ہوگا کہ زلزلہ ان کو پکڑ لے گا۔

ان اللہ لا یهدی من هو مسرف کذاب۔

و وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک۔ و قطع دابر القوم الذین لا یؤمنون۔

قل اعملوا علی مکانکم انّی عامل فسوف تعلمون

انّ اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔

هل آتاک حدیث الزلزلة۔

اذا زلزلت الارض زلزالها۔ و اخرجت الارض اثقالها۔ و قال الانسان مالها۔ یومئذ تحدّث اخبارها۔ بان ربک اوحی لها۔

احسب الناس ان یترکوا وما یأتیہم الا بغتة۔

یسئلونک احق هو -

قل ای وربی انه لحق . ولا یرد

عن قوم یعرضون -

الرحی یدور وینزل القضاء -

لم یکن الذین کفروا من اهل

الکتاب والمشرکین منفکین

حتى تأتیهم البینة -

لو لم یفعل الله ما فعل لأحاطت

الظلمة علی الدنیا جمیعها -

أریک زلزلة الساعة -

یریکم الله زلزلة الساعة -

لمن الملک الیوم ط لله الواحد

القهار -

أری بریق آیتی هذه خمس مرات^۱،

ولو أردت لجعلت ذالک الیوم

یوم خاتمة الدنیا -

اننی احافظ کل من فی الدار -

تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا ایسے زلزلہ کا آنا سچ ہے؟

کہہ کہ خدا کی قسم اس زلزلہ کا آنا سچ ہے۔ اور خدا سے

برگشتہ ہونیوالے کسی مقام میں اس سے بچ نہیں سکتے۔

یعنی کوئی مقام ان کو پناہ نہیں دے سکتا بلکہ اگر گھر کے

دروازہ میں بھی کھڑے ہیں تو توفیق نہ پائیں گے جو

اس سے باہر ہو جائیں مگر اپنے عمل سے۔

ایک چکی گردش میں آئے گی اور قضا نازل ہوگی۔

جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے حق کے

منکر ہو گئے وہ بجز اس نشانِ عظیم کے باز آنے

والے نہ تھے۔

اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔

میں تجھے قیامت والا زلزلہ دکھاؤں گا۔

خدا تجھے قیامت والا زلزلہ دکھائے گا۔

اُس دن کہا جائے گا آج کس کا ملک ہے کیا اُس

خدا کا ملک نہیں جو سب پر غالب ہے۔

میں اس زلزلہ کے نشان کی پنج مرتبہ تم کو چمک دکھاؤں گا۔

(اور) اگر چاہوں تو اُس دن دنیا کا خاتمہ

کردوں۔

میں ہر ایک جو تیرے گھر میں ہوگا اُس کی حفاظت

کروں گا۔

۱ اصل الہام اردو زبان میں ہے۔ ”چمک دکھاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار۔ اگر چاہوں تو اس دن خاتمہ۔“

أریک ما یُرِضیک۔

قل لرفقائک إنّ وقت إظهار
العجائب بعد العجائب قد أتى۔

إنا فتحنا لک فتحًا مبینًا۔
لیغفر لک اللہ ما تقدّم من
ذنبک وما تأخّر۔

آئی انا التّوّاب۔ من جاءک
جاء نی۔

سلام علیکم طبتم۔ نحمدک
ونصلی۔ صلوة العرش الی الفرش۔

نزلت لک ولک نریّ ایات۔
الأمراض تُشاع والنّفوس
تُضاع۔

إنّ اللہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا
ما بأنفسهم۔

إنّہ أوی القریة۔

لولا الاکرام لهلک المقام۔

اور میں تجھے وہ کرشمہ قدرت دکھاؤں گا جس سے
تُو خوش ہو جائے گا۔

رفیقوں کو کہہ دو کہ عجائب درعجائب کام دکھانے کا
وقت آ گیا ہے۔

میں ایک عظیم فتح تجھ کو عطا کروں گا جو کھلی کھلی فتح
ہوگی تاکہ تیرا خدا تیرے تمام گناہ بخش دے جو
پہلے ہیں اور پچھلے ہیں۔

میں توبہ قبول کرنے والا ہوں۔ جو شخص تیرے
پاس آئے گا وہ گویا میرے پاس آئے گا۔

تم پر سلام۔ تم پاک ہو۔ ہم تیری تعریف کرتے
ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ عرش سے فرش
تک تیرے پر درود ہے۔

میں تیرے لئے اُترا ہوں اور تیرے لئے اپنے
نشان دکھاؤں گا۔ ملک میں بیماریاں پھیلیں گی اور
بہت جانیں ضائع ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ
اس چیز کو نہ بدلیں جو ان کے نفسوں میں ہے۔

وہ اس قادیان کو کسی قدر بلا کے بعد اپنی پناہ میں
لے گا۔

اگر مجھے تیری عزّت کا پاس نہ ہوتا تو اس تمام گاؤں
کو میں ہلاک کر دیتا۔

اِنِّیٰ اِحْفَظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ -

میں ہر ایک کو جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہے
بچا لوں گا۔ کوئی ان میں سے طاعون یا بھونچال
سے نہیں مرے گا۔

مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ -
أَمِنٌ فِي دَارِنَا الَّتِي هِيَ دَارُ الْمَحَبَّةِ^۱۔

خدا ایسا نہیں ہے کہ جن میں تو ہے ان کو عذاب کرے۔
ہماری محبت کا گھر امن کا گھر ہے۔

تَنْزِلُ زَلْزَلًا شَدِيدًا
وَيَجْعَلُ عَلَيْهَا سَافِلَهَا^۲۔

”بھونچال آیا اور شدت سے آیزمین تہ و بالا
کردی“۔

يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ -
وَتَرَى الْأَرْضَ يَوْمَئِذٍ خَامِدَةً
مُصْفَرَّةً -

اُس دن آسمان سے ایک کھلا کھلا دُھواں نازل ہوگا۔
اور اس دن زمین زرد پڑ جائے گی یعنی سخت قحط کے
آثار ظاہر ہوں گے۔

أَكْرَمَكَ بَعْدَ تَوْهِينِكَ -

میں بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے
عزت دُوں گا اور تیرا اکرام کروں گا۔

يَتَمَنُّونَ أَنْ لَا يَتَمَّ امْرُكٌ -

وہ ارادہ کریں گے جو میرا کام ناتمام رہے۔

وَاللَّهُ يَأْبَى الْأَنْ يَتَمَّ امْرُكٌ -

اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک
تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔

اِنِّیْ اِنَّا الرَّحْمٰنُ - سَاجِدٌ لِّكَ
سَهْوَةٌ فِی کُلِّ امْرٍ -

میں رحمان ہوں۔ ہر ایک امر میں تجھے سہولت
دُوں گا۔

أَرْبَعٌ بَرَكَاتٍ مِنْ كُلِّ طَرَفٍ - نَزَلَتْ
الرَّحْمَةُ عَلَی ثَلَاثِ الْعَيْنِ وَعَلَى
الْأَخْرَبِیْنَ -

ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا۔ میری رحمت
تیرے تین عضو پر نازل ہے ایک آنکھیں اور
دو اور عضو ہیں یعنی ان کو سلامت رکھوں گا۔

تَرَدُّدِ الْيَكِ انوار الشباب -

جوانی کے نور تیری طرف عود کریں گے۔

تَرَى نَسْلًا بَعِيدًا -

تُو اپنی ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا۔

۱ اصل الہام فارسی زبان میں ہے ”امن است در مکان محبت سرائے ما۔“

۲ اصل الہام اردو میں ہے جو اوپر دے دیا گیا ہے۔

أَنَا نَبِيٌّ رَكَّ بَغْلَامٍ مَظْهَرِ الْحَقِّ وَالْعَلِيِّ
كَأَنَّ اللَّهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ -

أَنَا نَبِيٌّ رَكَّ بَغْلَامٍ نَافِلَةٌ لَكَ -

سَبَّحَكَ اللَّهُ وَرَافَاكَ -
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَعْلَمْ -

انہ کریم تمثلی امامک و عادی
لک من عادی . وقالوا ان هذا
الا اختلاق -

الم تعلم ان الله على كل شيء
قدير . يلقى الروح على من يشاء
من عباده -

كل بركة من محمد صلى الله
عليه وسلم فبارك من علم
وتعلم -

ان علم الله وخاتمه فعل فعلا عظيما
انني معك ومع اهلك ومع كل
من احبك -

برق اسمي لك -

ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے
ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔
ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا
پوتا ہوگا۔

خدا نے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ سے
موافقت کی۔ اور وہ معارف تجھے سکھلائے جن کا
تجھے علم نہ تھا۔

وہ کریم ہے وہ تیرے آگے آگے چلا اور تیرے
دشمنوں کا وہ دشمن ہوا۔ اور کہیں گے کہ یہ تو ایک
بناوٹ ہے۔

اے معترض کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر
قادر ہے۔ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا
ہے اپنی روح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت اس کو
بخشتا ہے۔

اور یہ تو تمام برکت محمد ﷺ سے ہے۔ پس بہت
برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو تعلیم دی اور
بہت برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی۔

”خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔“
میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ اور
ہر ایک کے ساتھ جو تجھ سے پیار کرتا ہے۔

”تیرے لئے میرا نام چمکا۔“

وَكُشِفَ الْعَالَمُ الرُّوحَانِي عَلَيْكَ ۱

فَبصِرَكَ الْيَوْمَ حديد -

اطال الله بقاءك -

تعيش ثمانين حوْلاً أو تزيد عليه

خمسة أو أربعة أو يقلّ كمثلاثها -

(ترجمة الهندی) وَاِنِّي اَبَارِكُكَ

ببركاتٍ عظيمة - حَتَّى اِنَّ

الملوك يتبرّكون بشيائك -

(ترجمة الهندی) لَكَ بَرَقَ اسْمِي -

وَإِنِّي اُرِيكَ خَمْسِينَ اَوْ سِتِّينَ

آية سوي آيات اُريتها -

اِنَّ لِلْمَقْبُولِينَ اَنْوَاعَ نَمُوذَجٍ

وَعلاماتٍ، وَيَعْظَمُهُمُ الْمَلُوكُ

وَذُوو الْجَبْرُوتِ، وَيَقَالُ لَهُمْ اَبْنَاءُ

مَلُوكِ السَّلَامَةِ. اَيُّهَا الْعَدُوْ اِنَّ سَيْفَ

الْمَلَا ئِكَةِ مَسْلُولٌ اَمَامَكَ، لَكِنَّكَ

مَا عَرَفْتَ الْوَقْتَ. لَيْسَ الْخَيْرُ فِي

اَنْ يَحَارِبَ اَحَدٌ مَّظْهَرَ اللهِ -

رَبِّ فَرَقَ بَيْنَ صَادِقٍ وَكَاذِبٍ -

اَنْتَ تَرَى كُلَّ مُصْلِحٍ وَصَادِقٍ -

رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ خَادِمٌ -

اور ”روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔“

پس آج نظر تیری تیز ہے۔

خدا تیری عمر دراز کرے گا۔

اسی برس یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔

(اردو الہام) میں تھے بہت برکت دُوں گا۔ یہاں تک

کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(اردو الہام) ”تیرے لئے میرا نام چمکا۔“

میں تھے ان نشانات کے علاوہ جو میں تھے دکھا چکا

ہوں پچاس یا ساٹھ نشان اور دکھاؤں گا۔

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں

ہوتی ہیں اور ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت

کرتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے

ہیں۔ فرشتوں کی تلوار تیرے آگے کھنچی ہوئی ہے

(اے دشمن)۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا

نہ جانا۔ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

اے خدا سچے اور جھوٹے میں فرق کر کے دکھلا۔

تُو ہر ایک مصلح اور صادق کو جانتا ہے۔

اے میرے خدا ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔

اے میرے خدا شریکی شرارت سے مجھے نگہ رکھ اور
میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر۔

اے دشمن تو جو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے خدا تجھے
تباہ کرے اور تیرے شر سے مجھے نگہ رکھے۔

زلزلہ آیا اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ
دیکھیں۔

خدا تجھے غالب کرے گا اور تیری تعریف لوگوں
میں شائع کر دے گا۔

اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔
مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔

(فارسی الہام) تیرا ہاتھ ہے اور تیری دعا اور خدا
کی طرف سے رحم ہے۔

زلزلہ کا دھکا۔ جس سے ایک حصہ عمارت کا مٹ
جائے گا مستقل سکونت کی جگہ اور عارضی سکونت کی
جگہ سب مٹ جائیں گی۔

اس کے بعد ایک اور زلزلہ آئے گا۔

(۱) ”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔“

(ایضاً) ”پھر بہار آئی تو آئے تلج کے آنے کے دن۔“

(بہار جب دوبارہ آئے گی تو پھر ایک اور زلزلہ آئے

گا۔ پھر بہار جب بار سوم آئیگی تو اسوقت اطمینان کے دن

آجائیں گے اور اسوقت تک خدا کئی نشان ظاہر کرے گا۔)

ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔

قاتلک اللہ (أیہا العدو)،
وحفظنی من شرک۔

جاءت الزلزلة، قوموا لنصلی
ونری نموذج القیامة۔

یظہرک اللہ ویشی علیک۔

لولاک لما خلقت الافلاک۔

ادعونی استجب لکم۔

(ترجمۃ الفارسی): الیدیدک،
والدعاء دعاؤک، والترحم من اللہ۔^۱

واقعة الزلزلة. عفت ال دیار محلّھا
ومقامھا۔

تتبعھا الرّادفة۔

(ترجمۃ الفارسی):^۲ عاد الربیع

وتمّ قول اللہ مرّةً أُخری۔

(أیضاً):^۳ عاد الربیع وجاءت آیام

الثلج وکثرة المطر۔

۱ اصل الہام فارسی زبان میں ہے ”دستِ تو دعائے تو ترم ز خدا“۔

۲، ۳ یہ یہو کا تب ہے۔ یہ دونوں الہام اردو میں ہیں جن کا عربی ترجمہ دیا گیا ہے۔

رَبِّ آخِرِ وَقْتِ هَذَا.

آخِرِهِ اللَّهُ الی وقتِ مَسْمُی -

تِرِی نَصْرًا عَجِیْبًا -

وِیَخْرُونَ عَلَی الْاِذْقَانِ - رَبَّنَا

اِغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِئِیْنَ.

یَا نَبِیُّ اللّٰهُ كُنْتَ لَا اَعْرِفُكَ -

لَا تَشْرِیْبُ عَلَیْكُمْ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰهُ

لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ -

تَلَطَّفَ بِالنَّاسِ وَتَرَحَّمْ عَلَیْهِمْ -

اَنْتَ فِیْهِمْ بِمَنْزَلَةِ مُوسٰی . یَا تِی

عَلِیْكَ زَمَنْ كَمِثْلِ زَمَنِ مُوسٰی -

اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا شَهِدًا

عَلِیْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلَیْ فِرْعَوْنَ

رَسُوْلًا -

(ترجمة الهندی): نزل من

السماء لبین کثیر فاحفظوه -

انّی اآثرتک و اخترتک -

(ترجمة الهندی): اعدت لك

حياة طيبة -

اے خدا بزرگ زلزلہ کے ظہور میں کسی قدر
تاخیر کر دے۔

خدا نمونہ قیامت کے زلزلہ کے ظہور میں ایک وقت
مقرر تک تاخیر کر دے گا۔ تب تو ایک عجیب مدد
دیکھے گا۔

اور تیرے مخالف ٹھوڑیوں پر گریں گے یہ کہتے
ہوئے کہ اے خدا ہمیں بخش اور ہمارے گناہ
معاف کر کہ ہم خطا پر تھے۔ اور زمین کہے گی کہ
اے خدا کے نبی میں تجھے شناخت نہیں کرتی تھی۔

اے خطا کارو! آج تم پر کوئی ملامت نہیں خدا
تمہارے گناہ بخش دے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔

لوگوں کے ساتھ لطف اور مدارات سے پیش آ۔ تو
مجھ سے بمنزلہ موسیٰ کے ہے۔ تیرے پر موسیٰ کے
زمانہ کی طرح ایک زمانہ آئے گا۔ ہم نے تمہاری
طرف ایک رسول بھیجا ہے اسی رسول کی مانند جو
فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔

(اردو الہام) ”آسمان سے بہت دودھ اُترا ہے

محفوظ رکھو“۔^۱

میں نے تجھ کو چن لیا اور اختیار کیا۔

(اردو الہام) ”تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا

ہے“۔^۲

۱ اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دیدیئے گئے ہیں۔ ۲ اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دیدیئے گئے ہیں۔

خدا ہر چیز سے بہتر ہے۔ میرے قرب میں ایک نیکی ہے جو وہ ایک پہاڑ سے زیادہ ہے۔
(اردو الہام) ”بہت سے سلام میرے تیرے پر ہوں۔“^۱

ہم نے کثرت سے تجھے دیا ہے۔
خدا اُن کے ساتھ ہے جو راہ راست اختیار کرتے ہیں اور جو صادق ہیں۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکو کار ہیں۔
خدا نے ارادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقام بخشے جس میں تُو تعریف کیا جائے گا۔

(اردو الہام) ”دو نشان ظاہر ہوں گے۔“^۲
اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔
خدا کے نشانوں کی برق اُن کی آنکھیں اُچک کر لے جائے گی۔ یہ وہی بات ہے جس کے لئے (تم) جلدی کرتے تھے۔

اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہے۔
تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔
(فارسی الہام کا ترجمہ) تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں۔
اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔

وَاللّٰهُ خَيْرٌ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ - عندی
حسنة هي خير من جبل -
(ترجمة الهندی): عليك سلام
كثير مني -

اَنَا اعطيناك الكوثر -
ان اللّٰه مع الذين اهتدوا والذين هم صادقون - ان اللّٰه مع الذين اتقوا والذين هم محسنون -
اراد اللّٰه ان يبعثك مقامًا محمودًا -

(ترجمة الهندی): ستظہر آیتان۔
وامتازوا اليوم ايها المجرمون۔
يكاد البرق يخطف ابصارهم -
هذا الذي كنتم به تستعجلون -

يا احمد فاضت الرحمة علي
شفتيك -

كلام أفصح من لّٰدُن ربّ كريم -
(ترجمة الفارسی): ان في كلامك
شيء لا دخل فيه للشعراء -^۳
ربّ علّمني ما هو خير عندك -

۱ اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دیدیے گئے ہیں۔ ۲ اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دیدیے گئے ہیں۔

۳ اصل الہام فارسی زبان میں ہے ”درکلام تو چیزے ست کہ شعرا را دروا دخل نیست۔“

تھے خدا دشمنوں سے بچائے گا اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کر دیگا۔ انہوں نے جو کچھ اُن کے پاس ہتھیار تھے سب ظاہر کر دئے۔

میں مولوی محمد حسین بٹالوی کو آخر وقت میں ☆ خبر دیدوں گا کہ تُو حق پر نہیں ہے۔

خدا رؤف ورحیم ہے۔ ہم نے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دُوں گا۔ اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔

اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہوا؟ کہہ خداوند ذوالعجاب ہے۔

يعصمك الله من العدا و يسطو بكل من سطا - برزما عند هم من الروماح -

اننى سأخبره فى اخر الوقت
انك لست على الحق -

ان الله رءوف رحيم - انا الناصك الحديد - انى مع الافواج اتيك بغتة - انى مع الرسول اجيب - اخطى * و اصاب -

وقالوا انى لك هذا - قل هو الله عجيب -

☆ یہ وحی میرے رب نے ایک ایسے شخص کے بارے مجھے کی جس نے میری مخالفت کی اور میری تکفیر کی۔ وہ ہندوستان کے علماء میں سے ہے جس کا نام ابوسعید محمد حسین بٹالوی ہے۔ منہ

☆ هذا ما أوحى إلى ربى فى رجل خالفنى وكفرنى وهو من علماء الهند المسمى بأبى سعيد محمد حسين البتالوى. منہ

☆ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات غلطی سے پاک ہے۔ اس لئے اس کا قول اخطی محض استعارے کے طور پر آیا ہے جیسا کہ احادیث میں اللہ تعالیٰ کی نسبت تردد کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ منہ

☆ سبحانه وتعالى من أن يخطى، فقولہ ”أخطى“ قد ورد على طريق الاستعارة كمثل لفظ التردد المنسوب إلى الله تعالى فى الأحاديث. منہ

میرے پاس آیل آیا اور اُس نے مجھے چُن لیا۔ اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا۔ پس مبارک وہ جو اُس کو پاوے اور دیکھے۔ طرح طرح کی بیماریاں پھیلائی جائیں گی اور کئی آفتوں سے جانوں کا نقصان ہوگا۔

میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ میں افطار کروں گا اور روزہ بھی رکھوں گا ☆ اور ایک وقت مقرر تک میں اس زمین سے علیحدہ نہیں ہوں گا۔

اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا۔ اور تیری طرف قصد کروں گا۔ اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔

✽ آیل سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔ اور میرے رب نے مجھے اس کی ایسے ہی تفہیم فرمائی۔ جب اول اور ایاب (بار بار لوٹ کر آنا) جبریل علیہ السلام کی صفات میں سے ہے تو کلام الہی میں اسے آیل کے نام سے موسوم کیا گیا۔ منہ

☆ اس میں طاعون کے عذاب کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اپنے ایک وقت تک ظاہر ہوگا پھر اس میں کچھ وقت کے لئے تاخیر ہوگی۔ اس طرح گویا اللہ روزہ افطار بھی کرتا ہے اور روزہ رکھتا بھی ہے۔ منہ

جاء نی آیل واختار۔

و اذار اصبعه و اشار. ان وعد الله اتى. فطوبى لمن وجد و رأى. الامراض تشاع والنفوس تضاع۔

انى مع الرسول اقوم وافطر واصوم۔ ☆

ولن ابرح الارض الى الوقت المعلوم۔

واجعل لك انوار القدوم۔

واقصدك واروم۔

واعطيك ما يدوم۔

✽ المراد من الآيل جبرئيل عليه السلام، وكذلك فهمنى ربى، ولما كان الأول والإياب من صفات جبرئيل عليه السلام فلذلك سُمى بالآيل فى كلام الله تعالى. منہ

☆ فيه إشارة إلى عذاب الطاعون إلى وقت، ثم تأخيره إلى وقت، كأن الله يُفطر ويصوم. منہ

انا نرث الارض ناكلها من
اطرافها۔ نقلوا الى المقابر۔

ظفر من اللہ وفتح مبین۔

ان ربی قوی قدیر۔

انه قوی عزیز۔ حل غضبه علی

الارض۔

انی صادق انی صادق و سیشهد

اللہ لی۔

(ترجمة الهندی): اتنا یاربتنا الأزلی

الأبدی آخذًا للسلاسل۔

صاقت الارض بمارحبت۔

ربّ انی مغلوب فانتصر

فسحقهم تسحیقا۔

(ترجمة الهندی): قوم بعدوا من

طریق الحیاة الإنسانية۔

انما امرک اذا اردت شیئا ان

تقول له کن فیکون۔

(ترجمة الهندی): لَمَّا كُنْتَ تَدْخُلُ

فِي مَنْزِلِي مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ، فَانظُرْ

هَلْ مَطَرٌ سَحَابِ الرَّحْمَةِ أَوْ لَا۔

ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس
کو کھاتے آئیں گے۔ کئی لوگ قبروں کی طرف نقل
کریں گے۔

اُس دن خدا کی طرف سے کھلی کھلی فتح ہوگی۔

میرا رب زبردست قدرت والا ہے۔

اور وہ قوی اور غالب ہے۔ اُس کا غضب زمین پر

نازل ہوگا۔

میں صادق ہوں میں صادق ہوں اور خدا میری

گواہی دے گا۔

(اردو الہام) ”اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ

کے آ۔“

زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ ہو گئی ہے،

اے میرے خدا میں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں

سے لے۔ پس اُن کو پیس ڈال۔

(اردو الہام) ”زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے

ہیں۔“

تُو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے

فی الفور ہو جاتی ہے۔

اے میرے بندے چونکہ تو میری فرو دگاہ میں

بار بار آتا ہے اس لئے اب تو خود دیکھ لے کہ

تیرے پر رحمت کی بارش ہوئی یا نہ۔

إِنَّا أُمَّتْنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ دَوَابًّا. ذَالِك
بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ۔

(ترجمۃ الفارسی): إِنَّ مَالِ
الْجَاهِلِ جَهَنَّمَ، فَإِنَّ الْجَاهِلَ قَلٌّ
أَنْ تَكُونَ لَهُ عَاقِبَةُ الْخَيْرِ۔

حَصَلَ لِي الْفَتْحُ، حَصَلَ لِي الْغَلْبَةُ۔
إِنِّي أُمِرْتُ مِنَ الرَّحْمَنِ، فَأَتُونِي -
أَنِّي حَمِي الرَّحْمَنِ۔

أَنِّي لَا جَدَّ رِيحِ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ
تَفَنَّدُونَ۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ
الْفِيلِ - أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي
تَضَلِيلٍ -

إِنَّا عَفَوْنَا عَنْكَ -
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ -

وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ - قُلْ لَوْ
كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدْتُمْ
فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا -

قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِنَ اللَّهِ فَهَلْ
أَنْتُمْ مُؤْمِنُونَ -

ہم نے چودہ چار پایوں کو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ
نافرمانی میں حد سے گزر گئے تھے۔

(فارسی الہام) جاہل کا انجام جہنم ہے۔
جاہل کا خاتمہ بالخیر کم ہوتا ہے۔^۱

”میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔“

میں خدا کی طرف سے خلیفہ کیا گیا ہوں پس تم
میری طرف آ جاؤ۔ میں خدا کا چراگاہ ہوں۔

اور مجھے گم گشتہ یوسف کی خوشبو آئی ہے اگر تم یہ نہ کہو
کہ یہ شخص بہک رہا ہے۔

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحابِ فیل
کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اُس نے اُن کے مکر کو اُلٹا کر
انہیں پر نہیں مارا۔

ہم نے تجھے معاف کیا۔

خدا نے بدر میں یعنی چودھویں صدی میں تمہیں
ذلت میں پا کر تمہاری مدد کی۔

اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ ان کو کہہ کہ
اگر یہ کاروبار بجز خدا کے کسی اور کا ہوتا تو اس میں
بہت اختلاف تم دیکھتے۔

اُن کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم
ایمان لاؤ گے یا نہیں۔

۱ اصل الہام فارسی میں ہے اور ترجمہ دیدیا گیا ہے۔ فارسی الہام کے الفاظ یہ ہیں۔ ”سرا انجام جاہل جہنم بود کہ جاہل کو عاقبت کم بود۔“

۲ اصل میں یہ اردو الہام ہے جس کا عربی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اردو الہام کے الفاظ اوپر دیے گئے ہیں (ملاحظہ ہو، تذکرہ صفحہ ۱۳۱۲ ینڈیشن چہارم)

نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام پورا ہو جائے گا۔
 اور آج اے مجرمو! تم الگ ہو جاؤ۔
 (اردو الہام) ”بھونچال آیا اور شدت آیا۔ زمین
 تہ وبالا کر دی۔“

یہ وہی وعدہ ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے۔
 میں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے اس زلزلہ سے
 بچالوں گا۔ کشتی ہے اور آرام ہے۔
 میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔
 میں وہی ارادہ کروں گا جو تمہارا ارادہ ہے۔
 اُس خدا کو تعریف ہے جس نے دامادی اور نسب کی
 رو سے تیرے پر احسان کیا۔ اس خدا کو تعریف ہے
 جس نے میرا نعم دُور کیا۔ اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس
 زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔
 اے سردار! تو خدا کا مُرسل ہے راہِ راست پر۔ اُس
 خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا
 ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس زمانہ میں اپنا خلیفہ
 مقرر کروں سو میں نے اس آدم کو پیدا کیا۔ وہ دین
 کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔
 (فارسی الہام) جب مسیح السُلطان کا دور شروع کیا
 گیا تو مسلمانوں کو جو صرف رسمی مسلمان تھے نئے
 سرے سے مسلمان بنانے لگے۔

یأتی قمر الانبیاء. و امرک یتاٹی
 و امتازوا الیوم ایہا المجرمون۔
 (ترجمۃ الہندی): تقع زلزلة
 فتشتد کل الشدة، وتُجعل عالی
 الأرض سافلها.

هذا الذی کنتم بہ تستعجلون۔
 انّی اُحافظ کلّ من فی الدار۔
 سفینة و سکینة۔
 انی معک ومع اهلک۔
 ارید ما تریدون۔

الحمد لله الذی جعل لکم
 الصهر والنسب۔ الحمد لله الذی
 اذهب عني الحزن۔ و اتانی مالم
 یؤت احد من العالمین۔

یس۔ انک لمن المرسلین،
 علی صراط مستقیم۔ تنزیل
 العزیز الرحیم۔ اردت ان
 استخلف فخلق آدم۔
 یحیی الدین و یقیم الشریعة۔

(ترجمۃ الفارسی): إذا جاء زمان
 السُلطان، جدّد إسلام المسلمین۔

۱ اصل میں اردو الہام ہے جو پیدا گیا ہے۔

۲ اصل میں یہ فارسی الہام ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ ”چود و خسر وی آغاز کردند مسلمان را مسلمان باز کردند“

انّ السّموات والارض كانتا رتقا
ففتقناهما.

قرب اجلک المقدر - انّ
ذا العرش يدعوك - ولا نبقی
لك من المنجزیات ذكرا.

قلّ ميعاد ربّك - ولا نبقی لك
من المنجزیات شيئاً -

(ترجمة الهندی): قلت ايام
حياتك - ويومئذ نزول السكينة
من القلوب - ويظهر امرٌ عجيب
بعد امرٍ عجيب و آية بعد آية - ثم
بعد ذالك يتوفاك الله -

جاء وقتك ونبقی لك الآيات
بأهرا -

جاء وقتك ونبقی لك الآيات
بينات -

ربّ توفنى مسلماً، والّحقنى
بالصالحين. آمين

آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے
ہوئے تھے ہم نے ان دونوں کو کھول دیا یعنی زمین
نے اپنی پوری قوت ظاہر کی اور آسمان نے بھی -
اب تیرا وقت موت قریب آگیا - ذوالعرش تجھے
بلا تا ہے - اور ہم تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر
نہیں چھوڑیں گے -

تیرے رب کا وعدہ کم رہ گیا ہے - اور ہم تیرے
لئے کوئی امر رسوا کنندہ باقی نہیں چھوڑیں گے -

(اردو الہام) ”بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اُس
دن خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھا جائے گی -
یہ ہوگا - یہ ہوگا - یہ ہوگا - پھر تیرا واقعہ ہوگا -
تمام عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا
حادثہ آئے گا -“

تیرا وقت آگیا ہے - اور ہم تیرے لئے روشن نشان
چھوڑیں گے -

تیرا وقت آگیا ہے اور ہم تیرے لئے کھلے نشان
باقی رکھیں گے -

اے میرے خدا اسلام پر مجھے وفات دے اور
نیوکاروں کے ساتھ مجھے ملادے - آمین



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عِلْمِي مِنَ الرَّحْمَنِ ذِي الْاَلَاءِ بِاللّٰهِ حُزْتُ الْفَضْلَ لَا بَدَهَاءِ
میرا علم خدائے رحمان کی طرف سے ہے جو نعمتوں والا ہے۔ میں نے خدا کے ذریعہ فضل الہی کو حاصل کیا ہے نہ کہ عقل کے ذریعہ۔

كَيْفَ الْوُصُولِ اِلَى مَدَارِجِ شُكْرِهِ نُنْسِيْ عَلَيْهِ وَلَيْسَ حَوْلَ ثَنَاءِ
ہم اس کے شکر کی منزلوں تک کیسے پہنچ سکتے ہیں کہ ہم اس کی ثنا کرتے ہیں اور ثنا کی طاقت نہیں۔

اللّٰهُ مَوْلَانَا وَكَافِلُ اَمْرِنَا فِيْ هَذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْدَ فَنَاءِ
خدا ہمارا مولیٰ ہے اور ہمارے کام کا متکفل ہے اس دنیا میں بھی اور فنا کے بعد بھی۔

لَوْلَا عِنَايَتُهُ بِزَمَنِ تَطَلُّبِيْ كَادَتْ تُعَفِّئِنِيْ سُيُوْلُ بُكَاءِ
اگر میری جستجوئے بہیم کے دور میں اس کی عنایت نہ ہوتی تو قریب تھا کہ آہ وزاری کے سیلاب مجھے نابود کر دیتے۔

بُشْرٰى لَنَا اِنَّا وَجَدْنَا مُوْنَسًا رَبًّا رَّحِيْمًا كَاشَفَ الْغَمَّاءِ
ہمارے لئے خوشخبری ہے کہ ہم نے مونس و غم خوار پالیا ہے جو رب رحیم ہے اور غم و مصیبت کا دور کرنے والا ہے۔

اُعْطِيْتُ مِنْ اِلْفِ مَعَارِفِ لُبِّهَا اُنْزِلْتُ مِنْ حَبِّ بَدَارِ ضِيَاءِ
مجھے محبوب کی طرف سے معارف کا مغز عطا کیا گیا ہے اور میں اپنے محبوب کی طرف سے روشنی کی جگہ میں اتارا گیا ہوں۔

نَتَلُوْ ضِيَاءَ الْحَقِّ عِنْدَ وُضُوْحِهِ لَسْنَا بِمُبْتَاعِ الدُّجَى بِرَاءِ
ہم حق کی روشنی کی اس کے ظاہر ہوتے ہی، بیرونی کرتے ہیں۔ چاند طلوع ہو جانے کے بعد ہم تاریکی کے خریدار نہیں۔

نَفْسِيْ نَأَتْ عَنْ كُلِّ مَا هُوَ مُظْلِمٌ فَاَنْخَسْتُ عِنْدَ مُنَوَّرِيْ وَجَنَائِيْ
میرا نفس ہر تاریک چیز سے دور ہے۔ پس میں نے اپنی مضبوط اونٹنی کو اپنے منور کرنے والے کے پاس بٹھا دیا۔

غَلَبْتُ عَلَى نَفْسِيْ مَحَبَّةً وَجْهَهُ حَتَّى رَمَيْتُ النَّفْسَ بِالْاَلْغَاءِ
میرے نفس پر اس کی ذات کی محبت غالب ہوئی یہاں تک کہ میں نے نفس کو بیکار کر کے نکال پھینکا۔

لَمَّا رَأَيْتُ النَّفْسَ سَدَّتْ مُهَجَّتِيْ اَلْقَيْتُهَا كَالْمَيْتِ فِي الْبِيْدَاءِ
اور جب میں نے دیکھا کہ نفس میری روح کی راہ میں روک رہے تو میں نے اسے اس طرح پھینک دیا جیسے کہ مردار بیابان میں (پڑا ہو)۔

اللَّهُ كَهْفُ الْأَرْضِ وَالْخَضْرَاءِ رَبِّ رَحِيمٍ مَلَجَأُ الْأَشْيَاءِ

اللہ ہی پناہ ہے زمین اور آسمان کی۔ وہ رب رحیم ہے اور سب چیزوں کی جائے پناہ۔

بَرَّعَطُوفٌ مَأْمَنُ الْغُرَمَاءِ دُورَ حَمَةٍ وَتَبْرُعٌ وَعَطَاءِ

وہ حسن سلوک کرنے والا مہربان، مصیبت زدوں کے لئے جائے امن ہے۔ وہ رحمت و احسان اور بخشش والا ہے۔

أَحَدٌ قَدِيمٌ قَائِمٌ بِوُجُودِهِ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَا الشَّرَكَاءِ

وہ یگانہ قدیم اور بغیر سہارے کے بخود قائم دائم ہے۔ نہ اس نے کوئی بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی (اپنے) شریک۔

وَلَهُ التَّفَرُّدُ فِي الْمَحَامِدِ كُلِّهَا وَلَهُ عَالَاءٌ فَوْقَ كُلِّ عَالَاءِ

اور اسے تمام صفات میں یگانگت حاصل ہے اور اسے ہر بلندی سے بڑھ کر بلندی حاصل ہے۔

الْعَاقِلُونَ بِعَالَمِينَ يَرَوْنَهُ وَالْعَارِفُونَ بِهِ رَأَوُا الْأَشْيَاءِ

عقل مند لوگ تو کائنات کے ذریعہ اسے دیکھتے ہیں اور عارفوں نے اس کے ذریعہ اشیاء کو دیکھا ہے۔

هَذَا هُوَ الْمَعْبُودُ حَقًّا لِلْوَرَى فَرْدٌ وَحِيدٌ مَبْدَأُ الْأَضْوَاءِ

یہی مخلوقات کے لئے معبودِ برحق ہے وہ ایک یگانہ و یکتا ہے اور سب روشنیوں کا مبدأ ہے۔

هَذَا هُوَ الْحَبُّ الَّذِي اَثَرْتَهُ رَبُّ الْوَرَى عَيْنُ الْهُدَى مَوْلَانِي

یہی وہ محبوب ہے جسے میں نے (سب پر) ترجیح دی ہے۔ مخلوقات کا رب، سرچشمہ ہدایت اور میرا مولا ہے۔

هَاجَتْ غَمَامَةٌ حَبِّهِ فَكَانَهَا رَكْبٌ عَلَى عُسْبُورَةِ الْحَدَوَاءِ

اس کی محبت کا بادل اٹھا پس گویا وہ بادل بادِ شمالی کی تیز رو اونٹنی پر سواروں کی طرح ہے۔

نَدَعُوهُ فِي وَقْتِ الْكُرُوبِ تَضَرُّعًا نَرْضَى بِهِ فِي شِدَّةٍ وَرَحَاءِ

بے قراری کے وقت ہم اسے عاجزی سے پکارتے ہیں اور سختی اور نرمی میں اسی پر خوش ہیں۔

حَوْجَاءِ ☆ الْفَتِيهِ أَثَارَتْ جُرَّتِي فَفَدَيْ جَنَانِي صَوْلَةَ الْحَوْجَاءِ

اس کی الفت کے گبولے نے میری خاک اڑا دی۔ پس میرا دل اس گبولے پر فدا ہو گیا۔

أَعْطَى فَمَا بَقِيَتْ أَمَانِي بَعْدَهُ غَمَرْتُ أَيَادِي الْفَيْضِ وَجْهَ رَجَائِي

اس نے مجھے اتا دیا کہ اس کے بعد کوئی آرزو باقی نہ رہی۔ اس کے فیض کے احسانات (کی کثرت) میری امید کی انتہائی بلندی پر بھی چھا گئی۔

إِنَّا غَمِسْنَا مِنْ عِنَايَةِ رَبِّنَا فِي النُّورِ بَعْدَ تَمَزُّقِ الْأَهْوَاءِ

ہوا و ہوس کے پارہ پارہ ہو جانے کے بعد ہم اپنے رب کی عنایت سے نور میں غوطہ زن کئے گئے ہیں۔

إِنَّ الْمَحَبَّةَ خُمِّرَتْ فِي مُهَجَّتِي وَأَرَى الْوِدَادَ يَلُوحُ فِي أَهْبَائِي

یقیناً محبت میری روح میں خمیر کر دی گئی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ محبت میرے تمام ذرات و جود میں چمک رہی ہے۔

إِنِّي شَرِبْتُ كُنُوسَ مَوْتٍ لِلْهُدَى فَوَجَدْتُ بَعْدَ الْمَوْتِ عَيْنَ بَقَاءِ

میں نے ہدایت کی خاطر موت کے پیالے پیئے۔ پس موت کے بعد میں نے بقا کا چشمہ پالیا۔

إِنِّي أَذْبْتُ مِنَ الْوِدَادِ وَنَارِهِ فَأَرَى الْغُرُوبَ يَسِيلُ مِنْ إِهْرَائِي

میں محبت اور اس کی آگ سے پگھلایا گیا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے آنسو گداز ہو جانے کی وجہ سے رواں ہیں۔

الذَّمْعُ يَجْرِي كَالسُّيُولِ صَبَابَةً وَالْقَلْبُ يُشْوَى مِنْ خِيَالِ لِقَاءِ

عشق کی وجہ سے آنسو سیلابوں کی طرح رواں ہیں اور دل ملاقات کے خیال سے بڑیاں ہے۔

وَأَرَى الْوِدَادَ أَنْارَ بَاطِنِ بَاطِنِي وَأَرَى التَّعَشُّقَ لَاحٍ فِي سَيْمَائِي

اور میں دیکھتا ہوں کہ محبت نے میرے باطن کی گہرائی کو روشن کر دیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ عشق میرے چہرے پر نمودار ہے۔

الْخَلْقُ يُبْعُونَ اللَّذَاذَةَ فِي الْهَوَايِ وَوَجَدْتَهَا فِي حُرْقَةٍ وَصَلَاءِ

لوگ تو حرص و ہوا میں لذت تلاش کرتے ہیں اور میں نے اسے پایا ہے سوزش اور جلنے میں۔

اللَّهُ مَقْصِدُ مُهَجَّتِي وَأُرِيدُهُ فِي كُلِّ رَشْحِ الْقَلَمِ وَالْإِمْلَاءِ

اللہ میری جان کا مقصود ہے اور میں اسی کو چاہتا ہوں قلم کے ہر قطرہ (روشنائی) اور ہر املاء میں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اشْرَبُوا مِنْ قَرْبَتِي قَدْ مَلِيَّ مِنْ نُورِ الْمُفِيضِ سِقَائِي

اے لوگو! میری مشک سے پیو کیونکہ فیاض حقیقی کے نور سے میری مشک پُر کی گئی ہے۔

قَوْمٌ أَطَاعُونِي بِصِدْقِ طَوِيَّةٍ وَالْآخِرُونَ تَكْبَرُونَ وَالْغَطَاءِ

ایک قوم نے میری صدقیت سے اطاعت کی ہے اور دوسروں نے نفس کے پردے کی وجہ سے تکبر کیا ہے۔

حَسَدُوا فَسَبُّوا حَاسِدِينَ وَلَمْ يَزَلْ حَسَدْتُ لِئَامٍ كُلِّ ذِي نَعْمَاءِ

انہوں نے حسد کیا سو حسد کرتے ہوئے گالیاں دیں اور ایسا ہی ہوتا رہا ہے کہ کمینوں نے ہر صاحب نعمت کا حسد کیا ہے۔

مَنْ أَنْكَرَ الْحَقَّ الْمُبِينَ فَإِنَّهُ كَلْبٌ وَعَقَبَ الْكَلْبِ سِرْبٌ ضِرَاءٍ
جس نے کھلے کھلے حق کا انکار کیا تو وہ کتا ہے اس حالت میں کہ اس کتے کے پیچھے شکاری کتوں کا ایک گروہ چلا آ رہا ہے۔

أَذْوًا وَسُبُونِيَّ وَقَالُوا كَافِرٌ فَالْيَوْمَ نَقْضِي دَيْنَهُمْ بِرَبَاءٍ
انہوں نے مجھے ایذا دی اور گالیاں دیں اور کہا کہ یہ کافر ہے۔ آج ہم ان کا قرضہ مع سود ادا کر رہے ہیں۔

وَاللَّهِ نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ بِفَضْلِهِ لَكِنْ نَزَى جَهْلٌ عَلَى الْعُلَمَاءِ
خدا کی قسم! ہم اس کے فضل سے مسلمان ہیں لیکن جہالت علماء کے سر پر سوار ہو گئی ہے۔

نَخْتَارُ أَثَارَ النَّبِيِّ وَأَمْرَهُ نَقْفُو كِتَابَ اللَّهِ لَا الْأَرَءِ
ہم نبی اکرم ﷺ کے آثار اور آپ کے حکم کو اختیار کر رہے ہیں۔ ہم کتاب اللہ کی پیروی کرتے ہیں نہ کہ دوسری آراء کی۔

إِنَّا بُرَاءٌ فِي مَنْهَجِ دِينِهِ مِنْ كُلِّ زَنْدِيقٍ عَدُوِّ دَهَاءٍ
ہم اس کے دین کی راہوں میں ہر زندیق اور عقل کے دشمن سے بیزار ہیں۔

﴿۹۱﴾

إِنَّا نَطِيعُ مُحَمَّدًا خَيْرَ الْوَرَى نُورَ الْمُهَيْمِنِ دَافِعَ الظُّلْمَاءِ
ہم محمد ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جو مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، خدائے مہیمن کا نور ہیں اور ظلمتوں کو دور کرنے والے ہیں۔

أَفَنَحْنُ مِنْ قَوْمِ النَّصَارَى أَكْفَرُ وَيُلُّ لَكُمْ وَلِهَذِهِ الْأَرَءِ
تو کیا ہم قوم نصاریٰ سے بھی زیادہ کافر ہیں۔ ٹھٹھ ہے تم پر اور تمہاری ان آراء پر۔

يَا شَيْخَ أَرْضِ الْحُبِّتِ أَرْضِ بَطَالَةٍ كَفَرْتَنِي بِالْبُغْضِ وَالشَّحْنَاءِ
اے بیٹا! کی غیبی زمین کے شیخ! تو نے کینہ اور بغض سے میری تکفیر کی ہے۔

أَذَيْتَنِي فَأَخْشَ الْعَوَاقِبَ بَعْدَهُ وَالنَّارُ قَدْ تَبَدُّو مِنْ الْإِيرَاءِ
تو نے مجھے ایذا دی ہے پس اب تو اس کے بعد عواقب سے ڈر اور آگ سلگانے سے اکثر بھڑک ہی اٹھتی ہے۔

تَبَّتْ يَدَاكَ تَبَعْتَ كُلَّ مَفَاسِدٍ زَلَّتْ بِكَ الْقَدَمَانِ فِي الْأَنْحَاءِ
تیرے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ تو نے ہر قسم کے فساد کی پیروی کی۔ مختلف اطراف میں تیرے قدموں نے لغزش کھائی۔

أَوْدَى شَبَابُكَ وَالنَّوَابِئُ أَخْرَفَتْ فَالْوَقْتُ وَقْتُ الْعَجْزِ لَا الْخِيَلَاءِ
تیری جوانی ضائع ہو گئی اور حوادث نے تیری عقل مار دی ہے۔ سو یہ وقت عاجزی کا ہے نہ کہ تکبر کا۔

تَبَغَىٰ تَبَارِيْ وَالدَّوَائِرَ مِنْ هَوَايَ فَعَلَيْكَ يَسْقُطُ حَجْرٌ كُلُّ بَلَاءِ

تو ہوائے نفس سے میری تباہی اور گردشیں چاہتا ہے، سو تجھ پر ہر مصیبت کا پتھر پڑ رہا ہے اور پڑے گا۔

إِنِّي مِنَ الْمَوْلَىٰ فَكَيْفَ أَتَبَّرُ فَاخْشِ الْغَيُورَ وَلَا تَمُتْ بِجَفَاءِ

میں تو خدا کی جانب سے ہوں پس میں کس طرح ہلاک ہو سکتا ہوں۔ تو غیور خدا سے ڈرا اور (اپنے) ظلم سے ہلاک نہ ہو۔

أَقْتَضِرِبَنَّ عَلَى الصَّفَاتِ زُجَاجَةً لَا تَنْتَهَرُ* وَأَطْلُبُ طَرِيقَ بَقَاءِ

کیا تو پتھر پر شیشے کو مار رہا ہے؟ خود کشی نہ کر اور زندگی کی راہ تلاش کر۔

أَتْرُكُ سَبِيلَ شَرَارَةٍ وَخَبَاثَةٍ هَوْنٌ عَلَيْكَ وَلَا تَمُتْ بِعَنَاءِ

تو شر اور خباثت کا راستہ چھوڑ دے۔ ہوش سے کام لے اور مشقت سے ہلاک نہ ہو۔

تُبْ أَيُّهَا الْعَالِيُّ وَتَأْتِي سَاعَةٌ تُمْسِي تَعْصُ يَمِينِكَ الشَّلَاءِ

اے غلو کرنے والے! تو بہ کر۔ جب کہ وہ گھڑی آ رہی ہے کہ تو اپنے مفلوج دائیں ہاتھ کو دانتوں سے کاٹنے لگے گا۔

يَأْيَيْتَ مَا وَلَدَتْ كَمِثْلِكَ حَامِلٌ خُفَّاشَ ظَلَمَاتٍ عَدُوِّ ضِيَاءِ

کاش کہ کوئی ماں تیرے جیسا ظلمتوں کا چمگادڑ اور روشنی کا دشمن نہ جنتی۔

تَسْعَى لَتَأْخُذَنِي الْحُكُومَةُ مُجْرِمًا وَيُلُّ لِكُلِّ مُزَوَّرٍ وَشَاءِ

تو کوشش کر رہا ہے کہ حکومت مجھے مجرم سمجھ کر گرفتار کرے۔ ہر فریبی، چغل خور پر پھینکا ہے۔

لَوْ كُنْتَ أُعْطِيتُ الْوَلَاءَ لَعَفَيْتُهُ مَالِي وَدُنْيَاكُمْ كَفَانِ كِسَائِي

اگر مجھے حکومت بھی دی جاتی تو میں اسے ناپسند کرتا۔ میرا تمہاری دنیا سے کیا تعلق ہے؟ میرے لئے تو میری کملی ہی کافی ہے۔

مَتْنَا بِمَوْتٍ لَا يَرَاهُ عَدُوْنَا بَعْدَتْ جَنَازَتْنَا مِنَ الْأَحْيَاءِ

ہم تو ایسی موت مر گئے ہیں جس کی حقیقت ہمارا دشمن نہیں جانتا اور ہمارا جنازہ زندوں (کی نگاہوں) سے دور پڑا ہوا ہے۔

تُغْرِي بِقَوْلٍ مُفْتَرِيٍّ وَتَخْرُصُ حُكَّامَنَا الظَّالِمِينَ كَالْجُهَّالِ

تو افتراء اور اٹکل سے اُکسا رہا ہے ہمارے ان حکام کو جو ناواقفوں کی طرح بدظن ہیں۔

يَا أَيُّهَا الْأَعْمَى اتُّنَكِرُ قَادِرًا يَحْمِي أَحِبَّتَهُ مِنَ الْإِيوَاءِ

اے اندھے! کیا تو اس قادر کا انکار کرتا ہے جو اپنے پاس جگہ دے کر اپنے محبوبوں کی حمایت کرتا ہے۔

﴿۹۲﴾

أَيَسَّتْ كَيْفَ حَمَا الْقَدِيرُ كَلِيمَهُ أَوْ مَا سَمِعَتْ مَالَ شَمْسٍ حِرَاءِ
کیا تو بھول گیا ہے کہ کس طرح قادر خدا نے اپنے کلیم موسیٰ کی حمایت کی۔ اور کیا تو نے غا حراء کے سورج کے انجام کو نہیں سنا۔

نَحْوَالسَّمَاءِ وَأَمْرَهَا لَا تَنْظُرُنَّ فِي الْأَرْضِ دُسْتُ عَيْنِكَ الْعَمِيَاءِ
تیری نگاہ آسمان اور اس کے حکم کی طرف ہرگز نہیں جائے گی کیونکہ تیری نابینا آنکھ تو زمین میں دھنسی ہوئی ہے۔

عَرَّتْكَ أَقْوَالٌ بَغِيرِ بَصِيرَةٍ سُبِّرَتْ عَلَيْكَ حَقِيقَةُ الْأَنْبَاءِ
تجھے عدم بصیرت کی وجہ سے بعض باتوں نے دھوکہ دیا ہے اور تجھ پر آئندہ کی خبروں کی حقیقت پوشیدہ ہو گئی ہے۔

أَدْخَلْتَ حَزْبَكَ فِي قَلْبِ ضَلَالَةٍ أَفْهَدِهِ مِنْ سِيرَةِ الصَّلْحَاءِ
تو نے اپنے گروہ کو ضلالت کے کنوئیں میں ڈال دیا ہے۔ کیا نیکیوں کی سیرت ایسی ہی ہوتی ہے؟

جَاوَزْتَ بِالتَّكْفِيرِ مِنْ حَدِّ النَّقِيِّ أَشَقَّقْتَ قَلْبِي أَوْ رَأَيْتَ خَفَائِي
تو تکفیر کر کے تقویٰ کی حد سے تجاوز کر گیا ہے کیا تو نے میرا دل بھڑا کر دیکھا ہے یا میرے اندرون کو دیکھ لیا ہے؟

كَمَلْ بِخُبْرِكَ كُلَّ كَيْدٍ تَقْصِدُ وَاللَّهُ يَكْفِي الْعَبْدَ لِلْأَرْزَاءِ
ہر مکر جو تو کرنا چاہتا ہے اپنی خبیثت سے کمال تک پہنچا دے۔ اور اپنے بندے کو پناہ دینے کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔

تَأْتِيكَ أَيَاتِي فَتَعْرِفْ وَجْهَهَا فَاصْبِرْ وَلَا تَتْرُكْ طَرِيقَ حَيَاءِ
میرے نشان تیرے پاس آئیں گے پس تو ان کی حقیقت کو پہچان لے گا۔ پس صبر کر اور حیا کا طریق نہ چھوڑ۔

إِنِّي كَتَبْتُ الْكُتُبَ مِثْلَ خَوَارِقِ أَنْظُرْ أَعْنَدَكَ مَا يَصُوبُ كَمَا مِثِّي
میں نے معجزات کے رنگ میں کتابیں لکھی ہیں۔ دیکھ کیا تیرے پاس ایسا پانی ہے جو میرے پانی کی طرح برسے۔

إِنْ كُنْتَ تَقْدِرُ يَا خَصِيمِ كَقَدْرَتِي فَكُتِبْ كَمَا مِثْلِي قَاعِدًا بِحَدَائِي
اے میرے خصم! اگر تو میری طرح قدرت رکھتا ہے تو میری طرح میرے سامنے بیٹھ کر لکھ۔

مَا كُنْتُ تَرْضَى أَنْ تُسَمِّيَ جَاهِلًا فَالآنَ كَيْفَ قَعَدْتُ كَاللْكُنَاءِ
تُو تو جاہل کہلانے پر راضی نہ تھا سو اب تو ژولیدہ زبان عورت کی طرح کیسے بیٹھ گیا ہے۔

قَدْ قُلْتُ لِلْسُّفَهَاءِ إِنَّ كِتَابَهُ عَفْصٌ يَهْيُجُ الْقِيَاءَ مِنْ إِصْغَاءِ
تو نے بیوقوفوں سے کہا کہ اس کی کتاب بدمزہ ہے جس کے سننے سے بُئی آتی ہے۔

مَا قُلْتَ كَالْأَدْبَاءِ قُلْ لِي بَعْدَمَا ظَهَرْتُ عَلَيْكَ رَسُولِي كَفِيَاءِ
مجھے بتا کہ تو نے ادیبوں کی طرح کیا کہا ہے اس کے بعد کہ تجھے میرے رسالے کے کی طرح دکھائی دیئے۔

قَدْ قُلْتَ إِنِّي بَاسِلٌ مُتَوَعِّلٌ سَمَّيْتَنِي صَيْدًا مِّنَ الْخِيَلَاءِ
تو نے دعویٰ کیا ہے کہ میں دلاور ہوں اور علم میں مہارت رکھنے والا ہوں اور تکبر سے تو نے میرا نام شکار رکھا تھا۔

أَلْيَوْمَ مِنِّي قَدْ هَرَبْتَ كَارِئِبٍ خَوْفًا مِّنَ الْإِحْزَاءِ وَالْإِعْرَاءِ
آج تو تو میرے مقابلے میں خرگوش کی طرح بھاگا ہے۔ رسوا اور ننگا ہونے کے خوف سے۔

فَكِرْ أَمَا هَذَا التَّخَوُّفُ آيَةٌ رُّعْبًا مِّنَ الرَّحْمَنِ لِلْإِذْرَاءِ
سوچ کہ کیا تیرا یہ مرعوب ہو کر ڈرنا تجھے سمجھانے کے لئے خدائے رحمان کی طرف سے نشان نہیں ہے۔

كَيْفَ النَّضَالِ وَأَنْتَ تَهْرُبُ خَشِيَةً أَنْظِرْ إِلَى ذُلِّ مَنِ اسْتَعْلَاءِ
تو مجھ سے کس طرح مقابلہ کر سکتا ہے حالانکہ تو مجھ سے ڈر کر بھاگ رہا ہے۔ دیکھ اس ذلت کی طرف جو تکبر کرنے کی وجہ سے تجھے پہنچی ہے۔

إِنَّ الْمُهَيِّمِينَ لَا يُحِبُّ تَكْبُرًا مِنْ خَلْقِهِ الضُّعْفَاءِ دُودِ فَنَاءِ
بے شک خدائے مہیمن تکبر کو پسند نہیں کرتا اپنی کمزور مخلوق کی طرف سے، جو فنا کا کیرا ہے۔

عَفَرَتْ مِنْ سَهْمٍ أَصَابَكَ فَاجِنًا أَصْبَحْتَ كَالْأَمْوَاتِ فِي الْجَهْرَاءِ
تُو خاک آلود کر دیا گیا ہے اس تیرے جو اچانک تجھے آ لگا ہے تو بیابان میں مردوں کی طرح ہو گیا ہے۔

أَلَا إِنَّ آيْنَ فَرَرْتَ يَا ابْنَ تَصْلَفٍ قَدْ كُنْتَ تَحْسَبُنَا مِنَ الْجَهْلَاءِ
اے لاف زن! اب تو کہاں بھاگ گیا ہے؟ تو تو ہمیں جاہلوں میں سے خیال کیا کرتا تھا۔

يَا مَنْ أَهَاجَ الْفِتْنِ فَمَ لِنِضَالِنَا كُنَّا نَعُدُّكَ نَوْجَةَ الْحَشَوَاءِ
اے وہ شخص جس نے فتنے برپا کئے؟ ہمارے مقابلے کے لئے اٹھ۔ ہم تو تجھے غبار والی زمین کا طوفان سمجھتے ہیں۔

نُطِقِي كَمَوْلِي الْأَسْرَةِ جَنَّةِ قَوْلِي كَقِنُو النَّخْلِ فِي الْخَلْقَاءِ
میرا نطق اس باغ کی طرح ہے جس کی وادیوں میں دوسری بار بارش ہوئی ہو۔ اور میرا قول کھجور کے خوشے کی طرح ہے جو زرخیز زمین میں ہو۔

مُزَّقَّتْ لَكِنْ لَا بِضَرْبِ هَرَاوَةٍ بَلْ بِالسُّيُوفِ الْجَارِيَاتِ كَمَاءِ
تُو پارہ پارہ کر دیا گیا ہے لیکن ڈنڈے کی ضرب سے نہیں بلکہ تلواروں سے جو آب رواں کی طرح (تیز) تھیں۔

﴿۹۳﴾

إِنْ كُنْتَ تَحْسُدْنِي فَإِنِّي بَاسِلٌ أَصْلَى فُؤَادَ الْحَاسِدِ الْخَطَاءِ

اگر تو مجھ سے حسد کرتا ہے تو میں ایک دلاور آدمی ہوں حاسد خطاکار کے دل کو جلاتا ہوں۔

كَذَّبْتَنِي كَفَّرْتَنِي حَقَّرْتَنِي وَارَدْتَّ أَنْ أُسْفَى كَمِثْلِ عَفَاءِ

تو نے میری تکذیب کی مجھے کافر کہا اور مجھے حقیر سمجھا اور تو نے ارادہ کیا ہے کہ میں مٹی کی طرح اڑا دیا جاؤں۔

هَذَا إِرَادَتُكَ الْقَدِيمَةُ مِنْ هَوَىٰ وَاللَّهُ كَهْفِي مُهْلِكُ الْأَعْدَاءِ

یہ حرص و ہوا کی وجہ سے تیرا پرانا ارادہ ہے اور اللہ میری پناہ ہے جو دشمنوں کو ہلاک کرنے والا ہے۔

إِنِّي لَشَرُّ النَّاسِ إِنْ لَّمْ يَأْتِنِي نَصْرٌ مِنَ الرَّحْمَنِ لِإِعْلَافِ

میں بدترین مخلوق ہوں گا اگر خدائے رحمان کی مدد مجھے غالب کرنے کے لئے نہ آئے۔

مَا كَانَ أَمْرِي يَدِيكَ وَإِنَّهُ رَبُّ قَدِيرٌ حَافِظُ الضُّعَفَاءِ

تیرے ہاتھ میں تو کوئی اختیار نہیں اور خدا کی یہ شان ہے کہ وہ رب قدیر اور کمزوروں کا محافظ ہے۔

الْكِبْرُ قَدْ أَلْقَاكَ فِي دَرْكِ اللَّظِي إِنَّ التَّكْبَرَ أَرَدَهُ الْأَشْيَاءُ

تکبر نے تجھے دوزخ کے نچلے طبقہ میں ڈال دیا ہے۔ یقیناً تکبر ہر ایک چیز سے بدر ہے۔

خَفَّ قَهْرَ رَبِّ ذِي الْجَلَالِ إِلَىٰ مَتَىٰ تَقْفُوهُ هَوَاكُ وَتَنْزُونَ كِطْبَاءِ

خدائے ذوالجلال کے قہر سے ڈر۔ کب تک تو اپنی خواہش کی پیروی کرے گا اور ہرنوں کی طرح چوکڑیاں بھرتا رہے گا۔

تَبْغِي زَوَالِي وَالْمُهَيْمِنُ حَافِظِي عَادَيْتَ رَبًّا قَادِرًا بِمِرَائِي

تو میرا زوال چاہتا ہے جب کہ خدائے نگہبان میرا محافظ ہے مجھ سے جھگڑا کرنے میں تو نے رب قدیر کی دشمنی مول لے لی۔

إِنَّ الْمُقْرَبَ لَا يُضَاعُ بِفِتْنَةٍ وَالْأَجْرُ يُكْتَبُ عِنْدَ كُلِّ بَلَاءِ

(خدا کا) مقرب کسی فتنے سے ضائع نہیں ہوتا۔ ہر مصیبت کے وقت اس کا اجر لکھا جاتا ہے۔

مَا خَابَ مَنْ خَافَ الْمُهَيْمِنَ رَبَّهُ إِنَّ الْمُهَيْمِنَ طَالِبُ الطُّلَبَاءِ

جو اپنے رب مہیمن سے ڈرے وہ نامراد نہیں ہوتا کیونکہ یقیناً نگران خدا تو اپنے طالبوں کا طالب ہے۔

هَلْ تَطْمَعُ الدُّنْيَا مَذَلَّةً صَادِقٍ هِيَآتِ ذَاكَ تَخِيلُ الشُّفَهَاءِ

کیا دنیا صادق کی ذلت کی طمع رکھتی ہے؟ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ یہ تو بے وقوفوں کا خیال ہے۔

إِنَّ الْعَوَاقِبَ لِلَّذِي هُوَ صَالِحٌ وَالْكَرَّةُ الْأُولَى لِأَهْلِ جَفَاءٍ

لڑائی کا انجام نیکوکار کے حق میں ہی نکلتا ہے البتہ پہلا حملہ اہل جفا کا ہوتا ہے۔

شَهِدْتُ عَلَيْهِ خَصِيمٌ سُنَّةُ رَبِّنَا فِي الْأَنْبِيَاءِ وَزُومَرَةَ الصُّلَحَاءِ

اے محاصم! اسی امر پر ہمارے رب کی سنت گواہ ہے جو انبیاء اور صلحاء کے گروہ میں (جاری) ہے۔

مُتَّ بِالْتَّغَيْظِ وَاللَّظْيِ يَا حَاسِدِي إِنَّا نَمُوتُ بِعِزَّةٍ فَعَسَاءِ

اے میرے حاسد! تو غضب اور آگ کی لپٹ سے مر جا، ہم تو قائم و دائم عزت کے ساتھ مریں گے۔

إِنَّا نَرَى كُلَّ الْعُلَى مِنْ رَبِّنَا وَالْخَلْقُ يَا تِينَا لِبَغْيِ ضِيَاءِ

ہم تو یہی پاتے ہیں کہ تمام بلندیاں ہمارے رب سے ہی ملتی ہیں اور مخلوق روشنی کی طلب میں ہمارے پاس آتی ہے۔

هُمْ يَذْكُرُونَكَ لَا عَيْنِينَ وَذِكْرُنَا فِي الصَّالِحَاتِ يُعَدُّ بَعْدَ فَنَاءِ

(اے حاسد) لوگ تیرا ذکر تو لعنت سے کریں گے اور نیک کاموں کے بارے میں ہمارا ذکر فنا کے بعد بھی ہوتا رہے گا۔

هَلْ تَهْدِمَنَّ الْقَصْرَ قَصْرَ الْهِنَا هَلْ تُحْرِقَنَّ مَا صَنَعَهُ بِنَائِي

کیا تو اس محل کو گرادے گا جو ہمارے معبود کا محل ہے؟ کیا تو اس چیز کو جلا ڈالے گا جسے میرے معمار (اللہ تعالیٰ) نے بنایا ہے؟

يَرْجُونَ عَشْرَةَ جَدْنَا حُسْدَانَنَا وَنَذُوقُ نَعْمَاءَ أَعْلَى نَعْمَاءِ

ہمارے حاسد چاہتے ہیں کہ ہمارا نصیب جاتا رہے حالانکہ ہم نعمت پر نعمت چکھ رہے ہیں۔

لَا تَحْسَبَنَّ أَمْرِي كَأَمْرِ غُمَّةٍ جَاءَتْ بِكَ الْآيَاتِ مِثْلَ ذُكَاةٍ

میرے کام کو مشتبہ کام کی طرح نہ جان۔ تیرے پاس تو سورج کی طرح روشن نشان آچکے ہیں۔

جَاءَتْ خِيَارُ النَّاسِ شَوْقًا بَعْدَمَا شَمُّوا رِيَّاحَ الْمَسْكِ مِنْ تَلْقَائِي

نیک آدمی میرے پاس شوق سے آئے ہیں بعد اس کے کہ میری جانب سے انہوں نے کستوری کی خوشبو سونگھی۔

طَارُوا إِلَيَّ بِالْفَلَةِ وَ إِرَادَةَ كَالطَّيْرِ إِذْ يَأْوِي إِلَى الدَّفْوَاءِ

وہ میری طرف الفت اور ارادت سے پرواز کر کے آئے اس پرندے کی طرح جو بڑے درخت پر پناہ لیتا ہے۔

لَفَظْتُ إِلَيَّ بِلَادُنَا أَكْبَادَهَا مَا بَقِيَ إِلَّا فَضْلَةُ الْفَضْلَاءِ

ہمارے ملک نے ہماری طرف اپنے جگر گوشوں کو پھینک دیا ہے اور اب فاضلوں میں سے صرف بچے کھچے ہی باقی رہ گئے ہیں۔

أَوْ مِنْ رِجَالِ اللَّهِ أَحْفَى سِرُّهُمْ يَا تَوْنِنِي مِنْ بَعْدِ كَالشَّهْدَاءِ

یا وہ مردانِ خدا باقی رہ گئے ہیں جن کے حالات پوشیدہ ہیں اور وہ ان کے بعد میرے پاس گواہوں کی طرح آئیں گے۔

ظَهَرَتْ مِنَ الرَّحْمَنِ آيَاتُ الْهُدَى سَجَدَتْ لَهَا أُمَّمٌ مِنَ الْعُرَفَاءِ

خدا نے رحمان کی طرف سے ہدایت کے نشان ظاہر ہو گئے اور ان نشانوں کی وجہ سے عارفوں کے گروہ (خدا کے حضور) سجدہ ریز ہو گئے۔

أَمَّا اللَّيَامُ فَيُنْكِرُونَ شَقَاوَةً لَا يَهْتَدُونَ بِهَذَا الْأَضْوَاءِ

مگر بد بخت لوگ اپنی بد بختی کی وجہ سے انکار کر رہے ہیں وہ ان روشنیوں سے ہدایت نہیں پا رہے۔

هُمْ يَأْكُلُونَ الْجِيفَ مِثْلَ كِلَابِنَا هُمْ يَشْرَهُونَ كَأَنْسْرِ الصَّحْرَاءِ

وہ ہمارے کتوں کی طرح مردار کھا رہے ہیں وہ صحرا کے گدھوں کی طرح (مردار کے) حریص ہیں۔

خَشَوْا وَلَا تَخْشَى الرِّجَالَ شَجَاعَةً فِي نَائِبَاتِ الدَّهْرِ وَالْهَيْجَاءِ

انہوں نے (مجھے) ڈرایا حالانکہ بہادر مرد شجاعت کی وجہ سے زمانے کے حوادث اور لڑائی میں ڈرانہیں کرتے۔

لَمَّا رَأَيْتُ كَمَالَ لُطْفِ مُهِمِنِي غَابَ الْبَلَاءُ فَمَا أَحْسُ بَلَائِي

جب میں نے اپنے نگہبانِ خدا کی کمال مہربانی کو دیکھا تو مصیبت جاتی رہی سو میں اپنی کوئی مصیبت محسوس نہیں کرتا۔

مَا خَابَ مِثْلِي مُؤْمِنٌ بَلْ خَصْمُنَا قَدْ خَابَ بِالتَّكْفِيرِ وَالْإِفْتَاءِ

میرے جیسا مؤمن نامراد نہیں رہا بلکہ ہمارا دشمن تکفیر اور فتویٰ بازی میں نامراد ہو گیا۔

الْغَمْرُ يُبْدُو نَاجِدِيهِ تَغِيظًا أَنْظُرُ إِلَى ذِي لَوْثَةٍ عَجْمَاءِ

جاہل آدمی غصے سے اپنے دانت دکھاتا ہے (تو) اس اجنبی چوپائے کی طرف نگاہ کر۔

قَدْ أَسْخَطَ الْمَوْلَى لِرُضَى غَيْرِهِ وَاللَّهُ كَانَ أَحَقَّ لِلرِّضَاءِ

اس نے اپنے مولیٰ کو ناراض کر دیا تاکہ اس کے غیر کو خوش کرے اور خدا کا راضی کیا جانا زیادہ سزاوار اور مناسب ہے۔

كَسَرْتُ ظَرْفَ عُلُومِهِمْ كَزُجَاجَةٍ فَتَطَايَرُوا كَسَطَائِرِ الْوَقْعَاءِ

میں نے ان کے علوم کے برتن کو شیشے کی طرح توڑ دیا پس وہ غبار کے اڑنے کی طرح اڑ گئے۔

قَدْ كَفَرُوا مَنْ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ لِمَقَالَةِ ابْنِ بَطَالَةَ وَغَوَاءِ

انہوں نے اس شخص کو کافر قرار دیا جو کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ ان کی یہ بات (شیخ) بنا لوی کے قول اور اس کے چیننے چلانے کی وجہ سے ہے۔

خَوْفُ الْمُهَيِّمِنِ مَا أَرَى فِي قَلْبِهِمْ فَارْتِ عِيُونَ تَمَرُّدٍ وَابَاءِ
میں ان کے دلوں میں خدائے مہیمن کا خوف نہیں دیکھتا بلکہ (ان کے) سرکشی اور انکار کے چشموں نے جوش مارا ہے۔

قَدْ كُنْتُ أَمَلُ أَنَّهُمْ يَخْشَوْنَهُ فَالْيَوْمَ قَدَّمَا لُوا إِلَى الْأَهْوَاءِ
میں امید کرتا تھا کہ وہ اس سے ڈریں گے پر آج تو وہ حرص و ہوا کی طرف جھک گئے ہیں۔

نَضُّوا الثِّيَابَ ثِيَابَ تَقْوَى كُلَّهُمْ مَا بَقِيَ إِلَّا لِبَسَّةِ الْإِغْوَاءِ
ان سب نے تقویٰ کے جامے اتار چھینے اور ان پر بہکانے کے لباس کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔

هَلْ مِنْ عَفِيفٍ زَاهِدٍ فِي حِزْبِهِمْ أَوْ صَالِحٍ يَخْشَى زَمَانَ جَزَاءِ
کیا ان کے گروہ میں کوئی پرہیز گار اور زاہد باقی ہے؟ یا ایسا صالح جو یوم جزاء سے ڈرتا ہو؟

وَاللَّهِ مَا أَدْرِي تَقِيًّا خَائِفًا فِي فِرْقَةٍ قَامُوا لِهَلْدَمِ بِنَائِي
خدا کی قسم! میں نہیں پاتا کوئی ڈرنے والا پرہیز گار اس گروہ میں جو میری عمارت کو ڈھانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

مَا أَرَى غَيْرَ الْعَمَائِمِ وَاللَّحَى أَوْ أَنْفًا زَاغَتْ مِنَ الْخِيَلَاءِ
میں پگڑیوں اور داڑھیوں یا ایسے ناکوں کے سوا جو تکبر سے ٹیڑھے ہو گئے ہیں اور کچھ نہیں دیکھتا۔

لَا ضَيْرَ إِنْ رَدُّوْا كَلَامِي نَخْوَةً فَسَيَنْجَعُنِي فِي آخِرِينَ نِدَائِي
کچھ مضائقہ نہیں اگر انہوں نے میرے کلام کو تکبر سے رد کر دیا ہے پس عقرب دوسروں میں میری آواز ضرور اثر انداز ہو کر رہے گی۔

لَا تَنْظُرْنَ عَرُوًّا إِلَى إِفْتَاءِ هِمِّ غَسَّ تَلَاغَسًا بِنَفْعِ عَمَاءِ
ان کے فتوؤں کو تعجب سے نہ دیکھو۔ ایک کمینہ اندھے پن کے غبار کی وجہ سے (دوسرے) کمینے کی پیروی کر رہا ہے۔

قَدْ صَارَ شَيْطَانُ رَجِيمٍ جَبَّهُمْ يُمَسِّي وَيُضْحِي بَيْنَهُمْ لِلِقَاءِ
شیطانِ رَجِيمِ ان کا محبوب بن گیا ہے وہ ان کے درمیان ملاقات کے لئے صبح شام آتا ہے۔

أَعْمَى قُلُوبَ الْحَاسِدِينَ شُرُورُهُمْ أَعْرَى بَوَاطِنَهُمْ لِبَاسِ رِيَاءِ
حاسدوں کے دلوں کو ان کی شرارتوں نے اندھا کر دیا ہے اور ان کے اندرون کو ریا کے لباس نے ننگا کر دیا ہے۔

أَذُوا وَفِي سُبُلِ الْمُهَيِّمِنِ لَا نَرَى شَيْئًا أَلَدْنَا مِنَ الْإِيذَاءِ
انہوں نے دکھ دیا اور خدائے مہیمن کی راہ میں ہم کسی شے کو دکھ پانے سے زیادہ لذیذ نہیں سمجھتے۔

مَا اِنِّ اَرَى اَثَقَالَهُمْ كَجَدِيدَةٍ اِنِّى طَلِيحُ السَّيْحِ وَالْاَعْبَاءِ

میں ان کے بوجھوں کو کوئی نئے بوجھ نہیں پاتا میں سفروں اور بوجھوں کا عادی اور مشتاق ہوں۔

نَفْسِى كَعُسْبِرَةٍ فَاَحْبِقُ صُلْبَهَا مِنْ حَمَلِ اِيْذَاءِ الْوَرَاىِ وَجَفَاءِ

میرا نفس اونٹنی کی طرح ہے سو اس کی پشت لاغر کر دی گئی ہے مخلوق کے ظلم و ایذا اٹھانے سے۔

هَذَا وَرَبِّ الصَّادِقِيْنَ لَا جَنَبِىْ نَعَمَ الْجَنَى مِنْ نَخْلَةِ الْاَلَاءِ

اس بات کو پلے باندھ لے۔ اور بچوں کے رب کی قسم ہے کہ میں نعمتوں کی کھجور سے اچھے میوے چنتا ہوں۔

اِنَّ اللِّئَامَ يُحَقِّرُوْنَ وَذَمُّهُمْ مَّا زَادَنِى الْاَلَمَاقَامَ سَنَاءِ

کینے لوگ تو میری تحقیر کرتے ہیں اور ان کی مذمت مجھے صرف رفعت کے مقام میں ہی بڑھاتی ہے۔

رَمَعُ الْاِنَاسِ يُحْمَلِقُوْنَ كَتَعْلَبِ يُوْذُوْنَ نَبِىَّ بِتَحَوُّبِ وَمُؤَا

رذیل لوگ لومڑی کی طرح مجھے گھورتے ہیں اور مجھے لومڑی اور بلی کی آواز نکال کر دکھ دیتے ہیں۔

وَاللّٰهَ لَيْسَ طَرِيْقُهُمْ نَهْجَ الْهُدٰى بَلْ مُنِيَّةٌ نَّشَاتٌ مِنَ الْاَهْوَاِ

اللہ کی قسم! ان کا طریق ہدایت کا طریق نہیں بلکہ ایک ایسی آرزو ہے جو حرص و ہوا سے پیدا ہوتی ہے۔

اَعْرَضْتُ عَنْ هٰذِيْاَنِهْمُ بِتَصَامُمِ وَحَسِبْتُ اَنَّ الشَّرَّ تَحْتِ مِرَاِ

میں نے ان کے ہڈیان سے بہرہ بن کر اعراض کیا اور میں نے جان لیا کہ بحث مباحثہ کے نیچے شر (مخفی) ہے۔

اِنَّا صَبَرْنَا عِنْدَ اِيْذَاءِ الْعِدَا فَعَلُوْا كَمَثَلِ الدُّخِّ مِنْ اِعْصَاىِ

ہم نے دشمنوں کی ایذا رسانی کے وقت صبر کیا تو میری چشم پوشی کی وجہ سے انہوں نے دھوئیں کی طرح بلندی کا اظہار کیا۔

مَا بَقِيَ فِيْهِمْ عِفَّةٌ وَزَهَادَةٌ لَا ذَرَّةٌ مِّنْ عِيْشَةٍ خَشَنَاءِ

ان میں کوئی عفت اور پرہیزگاری باقی نہیں رہی اور نہ ہی مجاہدانہ زندگی کا کوئی ذرہ باقی ہے۔

مَالُوْا اِلَى الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ مِنْ هَوٰى فَرُّوْا مِنَ الْبَاسَاءِ وَالضَّرَاِ

وہ حرص و ہوا کی وجہ سے حقیر دنیا کی طرف مائل ہو گئے ہیں اور تکلیفوں اور سختیوں سے بھاگ نکلے ہیں۔

صَالُوْا مِنَ الْاَوْبَاشِ حِزْبِ اَرَاذِلِ فَكَانَتْهُمْ كَالْحَنِيْ لِاِحْمَاِ

اوباشوں میں سے کینوں کے گروہ نے حملہ کیا گویا کہ وہ اوبالوں کی طرح ہیں جو حرارت حاصل کرنے کے لئے ہوتے ہیں

لَمَّا كَتَبْتُ الْكُتُبَ عِنْدَ غُلُوهِمْ بِبِلاغَةٍ وَ عَدْوَبَةٍ وَ صَفَاءٍ
اور جب میں نے ان کے غلو کے وقت کتابیں لکھیں جو بلاغت، شیرینی اور وضاحت سے پُر تھیں۔

قَالُوا قَرَأْنَا لَيْسَ قَوْلًا جَيِّدًا أَوْ قَوْلٌ عَارِبِيٌّ مِنَ الْأَدْبَاءِ
انہوں نے کہا ہم نے پڑھ لی ہیں (یہ) کوئی عمدہ بات نہیں ہیں۔ یہ ادیبوں میں سے کسی ماہر عرب کا قول ہے۔

عَرَبٌ أَقَامَ بَيْتَهُ مُتَسْتَرًا أَمَلَى الْكِتَابَ بِبُكْرَةٍ وَ مَسَاءٍ
ایک عرب (ادیب) ہے جو اس کے گھر میں پوشیدہ طور پر پڑھتا ہوا ہے اور وہی صبح و شام کتاب لکھواتا ہے۔

أَنْظُرُ إِلَى أَقْوَالِهِمْ وَ تَنَاقُضٍ سَلَبَ الْعِنَادُ إِصَابَةَ الْأَرَءِ
تو ان کی باتوں اور (ان کے) تضاد کو دیکھ۔ دشمنی نے ان سے صحیح رائے سب کر لی ہے۔

طَوْرًا إِلَى عَرَبٍ عَزُوهُ وَ تَارَةً قَالُوا كَلَامٌ فَاسِدٌ الْإِمْلَاءِ
کبھی تو نے میرے کلام کو کسی عرب کی طرف منسوب کیا اور کبھی یہ کہا کہ اس کلام کی املاء خراب ہے۔

هَذَا مِنَ الرَّحْمَنِ يَا حِزْبَ الْعِدَا لَا فِعْلٌ شَامِيٌّ وَلَا رُفْقَائِي
اے دشمنوں کے گروہ! یہ تو خدائے رحمان کی طرف سے ہے نہ یہ کسی شامی کا فعل ہے نہ میرے رفیقوں کا۔

أَعْلَى الْمُهَيْمِنُ شَأْنَنَا وَ عُلُومَنَا نَبِيٌّ مَنَازِلَنَا عَلَى الْجَوَازِ
خدائے نگہبان نے ہماری شان اور علوم کو بلند کر دیا ہے اس لئے ہم اپنے گھر بُرجِ جواز پر بنا رہے ہیں۔

خَلُّوا مَقَامَ الْمُؤَلَوِيَّةِ بَعْدَهُ وَ تَسْتَرُوا فِي غَيْهِبِ الْخَوْفَاءِ
اب اس کے بعد مولویت کا مقام چھوڑ دو اور اندھے کنوئیں کی تاریکی میں چھپ جاؤ۔

قَدْ حَدَدْتُ كَالْمُرْهَفَاتِ قَرِيحَتِي فَفَهِمْتُ مَالِمَ يَفْهَمُوا أَعْدَائِي
میری طبیعت تلواروں کی طرح تیز کر دی گئی ہے پس میں وہ چیز سمجھا ہوں جس کو میرے دشمن نہیں سمجھتے۔

هَذَا كِتَابِي حَازَ كُلَّ بِلَاغَةٍ بِهِرَ الْعُقُولِ بِنُضْرَةٍ وَ بَهَاءٍ
یہ میری کتاب ہے جس نے ہر قسم کی بلاغت کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے اور اس نے تازگی اور خوبی سے عقول کو حیران کر دیا ہے۔

اللَّهُ أَعْطَانِي حَدَائِقَ عِلْمِهِ لَوْلَا الْعِنَايَةُ كُنْتُ كَالسُّفَهَاءِ
اللہ نے مجھے اپنے علم کے باغ عطا فرمائے ہیں۔ اگر اللہ کی عنایت نہ ہوتی تو میں بھی بے وقوفوں کی طرح ہوتا۔

إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ رَبًّا مُحْسِنًا فَارَى عُيُونَ الْعِلْمِ بَعْدَ دُعَائِي

میں نے اپنے اللہ ربِّ محسن سے درخواست کی تو میری دعا کے بعد اس نے (مجھے) علم کے چشمے دکھا دیئے۔

إِنَّ الْمُهَيِّمَنَ لَا يُعْزُزُ بِنَحْوَةٍ إِنْ رُمْتَ اعْزَازًا فَكُنْ كَعَفَاءِ

بے شک خدائے نگہبان تکبر پر عزت نہیں دیتا۔ اگر تو اعزاز حاصل کرنا چاہتا ہے تو خاک کی طرح ہو جا۔

وَاللَّهِ قَدْ فَرَطْتُ فِي أَمْرِي هَوًى وَأَبَيْتُ كَأَلْمُسْتَعْجَلِ الْخَطَاءِ

خدا کی قسم! تو نے ہوا و ہوس کی وجہ سے میرے معاملے میں کوتاہی کی ہے اور جلد باز خطا کار کی طرح انکار کر دیا ہے۔

الْحُرُّ لَا يَسْتَعْجِلُنْ بَلْ إِنَّهُ يَرْنُوبًا مَعَانٍ وَكَشَفَ غَطَاءِ

تعصب سے آزاد (انسان) جلد بازی نہیں کیا کرتا وہ گہری نظر سے اور پردہ اٹھا کر دیکھتا ہے۔

يَخْشَى الْكِرَامَ دُعَاءِ أَهْلِ كَرَامَةٍ رُحْمًا عَلَى الْأَزْوَاجِ وَالْأَبْنَاءِ

شرفا اپنے بیوی بچوں پر رحم کرتے ہوئے اہل کرامت کی دعا سے ڈرتے ہیں۔

عِنْدِي دُعَاءٌ خَاطِفٌ كَصَوَاعِقِ فَحَذَّرْتُمُ حَذَارٍ مِنْ أَرْجَائِي

میری دعا ایسا تیر ہے جو بجلیوں کی طرح تیزی سے اپنے نشانے پر جا لگتا ہے (پس مخالفانہ طور پر) میرے قریب آنے سے بچو اور بچو۔

وَاللَّهِ إِنِّي لَا أُرِيدُ إِمَامَةً هَذَا خَيْالُكَ مِنْ طَرِيقِ خَطَاءِ

خدا کی قسم! میرا امام بننے کا خود کوئی ارادہ نہیں۔ تیرا یہ خیال غلطی سے پیدا ہوا ہے۔

إِنَّا نُرِيدُ اللَّهُ رَاحَةً رَوْحَنَا لَا سُودًا وَرِيَّاسَةً وَعَالَاءِ

بے شک ہم تو صرف اللہ کو چاہتے ہیں جو ہماری روح کی راحت ہے۔ ہم کسی سرداری ریاست اور غلبہ کو نہیں چاہتے۔

إِنَّا تَوَكَّلْنَا عَلَى خَلْقِنَا مُعْطَى الْجَزِيلِ وَوَاهِبِ النِّعْمَاءِ

ہم نے اپنے پیدا کرنے والے پر توکل کیا ہے جو بہت دینے والا اور نعمت کا عطا کرنے والا ہے۔

مَنْ كَانَ لِلرَّحْمَنِ كَانَ مُكْرَمًا لَا زَالَ أَهْلَ الْمَجْدِ وَالْأَلَاءِ

جو خدا کا ہو گیا وہ بزرگ بن جاتا ہے اور وہ ہمیشہ بزرگی اور نعمتوں والا بنا رہتا ہے۔

إِنَّ الْعِدَا يُؤْذُونَنِي بِخَبَائِثِهِ يُؤْذُونَ بِالْبُهْتَانِ قَلْبَ بَرَاءِ

بے شک دشمنِ خباثت سے مجھے تکلیفیں دے رہے ہیں وہ بہتان لگا کر ایک بے گناہ انسان کے دل کو ایذا پہنچا رہے ہیں۔

هُم يُذْعَرُونَ بِصِيحَةٍ وَنَعْدَتِهِمْ فِي زُمْرٍ مَوْتَى لَامِنَ الْأَحْيَاءِ
وہ چیخ وچلا کر (ہمیں) ڈراتے ہیں حالانکہ ہم انہیں مُردوں کے زمرہ میں شمار کرتے ہیں نہ کہ زندوں میں۔

كَيْفَ التَّخَوُّفِ بَعْدَ قُرْبٍ مُشْجِعٍ مِنْ هَذِهِ الْأَصْوَاتِ وَالصُّوَصَاءِ
جرات عطا کرنے والے (خدا) کے قرب کے بعد ان آوازوں اور شور و غوغا سے ڈر کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟

يَسْعَى الْخَبِيثُ لِيُطْفِئَ أَنْوَارَنَا وَالشَّمْسُ لَا تَخْفَى مِنَ الْإِخْفَاءِ
خمیٹ کوشش کرتا ہے کہ ہمارے انوار کو بجھا دے اور آفتاب تو چھپانے سے چھپ نہیں سکتا۔

إِنَّ الْمُهَيِّمِينَ قَدْ آتَمَ نَوَالَهُ فَضْلًا عَلَيَّ فَصِرْتُ مِنْ نُحْلَاءِ
بے شک خدائے نگہبان نے اپنی بخشش کو کمال تک پہنچا دیا ہے مجھ پر فضل کرتے ہوئے پس میں بخشش کرنے والوں میں سے ہو گیا۔

نُعْطَى الْعُلُومَ لِدَفْعِ مَتْرَبَةِ الْوَرَى طَالَتْ أَيَادِينَا عَلَيَّ الْفُقَرَاءِ
مخلوق کی تنگ دستی دور کرنے کے لئے ہم علوم کا مال عطا کرتے ہیں اور محتاجوں پر ہمارے احسانات بہت زیادہ ہو گئے ہیں

إِنْ شِئْتَ لَيْسَتْ أَرْضُنَا بِبَعِيدَةٍ مِنْ أَرْضِكَ الْمَنْحُوسَةِ الصَّيْدَاءِ
اگر تو بھی کچھ لینا چاہتا ہے تو ہماری زمین کچھ دور نہیں ہے تیری اس زمین سے جو منحوس، سپاٹ اور سنگلاخ ہے۔

صَعْبٌ عَلَيْكَ زَمَانٌ سُئِلَ مُحَاسِبٍ إِنْ مِتَّ يَا خَصْمِي عَلَى الشَّحْنَاءِ
حساب لینے والے (خدا) کے سوالوں کی گھڑی تجھ پر سخت ہوگی۔ اے میرے دشمن! اگر تو کینے میں مر گیا۔

مَا جِئْتُ مِنْ غَيْرِ الضَّرُورَةِ عَابِثًا قَدْ جِئْتُ مِثْلَ الْمُزْنِ فِي الرَّمْضَاءِ
میں بے ضرورت اور بے مقصد نہیں آیا بلکہ میں تپتی ہوئی زمین پر بارش برسانے والے بادل کی طرح آیا ہوں۔

عَيْنٌ جَرَتْ لِعِطَاشِ قَوْمٍ أَضَجِرُوا أَوْ مَاءٌ نَقَعَ طَافِحٍ لِظَمَاءِ
پیار کے مارے بے گل لوگوں کے لئے ایک چشمہ جاری ہو گیا اور پیاسوں کے لئے بہت سا صاف پانی جاری ہو گیا ہے۔

إِنِّي بِأَفْضَالِ الْمُهَيِّمِينَ صَادِقٌ قَدْ جِئْتُ عِنْدَ ضَرُورَةٍ وَوَبَاءِ
بے شک میں خدائے نگہبان کے فضلوں سے صادق ہوں اور میں ضرورت اور وبا کے وقت آیا ہوں۔

ثُمَّ اللَّئَامُ يُكْذِبُونَ بِخُبَيْهِمْ لَا يَقْبَلُونَ جَوَائِزِي وَعَطَائِي
پھر بھی کینے لوگ اپنے ثبوت کی وجہ سے مجھے جھٹلاتے ہیں اور میری بخشش و عطا کو قبول نہیں کرتے۔

كَلِمُ اللَّامِ اسِنَّةٌ مَذْرُوبَةٌ وَ صُدُّوهُمْ كَمَا لَحَرَّةِ الرَّجُلَاءِ

کیموں کی باتیں تیز نیزے ہیں اور ان کے سینے سخت سنگلاخ زمین کی طرح ہیں۔

مَنْ حَارَبَ الصِّدِّيقَ حَارَبَ رَبَّهُ وَ نَبِيَّهُ وَ طَوَائِفَ الصُّلَحَاءِ

جو شخص صدیق سے لڑائی کرتا ہے وہ اپنے رب اور اس کے نبی اور صلحاء کے گروہوں سے جنگ کرتا ہے۔

وَاللَّهِ لَا أَدْرِي وَجُوهَ كُشَّاحَةٍ مِنْ غَيْرِ أَنَّ الْبُخْلَ فَارَ كَمَاءِ

اللہ کی قسم! میں ان کی دشمنی کی وجوہ نہیں جانتا، بجز اس کے کہ بخل نے ان میں (چشمہ کے) پانی کی طرح جوش مارا ہے۔

مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنَّهُمْ بَعْدَ أَوْتِي يَذْرُونَ حُكْمَ شَرِيعَةٍ غَرَاءِ

مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ وہ میری عداوت میں روشن شریعت کے حکم کو بھی چھوڑ دیں گے۔

عَادِيَتُهُمْ لِلَّهِ حِينَ تَلَاعَبُوا بِالذِّينِ صَوَالِيْنٍ مِنْ غُلُوَاءِ

میں خدا کی خاطر ان کا دشمن ہوا جب وہ دین سے کھیلنے لگے۔ جب کہ وہ حد سے بڑھتے ہوئے حملہ کرنے لگے۔

رُبِّيْتُ مِنْ دَرِّ النَّبِيِّ وَعَيْنِهِ أُعْطِيْتُ نُورًا مِّنْ سِرَاجِ حِرَاءِ

میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ اور آپ کے چشمے سے پلا ہوں اور غار حرا کے آفتاب سے مجھے نور عطا کیا گیا ہے۔

الشَّمْسُ أُمَّ وَالْهَالِالُ سَلِيلُهَا يَنْمُو وَيَنْشَأُ مِنْ ضِيَاءِ ذُكَاةِ

سورج ماں ہے اور ہلال اس کا فرزند جو سورج کی روشنی سے نشوونما پاتا ہے۔

إِنِّي طَلَعْتُ كَمَثَلِ بَدْرٍ فَانظُرُوا لَا خَيْرَ فَي مَنْ كَانَ كَالْكَهْمَاءِ

بے شک میں بدر کی طرح طلوع ہوا۔ سو تم دیکھو۔ اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو کمزور نظر والی عورت کی طرح ہو۔

يَارَبِّ أَيُّدِنَا بِفَضْلِكَ وَانْتَقِمِ مِمَّنْ يَدْعُ الْحَقَّ كَالْغُثَاءِ

اے میرے رب! ہماری تائید کر اپنے فضل سے اور انتقام لے اس شخص سے جو حق کو خس و خاشاک کی طرح دھکتا رہا ہے۔

يَارَبِّ قَوْمِي غَلَسُوا بِجَهَالَةٍ فَارْحَمْ وَأَنْزِلْ لَهُمْ بَدَارِ ضِيَاءِ

اے میرے رب! میری قوم جہالت سے اندھیرے میں چلی گئی ہے سو تو رحم کر اور انہیں روشنی کے گھر میں اتار۔

يَا لَائِمِي إِنَّ الْعَوَاقِبَ لِلتَّقَى فَارْبَأْ مَالَ الْأَمْرِ كَالْعُقَلَاءِ

اے مجھے ملامت کرنے والے! انجام متقیوں کے حق میں ہوا کرتا ہے پس تو دانشمندی کی طرح مال کار کے بارہ میں غور و فکر کر۔

اللَّهُ أَيَّدَنِي وَصَافَا رَحْمَةً وَأَمَدَّنِي بِالنِّعَمِ وَالْأَلَاءِ

اللہ نے میری تائید کی ہے اور اپنی رحمت سے دوست بنایا ہے اور مجھے قسم قسم کی نعمتوں سے مدد دی ہے۔

فَخَرَجْتُ مِنْ وَهْدِ الضَّلَالَةِ وَالشَّقَا وَدَخَلْتُ دَارَ الرُّشْدِ وَالْإِدْرَاءِ

پس میں بدبختی اور گمراہی کے گڑھے سے نکل گیا ہوں اور میں ہدایت اور تعلیم دینے کے گھر میں داخل ہو گیا ہوں۔

وَاللَّهِ إِنْ النَّاسَ سَقَطَ كُلُّهُمْ إِلَّا الَّذِي أَعْطَاهُ نِعْمَ لِقَاءِ

اور اللہ کی قسم! سب کے سب لوگ بیکار شے ہیں سوائے اس شخص کے جسے خدا نے اپنے دیدار کی نعمت دی ہو۔

إِنَّ الَّذِي أَرَوَى الْمُهَيَّمِ مِنْ قَلْبِهِ تَأْتِيهِ أَفْوَاجٌ كَمِثْلِ ظِمَاءِ

وہ شخص جس کے دل کو خدائے نگہبان نے سیراب کر دیا ہو اس کے پاس فوجوں کی فوجیں پیاسوں کی طرح آتی ہیں۔

رَبِّ السَّمَاءِ يُعِزُّهُ بِعِنَايَةٍ تَعْنُو لَهُ أَعْنَاقُ أَهْلِ دَهَاءِ

آسمان کا مالک اپنی عنایت سے اسے عزت دیتا ہے اور عقلمندوں کی گردنیں اس کے آگے جھک جاتی ہیں۔

أَلْأَرْضُ تُجْعَلُ مِثْلَ غِلْمَانٍ لَهُ تَأْتِي لَهُ الْأَفْلَاكُ كَالْخُدَمَاءِ

زمین اس کے لئے غلاموں کی طرح بنا دی جاتی ہے اور آسمان اس کے لئے خادموں کی طرح ہو جاتے ہیں۔

مَنْ ذَا الَّذِي يُخْزِي عَزِيزَ جَنَابِهِ الْأَرْضُ لَا تُفْنِي شُمُوسَ سَمَاءِ

وہ کون ہے جو جناب الہی کے پیارے کو ذلیل کرے آسمان کے سورجوں کو زمین فنا نہیں کر سکتی۔

أَلْخَلْقُ دُوْدٌ كُلُّهُمْ إِلَّا الَّذِي زَكَّاهُ فَضَلَ اللَّهُ مِنْ أَهْوَاءِ

خلقت ساری کی ساری کیڑے کی حیثیت رکھتی ہے سوائے اس شخص کے جسے اللہ کے فضل نے ہوا و ہوس سے پاک کر دیا ہو۔

فَأَنهَضُ لَهُ إِنْ كُنْتَ تَعْرِفُ قَدْرَهُ وَاسْبِقُ بِبَدْلِ النَّفْسِ وَالْإِعْدَاءِ

پس تو اس شخص کی خاطر اٹھ اگر تو اس کی قدر پہچانتا ہے اور نفس کو قربان کرنے اور دوڑانے میں سبقت لے جا۔

إِنْ كُنْتَ تَقْصِدُ ذُلَّهُ فَتَحَقَّرْ وَسْتَخْسَنُ كَالْكَلْبِ يَوْمَ جَزَاءِ

اگر تو اس کی ذلت چاہتا ہے تو تو خود حقیر کیا جائے گا اور کتے کی طرح جزا کے دن رائدہ درگاہ ہوگا۔

غَلَبَتْ عَلَيْكَ شَقَاوَةٌ فَتَحَقَّرْ مَنْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ كُرَمَاءِ

تجھ پر بدبختی غالب آگئی ہے سو تو حقیر جانتا ہے اس شخص کو جو اللہ کے نزدیک معززین میں سے ہے۔

صَعْبٌ عَلَيْكَ سِرَاجَنَا وَضِيَاءُنَا تَمْشِي كَمْشِي اللَّصِّ فِي اللَّيْلِ

ہمارا چراغ اور ہماری روشنی تجھ پر گراں ہے تو اندھیری رات میں چوروں کی طرح چل رہا ہے۔

تَهْدِي وَيَوْمَ اللَّهِ مَالِكٌ حِيلَةٌ يَوْمَ النُّشُورِ وَعِنْدَ وَقْتِ قَضَاءِ

تو بیہودہ گوی کر رہا ہے اور بخدا قیامت کے دن اور فیصلے کے وقت تیرے لئے کوئی حیلہ نہ ہوگا۔

بَرْقٌ مِّنَ الْمَوْلَىٰ نُرِيكَ وَمِيْضُهُ فَاصْبِرْ كَصَبْرِ الْعَاقِلِ الرَّئَاءِ

یہ مولیٰ کی طرف سے بجلی ہے جس کی چمک ہم تجھے دکھائیں گے پس تو غور سے دیکھنے والے عاقل کی طرح صبر کر۔

وَأَرَىٰ تَغْيِظُكُمْ يَفُورُ كُلِّجَةٍ مَوْجٌ كَمَوْجِ الْبَحْرِ أَوْ هَوْجَاءِ

اور میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا غصہ گہرے پانی کی طرح جوش مار رہا ہے اس کی لہر سمندر کی لہر یا تندہوا کی طرح ہے۔

وَاللَّهُ يَكْفِي مِنْ كَمَاةٍ نَضَالِنَا جَلْدٌ مِّنَ الْفَتِيَانِ لِسَالَعَدَاءِ

خدا کی قسم! ہمارے جنگجو بہادروں میں سے ایک جوان مرد دلیر ہی سب دشمنوں کے لئے کافی ہوگا۔

إِنَّا عَلَىٰ وَقْتِ النَّوَائِبِ نَصْبِرُ نَزْجِي الزَّمَانَ بِشِدَّةٍ وَرَخَاءِ

بے شک مصیبتوں کا وقت آنے پر ہم صبر کرتے ہیں ہم تنگی اور فراخی کی حالت میں زمانہ گذار دیتے ہیں۔

فِتْنِ الزَّمَانِ وُلْدَانٍ عِنْدَ ظُهُورِكُمْ وَالسَّيْلُ لَا يَخْلُو مِنَ الْعُثَاءِ

تمہارے ظاہر ہوتے ہی زمانہ کے فتنے پیدا ہو گئے اور فتنوں کا سیلاب خس و خاشاک سے خالی نہیں ہوتا۔

عَفْنَا لَفَيَاكُمْ وَلَا اسْتَكْرَهُ لَوْحَلَّ بَيْتِي عَاسِلُ الْبَيْدَاءِ

ہم تمہاری ملاقات سے کراہت کرتے ہیں حالانکہ میں نہیں کراہت کرتا اگرچہ میرے گھر میں جنگل کا بھیڑیا ہی اتر پڑے۔

الْيَوْمَ أَنْصَحُكُمْ وَكَيْفَ نَصَاحَتِي قَوْمٌ أَضَاعُوا الدِّينَ لِلشَّحْنَاءِ

آج میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ اور میری نصیحت سے کیسے فائدہ اٹھا سکتی ہے وہ قوم جس نے دین کو کینے کی وجہ سے ضائع کر دیا۔

قُلْنَا تَعَالَوْا لِلنُّضَالِ وَنَاضِلُوا فَتَكْنَسُوا كَالطَّبْيِ فِي الْأَفْلَاءِ

ہم نے کہا کہ مقابلے کے لئے آؤ اور مقابلہ کرو پس وہ چھپ گئے جس طرح ہرن بیابانوں میں چھپ جاتا ہے۔

لَا يُبْصِرُونَ وَلَا يَرُونَ حَقِيقَةً وَتَهَالَكُوا فِي بُخْلِهِمْ وَرِيَاءِ

وہ بصیرت اختیار نہیں کرتے اور نہ حقیقتِ حال کو دیکھتے ہیں اور اپنے بخل اور ریا میں مر چکے ہیں۔

هَلْ فِي جَمَاعَتِهِمْ بَصِيرٌ يَنْظُرُ نَحْوِي كَمَثَلِ مُبْصِرٍ رَنَاءِ

کیا ان کی جماعت میں کوئی بصیرت مند ہے جو دیکھے۔ میری طرف ایک غور کرنے والے مبصر کی طرح۔

مَا نَاصَلُونِي ثُمَّ قَالُوا جَاهِلٌ أَنْظُرْ إِلَىٰ إِبْدَانِهِمْ وَجَفَاءِ

انہوں نے مجھ سے مقابلہ تو نہ کیا اور کہہ دیا کہ جاہل ہے۔ ان کی ایذا اور ظلم کو دیکھ۔

دَعْوَى الْكُمَاةِ يَلُوحُ عِنْدَ تَقَابُلِ حَدِّ الطُّبَاةِ يُنِيرُ فِي الْهَيْجَاءِ

بہادروں کا دعویٰ مقابلہ پر ہی ظاہر ہوتا ہے۔ تلواروں کی دھار جنگ میں ہی چمکتی ہے۔

رَجُلٌ بِيْطْنٍ بَطَالَةٌ بَطَالَةٌ تَعْلِي عِدَاوَتُهُ كَرَعْدِ طَحَاةِ

ایک آدمی جو بٹالہ میں رہتا ہے بہت ہی ناکارہ ہے۔ اس کی عداوت بادل کی گرج کی طرح جوش مارتی ہے۔

لَا يَحْضُرُ الْمِضْمَارَ مِنْ خَوْفٍ عَرَا يَهْدِي كِنَسَوَانٍ بِحُجْبٍ خَفَاءِ

اس خوف کی وجہ سے جو اسے لاحق ہے وہ میدان میں نہیں آیا۔ وہ پوشیدگی کے پردوں میں عورتوں کی طرح بدزبانی کرتا ہے۔

قَدْ أَثَرَ الدُّنْيَا وَجِيفَةَ دَشْتِهَا وَالْمَوْتُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاةِ غَطَاءِ

اس نے دنیا اور اس کے جنگل کے مردار کو پسند کر لیا۔ غافلانہ و مجھو بانہ زندگی سے تو مر جانا ہی بہتر ہے۔

يَا صَيْدَ أَسْيَافِي إِلَى مَا تَأْبَرُ لَا تُنَجِّنَكَ سَيْرَةُ الْأَطْلَاءِ

اے میری تلوار کے شکار! تو کب تک اچھل کود کرے گا۔ ہرن کے بچوں کا کردار تجھے نجات نہیں دے گا۔

نَجَّسَتْ أَرْضَ بَطَالَةَ مَنْحُوسَةً أَرْضٌ مُحَرَّبَةٌ مِنَ الْحَرْبَاءِ

تو نے بٹالہ کی منحوس زمین کو جو گرگوں کی آماجگاہ ہے ناپاک کر دیا ہے۔

إِنِّي أُرِيدُكَ فِي النَّضَالِ كَصَائِدِ لَا يَرْكَنُ أَحَدٌ إِلَىٰ إِرْزَاءِ

میں تجھے مقابلے میں شکاری کی طرح چاہتا ہوں پس چاہیے کہ کوئی تجھے پناہ دینے کی طرف مائل نہ ہو۔

صَدْرُ الْقِنَاةِ يَنْوُشُ صَدْرَكَ ضَرْبُهُ وَيُرِيكَ مُرَانِي بِحَارِ دِمَاءِ

نیزے کی آئی کا یہ حال ہے کہ اس کی ضرب تیرے سینے کو چھید دے گی۔ اور میرے پلکار مغبوط نیزے تجھے خون کے دریا دکھائیں گے۔

جَاشَتْ إِلَيْكَ النَّفْسُ مِنْ كَلِمَاتِنَا خَوْفًا فَكَيْفَ الْحَالُ عِنْدَ مَرَائِي

میرے کلمات سے خوف کے مارے تیری جان لبوں تک پہنچ گئی ہے تو مجھ سے مباحثہ کے وقت تیرا کیا حال ہوگا؟

﴿۱۰۴﴾

أَعْطَيْتُ لُسْنًا كَاللَّقُوحِ مُرَوِّيًا وَقَصِيلَهَا تَأْتِي رُهَا بِهَهَاءِ

میں ایسے محاورات زبان دیا گیا ہوں جو بہت دوہیل اوٹھی کی طرح سیراب کرنے والے ہیں اور اس کا بچہ اس کی خوبصورت تاثیر ہے۔

إِنْ شِئْتَ كَذُّكُلِّ الْمَكَائِدِ حَاسِدًا أَلْبَدْرُ لَا يَغْسُو بِلَغْيِ ضِرَاءِ

اگر تو چاہے تو ہر ایک مکر حسد کرتے ہوئے کر گذر۔ چودھویں کا چاند کتوں کے شور سے بے نور نہیں ہو جاتا۔

كَذَّبْتَ صِدِّيقًا وَجُرْتَ تَعَمُّدًا وَلَئِنْ سَطَا فَيْرِيكَ فَعَرَّ عَفَاءِ

تو نے ایک صدیق کی تکذیب کی ہے اور عمداً انصافی کی ہے اور اگر وہ تجھ پر حملہ کر دے تو تجھے زمین کی گہرائی دکھا دے گا۔

مَا شَمَّ أَنْفِي مَرْعَمًا فِي مَشْهَدٍ وَأَثَرْتُ نَقَعَ الْمَوْتِ فِي الْأَعْدَاءِ

میری ناک نے کسی جنگ میں ذلت کی بو نہیں سونگھی اور میں نے دشمنوں میں موت کا غبار اڑا دیا ہے۔

وَاللَّهِ أَخْطَأْتُكُمْ لِنَكْبَةِ بَخْتِكُمْ بَارَيْتُمْ ابْنَ كَرِيهَةٍ فَجَّاءِ

خدا کی قسم! تم نے اپنی بدبختی کی وجہ سے غلطی کی ہے کہ اس شخص سے لڑائی ٹھانی ہے جو لڑائی کا ذہنی اور اچانک حملہ کرنے والا ہے۔

إِنِّي بِحِقْدِكَ كُلِّ يَوْمٍ أَرْفَعُ أَنْمِي عَلَى الشُّحْنَاءِ وَالْبُعْضَاءِ

میں تیرے کینے کی وجہ سے ہر روز بلند مرتبہ پارہا ہوں اور باوجود تمہارے بغض اور کینے کے ترقی کر رہا ہوں۔

نَلْنَا ثُرِيَاءَ السَّمَاءِ وَسَمَكَهُ لِنَرُدَّ إِيمَانًا إِلَى الْغُبَرَاءِ

ہم نے آسمان کے ثریا اور اس کی بلندی کو پا لیا ہے تاکہ ہم ایمان کو زمین کی طرف لوٹائیں۔

أَنْظُرُ إِلَى الْفِتَنِ الَّتِي نِيرَانُهَا تُجْرِي دُمُوعًا بَلْ غِيُونَ دِمَاءِ

ان فتنوں کی طرف دیکھو جن کی آگیں آنسو جاری کرتی ہیں بلکہ خون کے چشمے۔

فَأَقَامَنِي الرَّحْمَنُ عِنْدَ دُخَانِهَا لِفَلَّاحِ مُدَلِّجِينَ فِي اللَّيْلَاءِ

ان فتنوں کے دھوئیں کے وقت خدا نے رحمان نے مجھے کھڑا کیا ہے تاریک رات میں چلنے والوں کو نجات بخشنے کے لئے۔

وَقَدْ اقْتَضَتْ زَفْرَاتُ مَرْضِي مَقْدَمِي فَحَضَرْتُ حَمَّالًا كُئُوسَ شِفَاءِ

مریضوں کی آہوں نے میری آمد کا تقاضا کیا تو میں ان کے لئے شفا کے پیالے اٹھائے ہوئے حاضر ہو گیا۔

لَمَّا أَتَيْتُ الْقَوْمَ سَبُّوا كَالْعِدَا وَتَخَيَّرُوا سُبُلَ الشَّقَابِإِبَاءِ

جب میں قوم کے پاس آیا تو اس نے مجھے دشمنوں کی طرح گالیاں دیں اور انکار کی وجہ سے بدبختی کے رستے کو اختیار کر لیا۔

﴿۱۰۵﴾

قَالُوا كَذُوبٌ كَيْدِبَانٌ كَاذِبٌ بَلْ كَافِرٌ وَ مُزَوَّرٌ وَمُرَائِيٌّ

انہوں نے کہا کہ یہ کاذب ہے کذاب ہے اور مجسم جھوٹ ہے بلکہ کافر ہے فریبی ہے اور ریا کار ہے۔

مَنْ مُخْبِرٌ عَنْ ذَلَّتِي وَ مُصِيبَتِي مَوْلَايَ خَتَمَ الرُّسُلِ بِحَرَ عَطَاءِ

کوئی ہے جو میری ذلت اور مصیبت کی خبر دے، میرے مولا خاتم الرسل کو جو بخشش کا سمندر ہیں۔

يَا طَيِّبَ الْأَخْلَاقِ وَالْأَسْمَاءِ أَفَأَنْتَ تُبْعِدُنَا مِنَ الْأَلَاءِ

اے پاکیزہ اخلاق اور پاک ناموں والے نبی! کیا تو ہمیں اپنی نعمتوں سے دور رکھے گا۔

أَنْتَ الَّذِي شَغَفَ الْجَنَانَ مَحَبَّةً أَنْتَ الَّذِي كَالرُّوحِ فِي حَوْبَائِي

تُو وہ ہے جس کی محبت دل میں گھر کر گئی ہے۔ تُو وہ ہے جو میرے بدن میں روح کی طرح ہے۔

أَنْتَ الَّذِي قَدْ جَذَبَ قَلْبِي نَحْوَهُ أَنْتَ الَّذِي قَدْ قَامَ لِالضَّبَاءِ

تُو وہ ہے کہ جس کی طرف میرا دل کھچا ہوا ہے۔ تُو وہ ہے جو میری دلبری کے لئے کھڑا ہے۔

أَنْتَ الَّذِي بَوَدَّادِهِ وَبِحُبِّهِ أَيَّدْتُ بِالْإِلَهَامِ وَالْإِلْقَاءِ

تُو وہ ہے کہ جس کی محبت اور دوستی کے باعث میں الہام اور القاء الہی سے تائید یافتہ ہوا۔

أَنْتَ الَّذِي أَعْطَيْتِ الشَّرِيعَةَ وَالْهُدَى نَجَّى رِقَابَ النَّاسِ مِنْ أَعْبَاءِ

تُو وہ ہے جس نے شریعت اور ہدایت دی ہے اور لوگوں کی گردنوں کو بوجھوں سے نجات دی ہے۔

هَيْهَاتَ كَيْفَ نَفَرٌ مِنْكَ كَمُفْسِدٍ رُوْحِي فَدَتَكَ بِلَوْعَةٍ وَوَفَاءِ

ہم تجھ سے مفسد کی طرح کیسے بھاگ سکتے ہیں کہ بی ناممکن ہے۔ میری توجان بھی آپ پر سوزش عشق اور وفاداری سے قربان ہے۔

أَمَنْتُ بِالْقُرْآنِ صُحُفِ الْهِنَا وَبِكُلِّ مَا أَخْبَرْتِ مِنْ أَنْبَاءِ

میں اپنے معبود کے صحیفوں (یعنی) قرآن پر ایمان لایا ہوں اور ان تمام اخبار غیبیہ پر بھی جن کی تو نے خبر دی۔

يَا سَيِّدِي يَا مَوْئِلَ الضُّعْفَاءِ جِئْنَاكَ مَظْلُومِينَ مِنْ جُهْلَاءِ

اے میرے سردار! اے ضعیفوں کی جائے پناہ! ہم تیرے پاس جاہلوں (کے ظلم) سے مظلوم ہو کر آئے ہیں۔

إِنَّ الْمَحَبَّةَ لَا تُضَاعُ وَتُشْتَرَى إِنَّا نَحْبُكَ يَا ذُكَاةَ سَخَاءِ

محبت ضائع نہیں ہوتی بلکہ اس کی قیمت پڑتی ہے۔ اے آفتاب سخاوت! یقیناً ہم تجھ سے محبت رکھتے ہیں۔

يَا شَمْسَنَا انْظُرِي رَحْمَةً وَتَحَنُّنًا يَسْعَى إِلَيْكَ الْخَلْقُ لِإِلَارِكَا

اے ہمارے آفتاب! رحمت اور مہربانی کی نگاہ ڈالنے۔ مخلوق آپ کی پناہ کے لئے دوڑی آ رہی ہے۔

أَنْتَ الَّذِي هُوَ عَيْنٌ كُلِّ سَعَادَةٍ تَهْوِي إِلَيْكَ قُلُوبُ أَهْلِ صَفَاءِ

تُو ہی ہے جو ہر سعادت کا چشمہ ہے۔ اہل صفاء کے دل تیری طرف مائل ہو رہے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي هُوَ مَبْدَأُ الْأَنْوَارِ نَوَّرْتَ وَجْهَ الْمُدْنِ وَالْبِيَدَاءِ

تُو ہی ہے جو مبداء انوار ہے تو نے شہروں اور بیابان کے چہرے کو متور کر دیا ہے۔

إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ الْمُتَهَلِّلِ شَانًا يَفُوقُ شَيْونَ☆ وَجْهِ ذُكَا

میں تیرے روشن چہرے میں دیکھ رہا ہوں ایسی شان جو آفتاب کے چہرے کی شانوں سے بھی بڑھ کر ہے۔

شَمْسُ الْهُدَى طَلَعَتْ لَنَا مِنْ مَكَّةَ عَيْنُ النَّدَى نَبَعَتْ لَنَا بِحِرَاءِ

ہمارے لئے مکہ سے ہدایت کا آفتاب طلوع ہوا اور ہمارے لئے بخشش کا چشمہ غار حراء سے پھوٹا۔

ضَاهَتْ آيَةُ الشَّمْسِ بَعْضَ ضِيَاءِ هِ فَإِذَا رَأَيْتُ فَهَاجَ مِنْهُ بُكَائِي

آفتاب کی روشنی آپ کی روشنی سے کچھ ہی مشابہت رکھتی ہے۔ جب میں نے (آپ کو) دیکھا تو اس سے میری گریہ وزاری میں جوش آ گیا۔

نَسَعَى كَفَيْتِيَانِ بَدِينِ مُحَمَّدٍ لَسْنَا كَرَجَلٍ فَاقِدِ الْأَعْضَاءِ

ہم جوانوں کی طرح دین محمد کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم ایسے آدمی کی طرح نہیں جو بے دست و پا ہو۔

أَعْلَى الْمُهَيْمِنُ هَمَمْنَا فِي دِينِهِ نَبْنِي مَنَازِلَنَا عَلَى الْجَوَزَاءِ

خدائے نگہبان نے ہماری ہمتوں کو اپنے دین کے بارے میں بلند کر دیا ہے۔ ہم اپنے گھر بروج جوزاء پر بنا رہے ہیں۔

إِنَّا جَعَلْنَا كَالشُّيُوفِ فَنَدْمَعُ رَأْسَ اللَّئَامِ وَهَامَةَ الْأَعْدَاءِ

ہم کو تلواروں کی طرح بنا دیا گیا ہے پس ہم کینوں کے سر اور دشمنوں کی کھوپڑی پھوڑ دیتے ہیں۔

وَمِنَ اللَّئَامِ أَرَى رُجِيلاً فَاسِقًا غَوْلًا لَعِينًا نَطْفَةَ السُّفَهَاءِ

اور کینوں میں سے میں ایک مردک فاسق کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ملعون چھلواوا اور بے وقوفوں کا تخم ہے۔

شَكْسٌ خَبِيثٌ مُفْسِدٌ وَ مَزُورٌ نَحْسٌ يُسَمَّى السَّعْدَ فِي الْجَهْلَاءِ

وہ بد خلق، بڑا مفسد اور دروغگو ہے، منحوس ہے جو جاہلوں میں سعد اللہ کہلاتا ہے۔

﴿۱۰۲﴾

مَا فَارَقَ الْكُفْرَ الَّذِي هُوَ ارْتُهُ ضَاهِي أَبَاهُ وَأُمَّهُ بَعْمَاءِ

اس نے اس کفر کو نہیں چھوڑا جو اس کی میراث ہے اور اندھے پن میں اپنے ماں باپ کے مشابہ ہو گیا ہے۔

قَدْ كَانَ مِنْ دُودِ الْهُنُودِ وَزَرَعِهِمْ مِنْ عَبْدَةِ الْأَصْنَامِ كَالْأَبَاءِ

وہ کرم ہنود تھا اور انہی کی بھتیگی میں سے تھا۔ آباء و اجداد کی طرح بتوں کے پجاریوں میں سے تھا۔

فَالآنَ قَدْ غَلَبَتْ عَلَيْهِ شَقَاوَةٌ كَانَتْ مُبِيدَةً أُمِّهِ الْعَمِيَاءِ

اب اس پر شقاوت غالب آ گئی ہے اور یہی شقاوت اس کی اندھی ماں کی ہلاکت کا موجب ہوئی تھی۔

إِنِّي أَرَاهُ مُكْذِبًا وَمُكْفِرًا وَمُحَقَّرًا بِالسَّبِّ وَالْإِزْرَاءِ

میں اسے مکذب اور ملکر اور گالی گلوچ کے ساتھ حقارت کرنے والا اور عیب لگانے والا پاتا ہوں۔

يُوذِي فَمَا نَشْكُو وَمَا نَتَأَسَفُ كَلْبٌ فَيَغْلِي قَلْبُهُ لِعَوَاءِ

وہ ایذا دیتا ہے سونہ ہم شکوہ کرتے ہیں اور نہ افسوس۔ وہ ایک کتا ہے اس کا دل بھونکنے کے لئے جوش مار رہا ہے۔

كَحَلِّ الْعِنَادِ جُفُونُهُ بِعَجَاجَةٍ فَالآنَ مَنْ يَحْمِيهِ مِنْ أَقْدَاءِ

عناد نے اس کی پکوں میں غبار کا سرمہ ڈال دیا ہے اب اس کو آنکھ میں تنکا پڑ جانے سے کون بچا سکتا ہے۔

يَا لَاعَيْنِي إِنَّ الْمُهَيْمِنَ يَنْظُرُ خَفَّ قَهْرَ رَبِّ قَادِرٍ مَوْلَائِي

مجھے لعنت کرنے والے! بے شک نگران خدا دیکھ رہا ہے تو میرے مولیٰ رب قادر کے قہر سے ڈر۔

الْحَقُّ لَا يُصَلِّي بِنَارِ خَدِيعَةٍ أَنِّي مِنَ الْخُقَافِ خَسِرُ ذُكَاةٍ

حق کو مکر و فریب کی آگ سے جلایا نہیں جا سکتا۔ چگاڈر سے آفتاب کو نقصان کیسے پہنچ سکتا ہے؟

إِنِّي أَرَاكَ تَمِيسُ بِالْخِيَالِءِ أَنْسَيْتَ يَوْمَ الطَّعْنَةِ النَّجْلَاءِ

میں دیکھتا ہوں کہ تو تکبر سے منک منک کر چل رہا ہے کیا تو نے فراخ زخم کے لگنے کے دن کو بھلا دیا ہے؟

لَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ نَفْسِكَ شَقْوَةً يُلْقِيكَ حُبُّ النَّفْسِ فِي الْخَوْفَاءِ

تو بدبختی سے اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی نہ کر۔ نفس کی محبت تجھے کنوئیں میں ڈال دے گی۔

فَرَسٌ حَبِيبٌ خَفَّ ذُرَى صَهْوَاتِهِ خَفَّ أَنْ تُزَلِّكَ عَدُوٌّ ذِي عُدْوَاءِ

نفس ایک خبیث گھوڑا ہے اس کی پشت پر سوار ہونے سے ڈر۔ تو اس بات سے ڈر کہ تجھے ناہموار دوڑنے والے کی دوڑ گراندے۔

إِنَّ السُّمُومَ لَشَرُّ مَا فِي الْعَالَمِ وَمِنَ السُّمُومِ عَدَاوَةُ الصُّلَحَاءِ

بے شک تمام عالم میں بدترین چیز زہر ہے اور صالحین کی عداوت بھی زہروں میں سے ایک زہر ہے۔

أَذَيْتَنِي خُبًّا فَلَسْتُ بِصَادِقٍ إِنْ لَمْ تَمُتْ بِالْحِزْبِ يَا بَنَ بَغَاءِ

تو نے خباثت سے مجھے ایذا دی ہے پس اے سرکش! اگر تو رسوائی سے نہ مرا تو میں سچا نہیں۔

اللَّهُ يُحْزِي حِزْبَكُمْ وَيُعْزِي حَتَّى يَجِيءَ النَّاسُ تَحْتَ لَوَائِي

اللہ تمہارے گروہ کو رسوا کرے گا اور مجھے عزت دے گا یہاں تک کہ سب لوگ میرے جھنڈے تلے آجائیں گے۔

يَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا بِكَرَامَةٍ يَا مَنْ يَرَى قَلْبِي وَوَلَبَّ لِحَائِي

اے ہمارے رب! ہمارے درمیان ازراہ کرم فیصلہ فرما دے۔ اے وہ ذات جو میرے دل اور مغز پوستانہ کو (یعنی اندرون کو) جانتی ہے۔

يَا مَنْ أَرَى أَبْوَابَهُ مَفْتُوحَةً لِّلسَّائِلِينَ فَلَا تَرُدُّ دُعَائِي

اے وہ ذات جس کے دروازے میں سوالیوں کے لئے کھلے پاتا ہوں۔ پس میری دعا کو رد نہ فرما۔

آمِينَ

